اشعار

سید الشہدا، امام عالی مقام

حضرت امام حسینؑ

اردو منظوم ترجمہ : ڈاکٹر اختر ہاشمی

اردو ترجمہ نثر : جناب سبط حیدر

انگریزی ترجمہ : ڈاکٹر عزیز مہدی و عبداللہ حسن متوسّل

اہتمام و تحقیق : حجتہ الاسلام ڈاکٹر داؤد کمیجانی

تشریحات

مفسر قرآن : ڈاکٹر محمد حسن رضوی

حضرت امام حسینؑ کا مقصد، خود امام عالی مقام کی زبانی

''خدایا! تو خوب جانتا ہے کہ میرا قیام (جہاد) نہ تو حکومت حاصل کرنے کے لئے ہے، نہ دولت حاصل کرنے کے لئے ہے۔ میرا مقصد تو مالک: (۱) تیرے دین کے اصول، معالم اور تعلیمات سکھانا، (۲) تیرے شہروں میں لوگوں کی اصلاح کرنا، (۳) اور تیرے مظلوم بندوں کے لئے امن وامان قائم کرنا ہے۔ کیونکہ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ (۴) تیرے مقرر کئے ہوئے فرائض، احکام اور سنتوں (طریقوں) پر عمل کیا جائے۔'' (تحف العقول)۔

''میرا خروج (جہاد) خود پسندی، تکبر، شرانگیزی، فساد، لوٹ مار اور ظلم کرنے کے لئے نہیں ہے۔ میں تو صرف اپنے جد (جناب رسالت مآبؐ) کی امت کی (۵) اصلاح کے لئے نکلا ہوں۔ (۶) میں امر بالمعروف (نیکیوں کی ترغیب دینا) چاہتا ہوں۔ (۷) نھی عن المنکر، ظلم اور ہر قسم کی برائیوں سے روکنا چاہتا ہوں۔ (۸) اس طرح میں اپنے جد حضرت محمد مصطفیؐ، رسول خداؐ اور اپنے والدِ ماجد حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی سیرت پر چلنا (اور چلانا) چاہتا ہوں۔'' (مقتل خوارزمی، جلد۱)۔

حضرت امام حسینؑ کا مقصد خود امامؑ عالی مقام کی زبانی

لوگو! تمام کاموں کا انجام دیا جانا، خدا کے احکام کو نافذ اور جاری کیا جانا ایماندار علماء اور ماہرین کے ہاتھوں میں ہونا چاہیے جو خدا سے ڈرنے والے ہوں اور حلال وحرام کے امین ہوں۔ مگر بنی امیّہ کے حکمرانوں نے یہ مقام تم لوگوں سے زبردستی چھین لیا۔ وہ تم سے حکومت اس لئے چھین سکے۔ کہ تم لوگ واضح دلیل کے بعد بھی جہاد کرنے سے بھاگتے رہے اور رسولؐ کی سنت میں اختلاف کرتے رہے۔

اگر تم لوگ جہاد کرنے کی تکلیفوں پر صبر کر لیتے اور خدا کا مال خدا کی راہ میں خرچ کر دیتے تو خداوند عالم کے کام (مراد حکومت اور خدا کے احکام کے اجراء کا کام) خود تمہارے ہاتھوں میں ہوتا۔ علماءِ حق خدا کے احکام نافذ کرتے اور تمام معاملات اور کام تم لوگوں کی طرف پلٹائے جاتے۔ مگر تم لوگوں نے (ظالموں کے خلاف جہاد نہ کر کے) اپنے اوپر ظالموں کو مسلط کر لیا۔ اس طرح خداوند عالم کے تمام کام ظالم حکمرانوں کے سپرد کر دیئے۔ اب وہ اپنی بری خواہشاتِ نفسانی کے دھارے پر بہتے چلے جا رہے ہیں۔ (لوگوں کو لوٹ کر خوب عیش اور ظلم کر رہے ہیں)۔

ان کو یہ موقع تم لوگوں نے خود فراہم کیا ہے، کیونکہ تم لوگ جہاد اور موت سے بھاگتے ہو۔ فنا ہو جانے والی اس عارضی زندگی سے بے حد محبت کرتے ہو۔ تمہاری اسی کمزوری نے ظالموں، جابروں اور بدکار حاکموں کو تم پر مسلط کر دیا ہے۔ (تحف العقول)۔

اشعار

سید الشہدا، امام عالی مقام

حضرت امام حسینؑ

(مستند کتابوں سے ماخوذ)

اردو منظوم ترجمہ : ڈاکٹر اختر ہاشمی

اردو ترجمہ نثر : جناب سبط حیدر

انگریزی ترجمہ : ڈاکٹر عزیز مہدی و عبداللہ حسن متوصل

اہتمام و تحقیق : حجتہ الاسلام ڈاکٹر داؤد کمیجانی

تشریحات

مفسر قرآن : ڈاکٹر محمد حسن رضوی

کتاب: اشعار امام عالی مقام

تلخیص و تحقیق: ڈاکٹر محمد حسن علوی الرضوی

اشاعت: فروری 2013ء

تعداد اشاعت: ایک ہزار

سرورق: زیڈ۔ ایس۔ گرافکس

اشعار حضرت امام حسینؑ

(مستند کتابوں سے ماخوذ)

کتاب کا تعارف

ایک بدّو عرب مدینے میں آیا اور حضرت امام حسینؑ سے ملا اور اشعار کی زبان میں سوالات پوچھے۔ امام عالی مقامؑ نے اشعار ہی کی زبان میں فی البدیہ اس کے تمام سوالات کے جوابات دیدیئے۔ وہ سخت حیران ہوگیا۔ اس نے کہا ''میں نے آج تک اتنے خوبصورت، فصیح و بلیغ رواں برجستہ اشعار نہیں سنے۔

تاریخ کے اوراق میں حضرت امام حسینؑ کے کافی اشعار محفوظ ہیں جو الٰہی حکمت پر مبنی ہیں اور ہدایت کا بہترین سامان ہیں۔ ہم نے ان میں سے باون نظمیں حوالوں کے ساتھ جمع کی ہیں۔ خاص طور پر ایسے اشعار جمع کیے جو امام عالی مقامؑ کے جذبات، رجحانات، احساسات اور نظریات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ آپؑ کی زندگی کے آخری دس سال امیر معاویہؓ کی حکومت میں گزرے جو سیاسی طور پر سخت پریشانی اور ظلم و جبر کا دور تھا۔ منافقین ہر طرف حکومت کر رہے تھے۔ اسلام کی تعلیمات کی بنیادیں ہلائی جارہی تھیں۔ مادہ پرستی، جبر، ظلم، تکبر، پست اخلاقی اور ہر قسم کی گمراہی، بے راہ روی عام تھی۔ بقول حضرت علیؑ ''اسلام کے لباس کو الٹا پہن لیا جائے گا'' یعنی اسلامی تعلیمات میں جس بات کو اچھا بتایا گیا ہے اُس کو برائی قرار دیا جائے گا اور تمام برائیوں کو اچھائی سمجھ لیا جائے گا۔

؎ خرد کا نام جنوں پڑ گیا، جنوں کا خرد

حضرت امام حسینؑ نے خطبات کے ساتھ ساتھ اپنے اشعار کے ذریعہ صحیح عقائد و اعمال کا پرچار کیا اور ہر ہر طریقے سے لوگوں کے ضمیر کو جھنجھوڑا۔ امام عالی مقامؑ نے حالات کے عین مطابق اشعار کہے جو آج بھی پوری طرح ہمارے معاشرے پر منطق ہوتے ہیں۔ کچھ اشار گئے گزرے زمانوں کے بارے میں بھی ہیں۔

اس کتاب میں تاریخ کی مستند کتابوں سے حضرت امام عالی مقامؑ کی باون نظموں کا انتخاب کیا گیا ہے جس میں امامؑ نے اخلاقی، سیاسی، سماجی، ذاتی خانگی حالات نظم فرمائے ہیں۔

میرے خیال میں یہ اشعار اگر سمجھ کر پڑھے جائیں تو قرآنی تعلیمات کا نچوڑ اور اسلامی تعلیمات کا خلاصہ ہیں۔ محترم بزرگ جناب سبط حیدر صاحب نے بڑی محنت کے ساتھ بامحاورہ فصیح و بلیغ اردو ترجمہ فرمایا اور ڈاکٹر اختر ہاشمی صاحب نے منظوم ترجمہ فرما کر اپنے کمالِ فن کو ثابت کر دیا اور انگریزی ترجمہ بھی بہت سلیس اور بامحاورہ ہے۔ ان اشعار کو سمجھ کر پڑھنے سے ذہنی فکری تزکیہ ہو جاتا ہے اور انسان کی زندگی کا قبلہ درست ہو جاتا ہے۔ اس کی توجہات خداوند عالم کی طرف مبذول ہو جاتی ہیں۔ دنیائے فانی کی حقیقت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ پھر انسان اپنے مقصد تخلیق کے مطابق زندگی گزار کر حقیقی ابدی نعمتیں اور اصل کامیابی اور رضائے الٰہی کو حاصل کر سکتا ہے۔

(ڈاکٹر محمد حسن رضوی)

وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے
جو ہر نفس سے کرے عمر جاوداں پیدا

فہرست مضامین

سیدالشہدا، امام عالی مقام

حضرت امام حسینؑ

نظم نمبر ۱

كتاب الله الخاص

يحَـوّلُ عَـن قَريبِ مـن قُصُورٍ ... مُزَخرَفـةٌ إلـى بَيـتِ التُّـرابِ

فيسـلَمَ فيـه مَهجُـوراً فَريـداً ... أحَـاطَ بـهِ شُـحُوبُ الإغتِرَابِ

وَ هَـولُ الحَشـرِ أفظَـعُ كُلَّ أمرٍ ... إذَا دُعِـى ابـنُ آدَمَ لِلحِسَـابِ

وَ ألفَـى كُلَّ صَالحَـةٍ أتَاهَـا ... وَ سَيئَهِ جَناهَـا فـى الكِتَـابِ

لَقَد آنَ التَزَوُّدُ إن عَقلنَـا ... وَ أخذُ الحَظِّ مِن بَاقى الشَّـبابِ

خصوصی کتابِ رب

جو غرق ہیں جہانِ فنا کی شراب میں
جائیں گے عنقریب وہ "بیت التُرابؔ"[۱] میں

ہوں گے جدا بھی ہر کس و ناکس سے ایک دن
بندھ جائیں گے اِحاطۂ ہر اغترابؔ[۲] میں

وہ دن بڑا کٹھن ہے قیامت کا حشر میں
ہوگا عمل کا فیصلہ روزِ حساب میں

۱؎ قبر ۲؎ اکیلے تنہائی

لکھا ہوا ملے گا ہر اک نیک و بد عمل
دیکھے گا خود بشر اسے رب کی کتاب میں

کتنا ہی عقل مند رہا ہو جہان میں
دیکھے گا ہر عمل کو عمل کے شباب میں

اخلاقی موضوعات

موت کا علاج

ہر دنیا پرست مادی انسان کو بھی آخر کار اپنے دوسرے گھر میں ضرور جانا ہے۔ وہاں وہ بالکل اکیلا ہوگا، سب سے الگ تھلگ ہر طرف سے تنہائی، جلاوطنی، بے سروسامانی اسے گھیرے ہوئے ہوں گے۔

(اسکا علاج یہ ہے کہ) ہمیں ہر وقت زیادہ سے زیادہ خدا اور بدلے کے دن کا خوف جگانا چاہئے۔ جہاں بالکل درست اٹل اور ابدی فیصلے ہوں گے اور انسان کی اولاد بھی لائی جائے گی (مگر اسکے کچھ کام نہ آئے گی)

اسکے نامۂ اعمال میں اسکا ہر اچھا، برا عمل لکھا موجود ہوگا۔ اب اگر انسان کے اندر ذرا سی بھی عقل ہے تو وہ سمجھ لے کہ خدا کی عنایتوں، نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے بقیہ زندگی کو بہترین طریقے سے استعمال کرنے کا وقت بہت ہی جلد ختم ہونے والا ہے۔

The Special Book of God

A worldly person will very soon be placed in a house of grave, taken away from the castle he lives in.

He will be left there alone, secluded and separated from everyone; while paleness, loneliness and exile will surround him from every side.

The fright of judgement day is the hardest among all the fears where a person's offspring will be summoned for judgement.

Every good deed he has done and each bad deed he was ditched into will be found in that special book of God.

If we are intelligent enough, we would know that the time for provision and making use of the rest of our lives has come near.

ہم معنی اشعار وتشریحات

یہ گھڑی محشر کی ہے، تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل اگر کوئی عمل دفتر میں ہے
(اقبال)

ہوش وحواس وتاب وتواں سب ہی جا چکے
اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا

الوداع اے قبر تک پہنچانے والو الوداع
اب یہاں سے خود اکیلئے ہی چلے جائیں گے ہم
دبا کے قبر میں سب چل دئے دعا نہ سلام
ذراسی دیر میں کیا ہوگیا زمانے کو؟
(قمر جلالوی)

نظم نمبر ۲

ملجاً التقوی

لِمَن یا أیہَا المَغرُورُ تحوِی مِنَ المَالِ المُوَفَّرِ وَالأَثَاثِ

سَتَمضِی غَیرَ مَحمُودٍ فَرِیدَاً وَ یخلُو بَعلُ عِرسکَ بِالتُّراثِ

و یخذُلُکَ الوَصِی بِلاَ وَفَاءٍ وَ لاَ إصلَاح أمرِ ذی التِیاثِ

لَقَد وَ فَّرتَ وِزراً مَرَّ حِینَاً یسُدُّ عَلَیکَ سُبُلَ الانبِعاثِ

فَمَا لَکَ غَیرَ تقوَی الله حِرزٌ وَ لاَ وِرزٌ وَ مَا لَکَ مِن غِیاثِ۲

نیک عمل

کیوں جمع کر رہا ہے جہاں کے عذاب کو
پچھتائے گا تو دیکھ کے اپنے حساب کو

تنہا تجھے بھی جانا ہے دنیا سے ایک دن
بھگتے گی تیری زوجہ عذاب و ثواب کو

تجھ کو بھی بھول جائیں گے وارث ترے سبھی
تکمیل کر سکیں گے نہ تیری کتاب کو

در بند ہو بھی جائے گا توبہ کا ایک روز
ترسے گا تو بھی اپنے عمل کے شباب کو

Virtue as Immunity

O you! Who is deceived by this world; whom are you collecting these belongings and household goods for?

Soon you will pass from this world in an unpleasant way and alone (it will be).

While after you, your widow will be left alone with all your belongings,

While your successors will abandon you without even being loyal to your advice; without even arranging the works which were left by you in disarray

You collected so many sins that in the long run it closed all the doors of awakening and deliverance upon you.

And now, apart from Allah's piety, you have no shelter and support. And you have no one who can listen to your cries!

صرف نیک عمل ہی سے حفاظت ممکن ہے

اے! وہ شخص جو دنیا کی زندگی سے دھوکے کھائے جارہا ہے تو کس کے لئے دنیا کا مال دولت جمع کئے جارہا ہے؟ تجھے تو بہت جلد دنیا سے چلا جانا ہے (سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ)

پھر جب تو یہاں سے چلا جائے گے، تیری شریک حیات تیری عمر بھر کی کمائی اور جمع پونجی لئے مال ومتاع کے ساتھ اکیلی ہوگی اور تیرے ورثا تجھے بالکل بھلا کے رہیں گے۔ تیری نصیحتوں وصیتوں، تمناؤں کا بھی کچھ خیال نہ کریں گے اور تیرے چھوڑے ہوئے نامکمل منصوبوں اور کاموں کو بھی چھوڑ چھاڑ دیں گے۔

تونے اتنے زیادہ گناہ جمع کرر کھے ہیں کہ اب تیرے لئے نجات کے سب دروازے بند ہو چکے ہیں۔ اب سوا خدائے برتر وبالا کے تیرے لئے کوئی جائے پناہ باقی نہیں رہی ہے اور نہ اب کوئی تیرا مددگار ہے۔

اب تو یہ حال ہے کہ تیری چیخ وپکار بھی صدا بصحرا ہو چکی ہے۔

تشریحات

جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں۔ایک چیز زندگی میں ساتھ ساتھ رہتی ہے۔ دوسری چیز قبر کے منہ تک ساتھ ساتھ جاتی ہے اور تیسری چیز قبر کے اندر ساتھ ساتھ رہتی ہے۔ جو چیز زندگی میں ساتھ ساتھ رہتی ہے وہ مال، دولت، مکان سواری ہے۔ جو چیز قبر کے منہ تک ساتھ ساتھ جاتی ہے وہ اولاد ہے اور جو چیز قبر کے اندر ساتھ ساتھ جاتی ہے وہ ہمارے اعمال ہیں۔ (الحدیث)

حضرت علیؑ نے فرمایا

''قبرعمل کا صندوق ہے''(الحدیث)

ترقی کے لئے حسنِ عمل کی شرط لازم ہے
دعاؤں سے فقط بیدار قسمت ہو نہیں سکتی

انسان کو صرف اور صرف خدا کی رحمتوں بخششوں پر بھروسہ کرنا چاہیے کیونکہ خود خداوندِ عالم فرماتا ہے

"جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے پھر خداوندا سکے لئے کافی ہو جاتا ہے"(قرآن)

نظم نمبر ۳

معالجة الذنوب

تُعَالِـجُ بِالتَّطَبُّـبِ کُلَّ دَاءٍ   وَلَیْـسَ لِـدَاءِ ذَنبِکَ مِـن عِلَاجِ

سِوَی ضَرَعٍ إلَی الرَّحمَنِ مَحضٍ   بِنِیـهْ خَائِـفٍ وَ یَقِیـنِ رَاجِ

وَ طُـولِ تَهَجُّـدٍ بِطِـلَابِ عَفـوٍ   بِلَیـلٍ مُدلَهِّـمِ السِّـترِ دَاجِ

وَ إظهَـارِ النَّدَامَـةِ کُلَّ وَقـتٍ   عَلَی مَا کُنتَ فِیـهِ مِنِ اعوِجَاجِ

لَعَلَّـکَ أن تکون غَـداً عَظِیماً   بُلغَـةِ فائـز مَسرور نـاج۳

علاجِ گناہ

کیسا بھی ہو جہاں میں مرض کا علاج ہے
بیماریٔ گناہ مگر لا علاج ہے

رو رو کے گڑ گڑایئے بخشش کے واسطے
پڑھیے نمازِ شب کہ یہ اس کا علاج ہے

ہٹ دھرمیوں کی راہ سے خود کو بچایئے
بس اک یہی عمل ہے جو مہنگا علاج ہے

پروردگار بس میری توبہ قبول ہو
توبہ ہی ہر گناہ کا سستا علاج ہے

خواہش اگر ہے دل میں کہ ہو تو بھی سُرخرو
دل سے خدا کی یاد ہی دل کا علاج ہے

جس دل نے خدا کو یاد کیا اللہ اسی کو ملتا ہے
(شاہ عبدالطیف بھٹائی)

رحمت کا تیری امیدوار آیا ہوں
منہ ڈھانپے کفن سے شرمسار آیا ہوں

چلنے نہ دیا بارِ گنہ نے پیدل
اس واسطے کاندھوں پہ سوار آیا ہوں
(میر انیس)

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Cure of Sin

You can heal every pain with medical treatment, while there is no cure for the sickness of your sins

Except for crying in merciful God's presence; accompanied by the fear (of God) and hope.

And also nothing other than long dark nights with pitch black curtains; spent wide awake (while praying) in the hope of forgiveness

And also nothing other than showing remorse and regret. from the sins and the deviated path that you were in all the time

If you be like this, maybe tomorrow you will reach a position where you will be happy and free from the chains of worldly and polluted attachments.

گناہوں کا علاج

ہر جسمانی بیماری کا علاج ممکن ہے مگر گناہوں کی بیماری کا علاج ممکن نہیں سوا اسکے کہ خدا وند عالم کی بارگاہ میں دل سے شرمندہ ہو کر گڑ گڑایا جائے اور اسی سے ڈرا جائے۔ رات کے اندھیروں میں جاگ کر نمازِ تہجد کے ذریعے خدا سے اپنے گناہوں کی معافیاں مانگی جائیں۔ اپنے گناہوں، بدمعاشیوں، ہٹ دھرمیوں اور راہِ حق سے ہٹے رہنے پر سخت افسوس کا اظہار کیا جائے۔ اگر آج تو نے یہ کام کر لیا تو کل تو ضرور ایسا مقام حاصل کر لے گا کہ جہاں تو بے حد خوش و خرم ہوگا کیونکہ پھر تو دنیا کی تمام گندگیوں، گناہوں غلاضتوں اور پابندیوں سے بالکل پاک صاف اور آزاد ہو جائے گا۔

وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے
جو ہر نفس سے کرے عمرِ جاوداں پیدا
(اقبال)

تشریح: خدا کا نظام کائنات یہ ہے کہ ہر چیز کا توڑ موجود ہے۔ بھوک لگتی ہے تو غذائیں موجود ہیں۔ پیاس لگتی ہے تو مشروبات موجود ہیں۔ بیماریاں ستاتی ہیں تو دوائیں کام آتی ہیں۔ اسی طرح خدا نے گناہوں کا، موت اور اپنے عذاب کا اور اپنی ناراضگی کا توڑ پیدا کیا ہے۔ موت اور گناہوں کا توڑ دل سے شرمندہ ہو کر خدا سے اپنے گناہوں کی معافیاں مانگنا جسے 'استغفار' کہتے ہیں۔ استغفار گناہوں کے ساتھ وہی عمل کرتا ہے جو ربڑ پینسل کے لکھے کے ساتھ کرتی ہے۔ ہزاروں گناہوں کا توڑ دل سے شرمندہ ہو کر خدا سے معافیاں مانگنا ہے کیونکہ خدا نے سچا وعدہ فرمایا ہے کہ "خدا کی رحمت سے ہرگز مایوس نہ ہونا۔ یقیناً اللہ تمہارے تمام گناہ معاف کر دے گا (کیونکہ) وہ بڑا معاف کرنے والا مہربان، بڑا رحم کرنے والا ہے۔" (قرآن)

جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ "شرمندہ ہو کر خدا سے اپنے گناہوں کی معافیاں مانگنے والا گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے کہ جیسے اسنے گناہ کئے ہی نہ تھے (الحدیث)

میں گناہ گار سیاہ کار خطار کار مگر
کس کو بخشے تیری رحمت جو گناہ گار نہ ہو؟

لیں مری بڑھ کے شفاعت نے بلائیں کیا کیا
عرقِ شرم سے ڈوبا جو گناہ گار آیا

گناہ گار تو ایسے تھے ہم کہ بس توبہ
خدا کریم نہ ہوتا تو مرگئے ہوتے

نظم نمبر ۴

مسلک السلامة

عَلَیکَ مِنَ الأُمُورِ بِمَا یؤدّی ‏ إلی سُنَنِ السَّلاَمۃِ وَ الخَلاَصِ

وَ مَا تَرجُوا النَّجَاۃَ بِهٖ وَشِیکاً ‏ وَ فَوزاً یومَ یؤخَذُ بالنَّواصِی

فَلَیسَ تَنَالُ عَفوَ اللہ إلاّ ‏ بِتَطهِیرِ النُّفُوسِ مِنَ المَعَاصِی

وَ بِرَّ المُؤمِنِینَ بِکُلِّ رِفقٍ ‏ وَ نُصحِ لِلأدانِی وَالأقَاصِی

وَ إن تَشدُد یداً بِالخَیرِ تُفلِح ‏ وَ إن تَعدِل فَمَا لَکَ مِن مَنَاصِی۴

راہِ محفوظ

اسلام کی حیات ہے اخلاص کا رستہ
انسان کی نجات ہے اخلاص کا رستہ

محفوظ خود کو پاؤ گے محشر کی دھوپ میں
تہذیبِ حسنِ ذات ہے اخلاص کا رستہ

رحم و کرم بھی پاؤ گے ربِ قدیر کا
یوں حلِ مشکلات ہے اخلاص کا رستہ

افضل ترین نیکی ہے انسانیت کا فیض
معراجِ کائنات ہے اخلاص کا رستہ

روشن کرو جہاں میں اخوت کی مشعلیں
تاحشر حق کے ساتھ ہے اخلاص کا رستہ

تشریح

(جناب رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: خدا کو سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے جو اس کے عیال (مراد مخلوق خدا) کو فائدہ پہنچاتا ہے۔الحدیث

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں
بہت سے پھرتے ہیں مارے مارے

میں اسکا بندہ بنوں گا
جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Safe Path

Perform only those tasks which will take you towards freedom and salvation

Those tasks which you anticipate will help you reach salvation with great pace and which will help you and rescue you from the austerities of the judgment day.

Cleansing your soul of sins; doing good deeds to believers and having good intentions for relatives and those around you.

Only these things can help you receive God's mercy

If you think of doing good deeds all the time, salvation is yours. Otherwise you will have no sanctuary.

محفوظ راہ

تم صرف وہ کام کرو جو تمہیں عذابِ الٰہی سے بچا کر نجات کی طرف لے جائیں اور تمہیں قیامت کی سختیوں سے بچالیں۔تمہارے وجود کو ہر قسم کے گناہوں سے پاک صاف کردیں۔

ایسے کام مومنین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، رشتہ داروں کو فائدے پہنچانا اورلوگوں کو اچھے اچھے کام کرنے کی ترغیب دلانا بھی ہیں۔

ایسے ہی نیک کام خداوندِ عالم کا رحم وکرم حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔اگر تم ایسے اچھے اچھے کام کروگے تو تمہاری نجات یقینی ہوگی ورنہ تمہارا نجات حاصل کرنا قطعاً ناممکن ہوگا۔

تشریحات

خدا وند عالم فرماتا ہے "جان لو کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں (قرآن)

خداوندعالم نے نجات کا ذریعہ ایمان وعمل ہی کو قرار دیا ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے (اقبال)

حدیث میں آتا ہے کہ ''نیکیوں میں افضل ترین نیکی لوگوں کو ہر قسم کا جائز فائدہ پہنچانا ہے۔ جناب ختمی مرتبتؐ نے فرمایا ''بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے''(الحدیث)

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ ومومون کا ہاتھ

جب انسان دوسروں کے کام آتا ہے تو وہ اللہ کا ہم صفت بن جاتا ہے۔ یہی انسان کی تکمیل ہے کیونکہ وہ اللہ کا مجازی خلیفہ ہے۔ خلیفہ وہی ہوتا ہے کہ جس کا خلیفہ ہو اس کا ہم صفت ہو جائے۔ پھر دوسروں پر رحم کرنے کی وجہ سے وہ خدائے رحمان کے رحم وکرم اور خاص توجہات کا مستحق بن جاتا ہے۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا:

''خدا کی مخلوق خدا کی عیال ہے اور خدا کو سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے جو اس کی عیال کو فائدے پہنچاتا ہے''(الحدیث)

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا
(اقبال)

یہ بھی ہم پر خداوند عالم کی خاص الخاص مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں وہ کام بتادیئے ہیں جو اس کو پسند ہیں اور جو اس کے رحم وکرم حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ مثلاً

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

نظم نمبر۵

اعدادلاجل الفلاح

عَلَیکَ بِظِلفِ نَفسِکَ عَن هَوَاهَا — فَمَا شَیءٌ أَلَذُّ مِنَ الصَّلاحِ

تَأَهَّب لِلمَنِیَۃِ حِینَ تَغدُو — کَأَنَّکَ لَاتَعِیشُ إلی الرَّوَاحِ

فَکَم مِن رَائِحٍ فِینَا صَحِیحٍ — نَعَتهُ نُعَاتُهُ قَبلَ الصَّبَاحِ

وَ بَادِر بِالإِنَابَۃِ قَبلَ مَوتٍ — عَلَی مَا فِیکَ مِن عِظَمِ الجُنَاحِ

وَ لَیسَ أَخُو الرَّزَانَۃِ مَن تَجَافَی — وَ لٰکِن مَن تَشَمَّرَ لِلفَلاحِ۵

تیاریٔ نجات

عرفانِ زندگی سے صلاحِ نجات ہے
تطہیرِ نفس ہی تو فلاحِ نجات ہے

ہر رات کو سنواریئے خود صبحِ موت تک
ہر صبح ہر بشر کی رواحِ[۱] نجات ہے

کردار سے سجایئے ایماں کی منزلیں
کردار ہی جہاں میں صباحِ[۲] نجات ہے

۱؎ حقیقی خوشی کا ذریعہ — ۲؎ ذریعہ

اپنے ہر اک گناہ پہ توبہ تو کیجیے
توبہ ہی تو بشر کی جناحِ نجات ہے

مرنے سے قبل کر لیں خدا سے بھی رابطہ
تیاریٔ نجات فلاحِ نجات ہے

سے ذریعہ

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Readiness for Salvation

Control your urges, because there is nothing more pleasurable than repenting (for your sins)

Every time you spend your nights and reach the morning, be prepared for death

As if you will not be alive by the end of the day (live everyday as your last, in this world)

There are many healthy people in this world who would receive the message of death before morning

Hurry up! Repent for your sins before you die

Being grand is not in abstinence from good deeds but is in the endeavour for serendipity.

نجات کی تیاری

سب سے پہلے اپنی ضروریاتِ زندگی کا سامان کرنے کے بعد اپنی بری خواہشاتِ نفس پر قابو پانے کی سرتوڑ کوشش کرو۔ اگر قابو نہ پاسکو تو پھر اپنے گناہوں پر دل سے شرمندہ ہو کیونکہ تمہارے لئے ان پر پچھتانے سے بہتر اور خوش کن کوئی دوسری چیز نہیں۔

ہر رات کو گذار کر ہر صبح کے وقت اپنی موت کی تیاریاں کرو اور یہ سمجھو کہ تم بس شام تک زندہ رہو گے۔ (ہر دن کو اپنی زندگی کا آخری دن سمجھو) کیونکہ دنیا میں بہت سے صحتمند لوگ ایسے بھی تھے جو صبح ہونے پہلے ہی موت کے آغوش میں سو گئے۔

اس لئے تم جلدی کرو اور اپنے مرنے سے پہلے اپنے گناہوں پر سچے دل سے شرمندہ ہو کر توبہ کرلو۔ (یعنی اپنی اصلاح کرلو) استغفار یعنی خدا سے معافیاں مانگنا اصل بڑائی نہیں۔ ہاں اگر بڑائی ہے تو صرف مناسب حال سے زندگی گذارنا اور گناہوں سے پاک صاف رہنا ہے۔

تشریحات

(خداوند عالم نے فرمایا" تم میں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ برائیوں سے بچنے والا ہے(قرآن) انسان کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کی بری خواہشات پر قابو پالے تا کہ گناہ سے بچ جائے۔

نفس کی بری خواہشات پر قابو پالینے ہی کو تقویٰ کہتے ہیں جو معراج انسانی ہے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: تقویٰ کے معنی گھوڑے کے منہ میں لگام ڈال دینا ہے۔ یعنی نفس کی بری خواہشات کو قابو کر لینا ہے یہی انسان کے کمال اور بہادری کا ثبوت ہے۔

بڑے موذی کو مارا نفسِ امارہ کو گر مارا
نہنگ واژدھا و شیر نر مارا تو کیا مارا

امام غزالی نے لکھا کہ اگر دامن پر گناہ کا داغ لگ جائے تو پھر اس داغ کو یا تو جہنم کی آگ صاف کر سکتی ہے یا شرمندگی کا آنسو۔ (احیاء العلوم ۹)

خداوند عالم نے فرمایا:

"انسان کے لئے کچھ نہیں سوا اسکے کہ جس کے لئے وہ کوشش کرے" (القرآن)

نیز فرمایا۔" وہ مکمل طور پر کامیاب ہوا جسنے خود کو بری خواہشات سے روک لیا۔" (قرآن)
اور جو خدا کے سامنے حساب دینے کے لئے کھڑا ہونے سے ڈرا" اسکے لئے دو، دو جنت کے باغ ہیں"۔ (قرآن)

نظم نمبر ۶

صريخ الرحيل

أخِي قَد طَالَ لَبثُکَ فی الفَسَـادِ   وَ بِئـسَ الـزَّادُ زَادکَ لِلمَعَـادِ

صَبَا فیـکَ الفـؤَادُ فَلَـم تَزَعهُ   وَجِـدتَ إلـى مُتَابَعَـةِ الفُـؤَادِ

وَقَادَتکَ المَعَاصِى حَيثُ شَاءَت   وَألفَتـکَ امـرَءاً سَـلِسَ القِيادِ

لَقَد نُودِيـتَ لِلتَّرحَالِ فَاسـمَع   وَلاَ تَتَصَامَمَـنَّ عَـنِ المُنَـادِى

كَفَاکَ مَشِيبُ رَأسِـکَ مِن نَذِيرٍ   وَ غَالَـبَ لَونَـهُ لَـونَ السَّـوَادِ۶

کوچ کی گھنٹی

اے بھائی تو رہتا رہا آلودہ زمیں پر
مسکن خلافِ شرع رہا تیرا زمیں پر

تا عمر خواہشات کے چنگل میں پھنسا تھا
دلدل میں خواہشات کی دھنستا تھا زمیں پر

پھر چاہنے والوں نے جدھر چاہا ہنکایا
وادی میں جدھر چاہا ادھر پھینکا زمیں پر

تجھ کو شکار کرنے کو بس تاڑ لیا تھا
خواہش کا تو شکار رہا ایسا زمیں پر

اب کوچ کی گھنٹی کو ذرا غور سے سن لے
تیرے سفید بالوں کا ہے ڈنکا زمیں پر

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Departure Alarm

My dear! You have stayed for long in this corrupted land. The luggage you have prepared for the journey towards judgment day is not at all good

Your heart caved in to your desires and you did not stop yourself and hence moved towards those desires. Those sins took you wherever they wanted to; as the sins knew that you surrender very easily.

It is for real. The final call before the convoy leaves has come. Don't turn a deaf ear

With these white hairs, you have no need for any other warning.

تشریح

کوچ کی گھنٹی

میرے بھائی تو آلودہ زمین پر بہت رہ لیا، خوب مال بنالیا۔ مگر آخرت کی دوسری زندگی کے لئے تیرے پاس زادِ راہ کچھ نہیں۔ کیونکہ تیرا دل تری خواہشات کے چنگل میں پھنسا رہا اور اس دلدل میں دھنستا ہی چلا گیا۔ پھر تجھے تیری خواہشات نے جس طرف چاہا ہنکا دیا۔ جس وادی میں چاہا تجھے دھکیل دیا۔ کیونکہ تیری خواہشات نے تاڑ لیا کہ تو ان کا آسان شکار ہے۔ مگر سب سے ٹھوس حقیقت یہ ہے کہ تیری زندگی کے قافلے کی کوچ کی گھنٹی بج چکی ہے۔ تو اس پر کان دھر۔ تیرے سفید بالوں کی موجودگی میں تجھے اب کسی اور انتباہ Warning کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔

حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ "سفید بال موت کے پیغام بر ہوتے ہیں۔"

ہوشیار کہ موسمِ برگ و تگرگ آپہنچا
اٹھو سنبھلو کہ چوبدارِ مرگ آپہنچا

نظم نمبر ۷

مهلكة الدينا

وَ دُنياکَ الَّتی غَرَّتکَ مِنهَا — زَخارِفُهَا تَصِيرُ إلى انجِذاذِ

تَزَحزَح عَن مَهالِكِهَا بِجُهدٍ — فَمَا أَصغَى إلَيهَا ذُو نَفَاذِ

لَقَد مُزِجَت حَلاوَتُهَا بِسَمٍّ — فَمَا كَالحَذرِ مِنهَا مِن مَلاَذِ

عَجِبتُ لِمُعجِبٍ بِنَعيمِ دُنيا — وَ مَغبُونٍ بِأيامٍ لِذاذِ

وَ مُؤثِرِ المَقَامِ بِأَرضِ قَفرٍ — عَلَى بَلَدٍ خَصِيبٍ ذِي رَذَاذِ ۷

ہلاکتِ دنیا

قدم قدم پہ ہے دھوکہ شعار یہ دنیا
پہنچنے والی ہے انجامِ کار یہ دنیا

قضا کے فرش پہ دامن ذرا بچا کے چلو
لپٹی رہتی ہے دیوانہ وار یہ دنیا

مٹھاس میں یہی تلخی کا زہر دیتی ہے
سفر کا اپنی ہے خود ہی شکار یہ دنیا

قلعہ ہو کیسا ہی تم کو بچا نہیں سکتا
بس ایک تقویٰ لگاتا ہے پار یہ دنیا

پہن کے خلعتِ صحرا جھلستے رہتے ہیں
اگرچہ سبز ہے رحمت شعار یہ دنیا

فرزندرسولﷺ حضرت امام علی نقیؑ کے اشعار کا منظوم ترجمہ

رہے پہاڑوں کی چوٹی پہ پہرے بٹھا کر
بہادروں کی حفاظت میں بچ سکے نہ مگر

بلند قلعوں کی عزت جو پست ہوکر رہی
تو کنج قبر میں منزل بھی کیا بری پائی

صدا یہ انکو دی ہاتف نے بعد دفن و لحد
کہاں ہیں تخت و تاج اور وہ لباسِ جسد؟

کہاں وہ چہرے ہیں؟ جو تھے ہمیشہ زیر نقاب
غبار جن پہ کبھی آنے دیتے تھے نہ حجاب

زبانِ حال سے بولے جواب میں مدفن
وہ رخِ زمین کے کیڑوں کا بن گئے مسکن

غذائیں کھائیں شرابیں جو پی تھیں حد سے سوا
نتیجہ اسکا ہے خود آج بن گئے وہ غذا

World as Trap

The world which has seduced you with its beauty is moving towards doom

Try to avoid and restrain yourself from the dangers of this world! For the ones who know that this world is just a journey, never listen to its call

Indeed the sweetness of this world is mixed with sourness and poison

And no other castle can protect the man from the harms of this world, other than abstinence and gratification

I am wondering about the ones who get deceived by the luxuries of this world and how they cheer up with these few days of happiness in it

I wonder how they prefer to stay in a desert, upon being in a green and rainy place!?

ہلاکتِ دنیا

یہ دنیا جس نے تجھے دھوکے میں ڈال رکھا ہے خود اپنے انجام کی طرف رواں دواں ہے اس لئے تم اس دنیا کے دیوانے بننے سے بچو۔ کیونکہ لوگ اگر یہ حقیقت جان لیتے کہ دنیا کی زندگی ایک مختصر سا سفر ہے، پھر تم دنیا کی آواز پر کان نہ دھرتے۔ کیونکہ اس دنیا کی مٹھاس میں تلخی اور زہر بھرا ہوا ہے (دنیا سانپ کی طرح بظاہر خوبصورت مگر حقیقتاً بڑی زہریلی ہے)۔

اس دنیا کے نقصانات سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ ہاں اس سے اگر کوئی چیز بچا سکتی ہے تو صرف ''تقویٰ'' کی زندگی ہے (یعنی) خدا کے مقرر کیے ہوئے فرائض کو ادا کرنا اور تمام برے کاموں سے بچے رہنا۔ مجھے سب سے زیادہ حیرت ان لوگوں پر ہوتی ہے جو دنیا

کی کشش اور عیش عشرت سے دھوکے کھائے جاتے ہیں اور پھر چند روز خوشی اور غفلت میں گذار رہے ہیں اور اس سے زیادہ اس بات پر مجھے حیرت ہوتی ہے کہ وہ لوگ کیونکر اس عارضی وقتی صحرا کی جھلتی زندگی کو ہری بھری خدا کی رحمتوں کی بارشوں سے بھرپور (جنت کی ابدی سرمدی) زندگی پر ترجیح دیتے ہیں؟

تشریحات

کھویا نہ جا صنم کدۂ کائنات میں محفل گداز گرمیٔ محفل نہ کر قبول (اقبال)

خداوند فرماتا ہے ''وہ لوگ آخرت کی زندگی پر دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں جب کہ آخرت کی دوسری زندگی اس سے کہیں بہتر اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہنے والی ہے'' (قرآن)۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگیٔ داماں بھی تھا (اقبال)

عقل کا امتحان ہے کہ انسان وقتی عارضی ظاہری دنیا کے لئے جیتا ہے یا ابدی سرمدی دائمی، حقیقی اور اعلیٰ زندگی کے لئے کام کرنا ہے۔ اسلام نے ہمیں تین اہم باتیں بتلائی ہیں۔

۱۔ آخرت کی زندگی ابدی سرمدی اور دنیا کی زندگی سے کہیں بہتر ہے۔

۲۔ مگر ہمیں دنیا میں رہ کر ہی آخرت کے لئے لئے کام کرنا ہے۔ فرمایا: ''دنیا آخرت کی کھیتی ہے'' (الحدیث) اس لئے دنیا میں رہ کر ہمیں دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کے لئے کام کرنا ضروری ہے۔

۳۔ اس لئے خدا نے ہمیں یہ دعا تعلیم دی کہ ''مالک ہمیں دنیا کی بھی تمام اچھائیاں، خوبیاں، کامیابیاں عطا فرما اور آخرت کی بھی تمام خوبیاں، اچھائیاں، کامیابیاں عطا فرما (قرآن)

بہر حال ترجیح آخرت کو دینا چاہئے۔ اس لئے کہ آخرت کی زندگی دنیا کی زندگی سے کہیں بہتر بھی ہے اور دائمی ابدی سرمدی بھی۔

نظم نمبر ۸

فی ء العابر

هَـلِ الدُّنیـا وَ مَـا فِیهـا جَمیعاً سِـوَی ظِـلٍّ یـزُولُ مَـعَ النَّهَارِ

تَفَکَّـر أَیـنَ أَصحَابُ السَّـرایا وَ أَربَـابُ الصَّوَافِـن و العِشَـارِ

وَ أَیـنَ الأعظَمُـونَ یداً وَبَأسَـاً وَ أَیـنَ السَّـابِقُونَ لِـذِی الفَخَارِ

وَ أَیـنَ القَـرنُ بَعدَ القَـرنِ مِنهُم مِـنَ الخُلَفَـاءِ والشُّـمِّ الکِبَـارِ

کَأَن لَـم یخلَقُـوا أَولَـم یکُونُوا وَ هَـل أَحَدُ یصَانُ مِـنَ البَوارِ۸

گذرتے سائے

برقِ تپاں کی طرح گذرتی ہے زندگی
روکے سے بھی نہیں کبھی رکتی ہے زندگی

خود ساختہ خداؤں کے دعوے نہیں رہے
پھر بھی نہ جانے کیوں یہ اکڑتی ہے زندگی

کہتے تھے خود کو جو وہ بہادر نہیں رہے
کیا کیا نہ افتخار پہ لڑتی ہے زندگی

دنیا کے بادشاہ و خلیفہ تھے خاک پر
لیکن خبر نہیں تھی کہ مرتی ہے زندگی

ہمت نہیں کسی میں کہ دعویٰ کرے کوئی
جو جیسے چاہے ویسے گذرتی ہے زندگی

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ و تشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Passing Shadow

What is this world? Other than a moving shadow of the day which never stays at one place

Think about it; the ones who had large armies, military horses and camel loads of luggage; where are they now?

Those who were the bravest and used to boast and brag in front of others, where are they now?

Caliphs, kings and high ranking nobles who came and left centuries before; where are they now?

They got forgotten in such a way as if they never existed! Is there someone who can claim to be immortal?

گزرتے سائے

یہ دنیا کیا ہے؟ سوا اس کے کہ زندگی دنوں کے گذرتے سمٹتے سایوں کی طرح تیزی سے گذر رہی ہے۔ کہیں رکتی ہی نہیں ہے۔ اس کے بارے میں ذرا غور تو کرو کہ لوگ جو دنیا کا مال واسباب، افواج وسپاہ، گھوڑوں اور اونٹوں کے مالک تھے وہ کیا ہوئے؟ کہاں چلے گئے؟ اب وہ کہاں ہیں؟ وہ تو بڑے بہادر نڈر تھے۔ دوسروں کے سامنے بڑے بڑے بلند وبانگ دعوے کرتے تھے۔ ڈینگیں مارتے تھے مگر اب وہ کہاں ہیں؟ وہ خودساختہ جبر وظلم کے بادشاہ، نامور افراد جو اس دنیا میں آئے تھے اور صدیاں بیت گئیں وہ دنیا چھوڑ گئے، وہ اب کہاں ہیں؟ آج وہ سب اس طرح بھلا دیئے گئے ہیں کہ جیسے کبھی تھے ہی نہیں۔ اب بھی کیا کوئی شخص غیر فانی ہونے کا دعویٰ کرسکتا ہے؟

تشریحات

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے؟

جو انسان خدا کو بھی نہیں مانتا وہ بھی موت کا انکار نہیں کرسکتا۔ اس لئے قرآن نے موت

کو ''یقین'' کا نام دیا ہے۔ موت کو یاد کرنے سے انسان دنیا کی زندگی کی حقیقت کو خوب سمجھ سکتا ہے اور اس کے دھوکوں سے بچ سکتا ہے۔ اس لئے جناب رسول خداؐ نے فرمایا ''تمہارے لئے موت کو یاد کر لینے کے بعد کسی اور سمجھانے والے کی ضرورت نہیں'' (الحدیث)

ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے (اقبال)

اس لئے جناب رسول خداؐ نے حکم دیا ہے کہ کم سے کم جمعہ کے دن قبرستان ضرور جاؤ تا کہ زندگی کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو۔ فرمایا ''قبروں کی زیارت کرنا گناہوں کا کفارہ ہے''۔ (الحدیث)

یہ گورستاں کی ٹوٹی پھوٹی نیلی پیلی دیواریں
بتاتی ہیں کہ حدِ عالمِ امکاں یہاں تک ہے
(مولانا ظفر)

سب کہاں ؟ کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں
صورتیں کیا خاک میں ہوں گی جو پنہاں ہوگئیں
(غالب)

کل پاؤں میرا کاسئہ سر پر جو پڑ گیا
بولا کہ راہ دیکھ کے چل آج بے خبر
میں بھی کبھی کسی کا سرِ پر غرور تھا۔

نظم نمبر۹

اهل الرحيل المستجلعين

أَيعتَـزُّ الفَتَـى بِالمَـال زَهـواً ... وَمَـا فِيهَـا يفُـوتُ عَـنِ اعتِزَازِ

وَ يطلُـبُ دَولَـةَ الدُّنيـا جُنُونـاً ... وَ دَولَتُهَـا مُخَالَفَـةُ المَخَـازِى

وَ نَحـنُ وَ كُلُّ مَـن فِيهَا كَسَـفرٍ ... دَنَـا مِنَّا الرَّحِيـلُ عَلَـى الوَفَازِ

جَهِلنَاهَـا كَأَن لَـم نَختَبِرهَـا ... عَلَى طُـولِ التَّهَانـى و التَّعَازِى

وَ لَـم نَعلَـم بِـأَن لاَ لَبـثَ فِيهَا ... وَ لاَ تَعرِيـجَ غَيـرَ الاجتِيـازِ۹

مسافرانِ عدم

دولتِ دنیا سے راہِ معتبر ملتی نہیں
مال و زر ملتا ہے عقبیٰ کی خبر ملتی نہیں

مل تو جاتا ہے زمانے میں اسے رعب و جلال
اور اسے انسانیت کی اک نظر ملتی نہیں

اصلِ دولت کو اگر انسان پا جائے کہیں
پھر اسے دنیا کی کوئی بھی خبر ملتی نہیں

جی رہے ہیں لوگ دنیا میں مسافر کی طرح
یوں انہیں منزل کی اپنی رہ گذر ملتی نہیں

جو سمجھتا ہے جہاں کو مستقل رہنے کا گھر
زندگی کے نور کی اس کو سحر ملتی نہیں

دبا کے قبر میں سب چل دئے دعا نہ سلام
ذراسی دیر میں کیا ہو گیا زمانے کو؟
شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ
اب یہاں سے خود اکیلے ہی چلے جائیں گے ہم
(قمر جلالوی)

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Hasty Passengers for Departure

How can a chivalrous man reach a position of honour just with the help of wealth? Whereas it is this wealth only (that he has) which is the reason for his misfortune and inconvenience

How can a wealthy person be madly in love with this world? Whereas the real wealth is in being defiant to this world

We, the inhabitants of this world are like travellers (in this world) whose time to migrate is near

We are so much unaware of the ultimate fate of this world, as if we have never experienced the condolences which came after the congratulations!

We have still not become aware of the fact that this world is not a place to stay and halt and there is no other way but to migrate from here

جلد چلے جانے والے مسافر

بھلا کوئی خبطی، شیخ چلی صرف دولت کے بل پر کس طرح حقیقی عزّت کا مقام حاصل کرسکتا ہے؟ جبکہ حقیقتاً اس کا یہی مال وزر اس کی بربادی اور بدقسمتی کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ کس طرح ایک دولتمند مالدار، دنیا کا دیوانہ پرستار دنیا کی محبت میں گرفتار رہتا ہے۔ جبکہ اصل دولت دنیا کو خاطر میں نہ لانا ہے۔ کیونکہ ہم دنیا کے باسی نہیں ہم اس مسافر پرندوں کی طرح ہیں جو جلد آخرت کی طرف ہجرت کرنے والے ہیں۔ مگر ہم اس دنیا کے منطقی انجام سے اس قدر بے خبر ہیں کہ گویا ہم اس کے انجام سے بالکل واقف ہی نہیں جبکہ ہمیشہ خوشیوں پر مبارکبادوں کے وصول کر لینے کے بعد غموں کے آنے پر تسلیاں دی جاتی ہے۔

ہم تبسم میں نہاں اشک رواں دیکھتے ہیں

ہم ابھی تک اس ٹھوس حقیقت سے آگاہ ہی نہیں ہوئے ہیں کہ دنیا مستقل رہنے کے لئے بنائی ہی نہیں گئی ہے اور ہمیں بہرطور یہاں سے بہت جلد ہجرت کرنی ہے۔

....

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ

نظم نمبر۱۰

لا ترکن بیتک فوق الارض الناعمة

أَفی السَّـبِخَاتِ یـا مَغبُونُ تَبنی وَ مَا أَبقَی السَّبَاخُ عَلَی الأَسَاسی

ذُنُوبُـکَ جَمَّـةٌ تَتـری عِظامـاً وَدَمعُـکَ جَامِدٌ وَ القَلبُ قَاسِـی

وَ أَیامـاً عَصَیـتَ اللهَ فِیهَـا وَ قَد حُفِظَت عَلَیکَ وَ أَنتَ نَاسِی

فَکَیـفَ تُطِیقُ یـومَ الدِّینِ حَملاً لِأَوزَارِ الکَبَائِـرِ کَالرَّواسـی

هُـوَ الیـومُ الَّـذِی لاَ وُدَّ فِیـهِ وَ لاَ نَسَـبٌ وَ لاَ أَحَدٌ مُوَاسِی۱۰

بے وفا زمین

جو ریت کی زمیں پہ عمارت کا نشاں ہے
دنیا کا وہ دھوکہ ہے گرفتارِ جہاں ہے

شرمندگی کے اشک جہاں سوکھ گئے ہیں
وہ ریت کی زمیں پہ گناہوں کا مکاں ہے

ہے زندگی کی صبحِ گلستاں شبِ زنداں
پتھر کے دل ہیں اور محبت کا بیاں ہے

کرتے ہو خدا کی جو صدا حُکم عدولی
پھر بھی یہ سمجھتے ہو گناہوں سے اماں ہے

آئیں گے ترے کام نہ کچھ دوست ، رشتے دار
یہ بھی تو قیامت ہے قیامت کا نشاں ہے

تشریح

جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ ''جو مرا اس پر قیامت قائم ہوگئ''۔ (الحدیث)
یعنی موت بھی انکے لئے قیامت ہی ہے کیونکہ مرنے کے بعد انسان کو اسکے اعمال کا نتیجہ معلوم ہوجاتا ہے۔

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ و تشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Do Not Base on Soft Land

Behold! You, who are beguiled, how are you building homes in sand? While the sand is not kind to the foundations of that building

Your sins are enormous and numerous and continuous, but the fountain of your tears has dried and you have become stone hearted

Remember the days when you disobeyed Allah's commandments. You may have forgotten them but they have been registered against you. How do you plan on carrying the weight of your sins on your shoulders –which are like a mountain- on the resurrection day?

Your friends and relatives will be of no use to you on that day and no one will be there to help you.

بے وفا زمین

اے دنیا کے دھوکے میں گرفتار لوگو! تم ریت پر زندگی کی عمارت کو کھڑی کر رہے ہو؟ جبکہ یہ ریت بطورِ بنیاد اس عمارت کو سہار ہی نہیں سکتی۔ جبکہ تمہارے گناہ مسلسل پھیلنے والی ریت کی طرح بے شمار ہیں۔ اس پر یہ کہ تمہاری شرمندگی کے آنسوؤں کے سوتے تک سوکھ چکے ہیں۔ تمہارے دل پتھروں سے زیادہ سخت ہو چکے ہیں۔ اس لئے تم ان دنوں کو یاد ہی نہیں کرتے جن میں تم نے خداوند عالم کے احکامات کی خوب خوب خلاف ورزیاں کی تھیں۔ تم لاکھ ان گناہوں کے دنوں کو بھول جاؤ مگر وہ دن کبھی تمہارے گناہ بھولنے والے نہیں ہیں۔ کیونکہ تمہارے گناہ تمہارے خلاف لکھے جا چکے ہیں۔ اب تم خود سوچ لو کہ دوبارہ زندہ ہوتے وقت تم اپنے گناہوں کے پہاڑ اپنے کاندھوں پر کیسے اٹھا پاؤ گے؟ (اس لئے بس اتنے گناہ کرو جتنے تم اٹھا پاؤ، یا پھر نیکیوں اور خدا کی معافیوں کے ذریعہ ان کو ختم کر دو)

تشریح

خداوند عالم فرماتا ہے کہ "تم گناہ کر کر کے بھول بھول جاتے ہو مگر ہم ان کو لکھتے ہی چلے جارہے ہیں" (قرآن)

نیز فرمایا "جو ذرے کے وزن کی برابر بھی اچھے کام کرے گا وہ ان کو دیکھے گا اور جو ذرّے کے وزن کی برابر برے کام کرے گا وہ اس کو دیکھے (بھگتے) گا" (قرآن)

حضرت اما جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ "یہ آیت پورے قرآن کی سب سے سخت آیت ہے"

خداوند عالم نے دنیا کو صرف ایک مقصد کے لئے پیدا کیا ہے کہ ہر انسان خود اپنے عمل سے اپنی تقدیر خود لکھے۔

اپنے گناہوں کو بھلا کر مطمئن ہو جانا بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے جب شتر مرغ کا ببر شیر پیچھا کرتا ہے تو وہ اپنی چونچ ریت میں ڈال کر آنکھیں بند کر کے مطمئن ہو جاتا ہے کہ اب مجھے کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا۔ اب میرا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے؟

نظم نمبر ۱۱

جذور البصیرة

وَأَصلُ الحَزمِ أَن تُضحِی	وَ رَبُّکَ عَنکَ فِی الحَالاَتِ راضِ
وَ أَن تَعتاضَ بِالتَّخلِیطِ رُشداً	فَإِنَّ الرُّشدَ مِن خَیرِ اعتِیاضِ
وَ دَع عَنکَ الَّذی یغوی وَ یردِی	وَ یورِثُ طُولَ حُزنٍ وَ ارتِمَاضِ
وَ خُذ بِاللَّیلِ حَظَّ النَّفسِ وَاطرُد	عَنِ العَینَینِ مَحبُوبَ الغماضِ
فَإِنَّ الغَافِلِینَ ذَوِی التَّوَانِی	نَظَائِرُ لِلبَهَائِمِ فِی الغِیاضِ ۱۱

حقیقی عقلمندی و دور اندیشی

رب کو راضی کرلیں پہلے، سوئیے پھر چین سے
ہے حقیقی دور اندیشی عقلمندی یہی

رب اگر لے امتحاں تم رہو ثابت قدم
ہے حقیقی دور اندیشی عقلمندی یہی

تم گناہوں سے بچو، دکھ میں اضافہ مت کرو
ہے حقیقی دور اندیشی عقلمندی یہی

رات کو سونے سے پہلے رب سے بھی باتیں کرو
ہے حقیقی دور اندیشی عقلمندی یہی

قربتِ رب میں رہو اور دور رکھو زحمتیں
ہے حقیقی دور اندیشی عقلمندی یہی

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Foresight Roots

Foresight is when you finish your day and reach nightfall only when your God is satisfied from you

And at the place of chaos and distress, you choose the right path because the right path is the best choice.

Keep yourself away from those words and deeds which may mislead and destroy you and prolong your sorrows and take you closer to the burning heat of hell

Put the sleep away from your eyes in the dark nights and take the spiritual fruit of your prayers form Allah. Oblivious people are just like the animals of pasturage.

عقلمندی اور دور اندیشی کی حقیقت

اصلی عقلمندی اور دور اندیشی یہ ہے کہ جب تمہارا دن ختم ہو اور رات آئے تو اس وقت تمہارا پالنے والا مالک تم سے خوش راضی اور مطمئن ہو (۲) اور یہ کہ جب تم پر خدا کی طرف سے تمہارا امتحان لینے کے لئے کوئی مصیبت آئے تو تم صبر اور استقامت کے سیدھے راستے پر ثابت قدم رہو۔ کیونکہ یہی بہترین کام اور سب سے اچھا انتخاب ہے۔ (۳) اُن تمام باتوں اور کاموں سے ڈرتے رہو جو تمہیں ابدی تباہی کی طرف لے جائیں۔ کیونکہ برے کاموں کے کرنے سے تمہارے دکھوں میں اضافہ ہوگا اور وہ کام تمہیں جہنم سے قریب کردیں گے۔ (۴) اس لئے اندھیری راتوں میں کچھ وقت اپنی آنکھوں کو نیند سے دور رکھو اور اپنے پالنے والے مالک سے چپکے چپکے باتیں کرکے تنہائیوں میں خدا سے ملاقات کے مزے لو (کہ یہ بڑا عظیم شرف اور قربِ الٰہی کا مقام ہے) اے خدا سے غافل لوگوں جو خدا کے لئے کسی قسم کی زحمت اٹھانا نہیں گوارا کرتے وہ جانوروں، چوپایوں کی طرح ہیں۔

تشریح

(۱) خداوند عالم فرماتا ہے کہ "ان کے قلوب (عقلیں) ہیں مگر وہ غور وفکر نہیں کرتے۔ ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ دیکھتے نہیں۔ان کے پاس کان ہیں مگر وہ سنتے نہیں۔ وہ چوپائے ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر (القرآن)

(۲) عقلندی دولت جمع کرنا نہیں کیونکہ اصل دولت خداوند عالم کو راضی کر لینا ہے۔ خدا فرماتا ہے رضوان من اللّٰہ اکبر "سب سے بڑی چیز خدا کی رضامندی ہے" (قرآن)

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے؟

حضرت اما جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب مومن کی موت آتی ہے تو ملک الموت یہ آیت پڑھتا ہے جس سے مومن کی روح نکل جاتی ہے۔

"اے نفس مطمئنہ" (یعنی وہ جان جو خدا کی اطاعت پر خوش اور مطمئن ہے) اپنے پالنے والے مالک کی طرف لوٹ اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے۔ میرے (خاص) غلاموں اور میری (خاص) جنت میں داخل ہو جا" (القرآن)

کسی بھی غلام کی سب سے بڑی کامیابی اس کے مالک کا اس سے راضی ہو جانا ہوتا ہے اور مالک کو راضی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے احکامات اور امتحانات پر صبر کیا جائے۔ اس کی اطاعت پر صبر کیا جائے۔ اس کی نافرمانی سے رکنے پر صبر کیا جائے اور اندھیری راتوں میں اس کو یاد کیا جائے ؎ کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحرگاہی۔

خدا فرماتا ہے کہ "اللہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر عطا فرمائے گا۔ (قرآن) نیز فرمایا" خدا صبر کرنے والو کے ساتھ ساتھ ہے"۔ (قرآن)

حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ رات کے اندھیروں میں خدا سے ملاقات کرنے والوں کے چہرے اس لئے خوبصورت، نورانی ہو جاتے ہیں کہ وہ خدا سے اکیلے میں ملتے ہیں۔ اس لئے خدا ان کو اپنے نور کی چادر اوڑھا دیتا ہے" (الحدیث)

نظم نمبر ۱۲

مخیب الآمال

كَفَى بِالمَرءِ عَاراً أن تَرَاهُ　　مِنَ الشَّأنِ الرَّفيعِ إلَى انحِطَاطِ

عَلَى المَذمُومِ مِن فِعلٍ حَرِيصاً　　عَلَى الخَيرَاتِ مُنقَطِعَ النَّشَاطِ

يشُيرُ بِكَفِّهِ أمراً وَ نَهياً　　إلَى الخُدَّامِ مِن صَدرِ البِسَاطِ

يرَى أنَّ المَعَازِفَ وَالمَلاهِي　　مُسَبِّبَةُ الجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ

لَقَد خَابَ الشَّقِي وَ ضَلَّ عَجزاً　　وَ زَالَ القَلبُ مِنهُ عَنِ النِّيَاطِ ١٢

مایوسی

باعثِ شرمندگی ہے بس یہی انسان کو
چھوڑ دے اچھا عمل زندہ رکھے شیطان کو

حکمرانوں کی تباہی اور بربادی ہے یہ
وہ غلاموں کو نچائیں بیچ دیں ایمان کو

ڈھونڈتے ہیں صرف عیاّشی میں جو کیف و سرور
آخرت میں لے کے جائیں گے اسی سامان کو

اپنی شہ رگ کاٹتے ہیں اک ہوس کے واسطے
کون سمجھا پائے گا ایسے بھلا نادان کو

توڑتا ہے اپنے سارے رابطے رب سے جو شخص
گمرہی ، مایوسیوں نے گھیرا اُس انسان کو

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Disappointed

The most shameful thing for human being is when he leaves the heights of humanity and falls into the ditch of corruption and shows eagerness towards bad deeds and abstains from goodness

Doomed are the rulers who order and reject their slaves with the point of their fingers sitting on the throne of power

Doomed are the men who think that these objects of enjoyment will help them pass from the bridge of Serat (on the judgment day)

These miserable human beings are lost and incapable and their hearts have got separated from the jugular vein of immortality

مایوسی

ایک انسان کے لئے سب سے زیادہ شرمندگی کی بات یہ ہے کہ وہ انسانیت کی بلندیوں کو چھوڑ چھاڑ کر فساد، گناہ اور بربادیوں کے گڑھے میں گر پڑے (یعنی) نیک اعمال کے بجائے برے کاموں پر ٹوٹ پڑے۔

تباہی ان حکمرانوں اور دولتمند سرداروں کے لئے ہے جو تخت پر بیٹھ کر اپنے غلاموں کو اپنی انگلیوں پر نچاتے ہیں اور پھر ان کو حقیر و ذلیل بھی سمجھتے ہیں۔ (اصل مذہب احترام آدمی است)

وائے ہو ان لوگوں پر کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی عیاشیاں، بدمعاشیاں، اور ان کے یہ کیف و سرور سے بھری عیاشیوں کے ساز و سامان پل صراط پر گذرتے ہوئے ان کی مدد کریں گے!

یہ قابلِ رحم ناکارہ احمق لوگ برباد ہو چکے ہیں۔ ان کے ہوس سے بھرے دل دماغ ان کی شہہ رگ سے کٹ چکے۔ (یعنی یہ مردہ ہیں زندہ نہیں)

تشریح

مردہ ہے مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفس
یوں تو کالج کا جواں زندہ نظر آتا ہے

تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں

زندگی کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے۔ جو شخص اپنا تعلق خدا سے توڑ لیتا ہے اور خدا کو بھول جاتا ہے، وہ خدا کی اطاعت سے منہ موڑ لیتا ہے۔ وہ بظاہر چلتی پھرتی لاش ہے جو ہمیں زندہ نظر آتی ہے جبکہ حقیقت میں وہ مردہ ہے۔ زندہ وہ ہے جو زندگی کے سرچشمہ مراد خدا سے تعلق قائم کئے رہے یعنی ذکر وفکر، محبت الٰہی اور اطاعت کی زندگی گذارے۔ اس طرح اس کا خدا سے تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہو جاتا ہے۔ پھر وہ مرنے کے بعد بھی نہیں مرتا۔ موت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اس لئے کہ اس کا تعلق زندگی اور موت کے خالق سے قائم ہو چکا ہوتا ہے۔

فرشتہ موت کا چھوتا ہے گو بدن تیرا
ترے وجود کے مرکز سے دور رہتا ہے

(اقبال)

نظم نمبر ۱۳

زهد الفتى

إذا الإنسانُ خانَ النَّفسَ مِنهُ فَمَا يرجُوهُ رَاجٍ لِلحِفَاظِ
وَ لاَ وَرَعُ لَدَيهِ وَ لاَ وَفَاءُ وَ لاَ الإصغَاءُ نَحوَ الاتِّعَاظِ
وَ مَا زُهدُ الفَتَى بِحَلقِ رَأسٍ وَ لاَ بِلِبَاسِ أثوَابٍ غِلاَظِ
وَ لَكِن بِالهُدَى قَولاً وَ فِعلاً وَ إدمَانِ التَّجَشُّعِ فِى اللَّحَاظِ
وَ إعمَالِ الَّذِى ينجِى وَ ينمِى بِوُسعٍ وَ الفِرَارِ مِنَ الشُّوَاظِ ۱۳

نیکی و بردباری

جی رہے ہیں جو جہاں میں زندگی کی چاہ میں
دے رہے ہیں خود کو دھوکہ بندگی کی راہ میں

وہ سمجھ سکتا نہیں پرہیز گاری کو کبھی
جو الجھتا ہے صدا تقویٰ کی اچھی راہ میں

کیوں وفاداری کو سمجھیں کیوں نصیحت ہو قبول
جو بنے بیٹھے ہیں مالک ہر سفید و سیاہ میں

جو زباں کو پاک رکھے گا صدا اخلاق سے
بس رہے گا دیکھنا اللہ کی وہ راہ میں

کس طرح بچ پائے گا غیض غضب کی راہ سے
جو نہ خود محفوظ ہو حرص و ہوس کی راہ میں

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Generius's Virtue

Those who betray themselves will have no respect for human values

Such person does not have abstinence nor loyalty and nor the capability of taking advice

The meaning of piousness and chivalry is not just in shaving your head and wearing coarse clothes

But is in having a good character and good manner of speaking and having a heart which is not greedy in relation to this world

It is a must, to be after deliverance and development with all the energy one has and in doing so, escape from the fire of Allah's wrath

جواں مردی اور اصل نیکی

جو لوگ خود اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں وہ بھلا انسانی اعلیٰ قدروں کو کیا جانیں گے؟ یہ خدا سے غافل نہ تقوی، پرہیزگاری کی اعلیٰ زندگی سے واقف ہیں اور نہ خدا رسولؐ سے وفاداری کو جانتے ہیں۔ اسی لئے یہ لوگ کوئی نصیحت قبول نہیں کرتے۔ نیکی، شرافت یہ نہیں ہے کہ سر منڈوا لئے جائیں اور فقیرانہ لباس پہن کر ترک دینا اختیار کیا جائے۔ اصل نیکی یہ ہے کہ (۱) کردار پاک صاف (۲) اور اعلیٰ اخلاق کا مالک ہو (۳) زبان پاک صاف ہو (۴) سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان ایسا دل رکھتا ہو جو دنیا کی ہوا ہوس سے پاک و پاکیزہ ہو۔ ایسا ہو جانا ابدی نجات حاصل کرنے کے لئے لازمی ہے تا کہ انسان خدا کے غیض و غضب سے بچ سکے۔

تشریح

مرگ مومن چیست ہجرت سوئے دوست ترکِ دنیا اختیار کوئے دوست

خداوند عالم نے انسان کو دنیا میں صرف امتحان لینے کے لئے بھیجا ہے اور وہ امتحان یہ ہے کہ "تم میں سے کون سب سے زیادہ اچھا عمل انجام دینے والا ہے" (قرآن)

سب سے اچھا عمل خدا رسول کو پہچان لینے کے بعد انکی عملاً اطاعت کرنا ہے۔ یہی خدا رسولؐ سے وفاداری ہے۔ اس کے بعد اصل نیکی ہے کہ انسان تمام گناہوں کو چھوڑ دے۔ دل سے دنیا کی طمع نکال کر خدا رسولؐ اور آخرت کی ابدی دائمی سرمدی حقیقی نعمتوں سے دل لگائے اور رسول خداؐ کی عملاً پیروی کرے تاکہ پاک و پاکیزہ اخلاق سے آراستہ پیراستہ ہو جائے۔ اس کا عملی نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان کی زبان اور اعمال پاک ہو جائیں گے اور اس تزکیہ اور پاکیزگی کی آخری اعلیٰ ترین منزل یہ ہے کہ انسان اپنے دل و دماغ خیالات و نظریات و تفکرات تک کو خدا کی طرف موڑ کر اپنے دل کو ہر قسم کی برائی سے پاک کر دے۔

خداوند عالم فرماتا ہے "نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے۔ سوا اس کے کہ جو پاک سالم محفوظ دل لے کر اللہ کے پاس آئے (قرآن)"

تم زمانے کی راہ سے آئے

ورنہ سیدھا تھا راستہ دل کا

خداوند فرماتا ہے کہ "میں نہ زمین میں سما سکتا ہوں اور نہ آسمانوں میں۔ صرف مومن کے اس دل میں رہتا ہوں جو مجھے مانتا ہے، مجھے یاد کرتا ہے اور مجھ سے محبت کر کے میری طرف متوجہ رہتا ہے" (حدیث قدسی)

خداوند عالم صرف اسی دل میں سماتا ہے جو پاک صاف ہو۔ جس میں طمع تکبر، حرص، نفرت حسد کی آگ نہ جل رہی ہو۔ وہ دل جس میں ہر انسان کے لئے بھلائی اور محبت کا جذبہ ہو۔ خدا اور خدا والوں سے دلی سچی محبت ہو۔ پھر ایسا دل خدا کا حقیقی گھر بن جاتا ہے۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است

کعبہ اگر چہ ٹوٹا تو کیا جائے غم ہے شیخ
کچھ قصرِ دل نہیں کہ بنایا نہ جاسکے

اس لئے جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ ''اللہ نے اپنے اولیاء کو اپنے بندوں میں چھپا رکھا ہے اس لئے کسی کو حقیر نہ سمجھو (بلکہ ہر شخص کا احترام کرو) (الحدیث)

اصل مذہب احترام آدمی است

اسی لئے کسی کا دل خوش کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور کسی کا دل دکھانا بہت بڑا گناہ ہے۔

خیالِ خاطرِ احباب چاہئے ہر دم
انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو
(میر انیسؔ)

نظم نمبر ۱۴

الطاغی

وَ لَـم یطلُب عُلُـوَّ القَـدرِ فِیهَا وَ عِـزَّ النَّفـسِ إلاَّ کُلُّ طَـاغِ

وإن إنَـالَ النُّفُوسُ مِـنَ المَعَالی فَلَیـسَ لِنَیلِهَـا طِیبُ المَسَـاغِ

إذَا بَلَـغَ المُـرَادَ عُـلاً وَ عِـزّاً تَوَلَّـی وَ اضمَحَـلَّ مَـعَ البَـلاغِ

کَقَصـرٍ قَـد تَهَـدَّمَ حَافَتَـاهُ إذَا صَـارَ البِنَـاءُ إلَـی الفَـراغِ

أقُولُ وَ قَد رَأیتُ مُلُوکَ عَصرِی ألاَ لاَ یبغِیَّـن المُلـکَ بَـاغِ۱۴

نافرمان (باغی)

یہ حقیقت ہے کہ ہم دنیا پہ چھا سکتے نہیں
اپنی نافرمانیوں سے اس کو پاسکتے نہیں

جن کو حاصل ہے جہاں میں عارضی نام و نشان
وہ کبھی نام و نشاں اچھا کما سکتے نہیں

منہ کو اپنے موڑ لیتے ہیں وہی اللہ سے
جو بلندی پر قدم اپنا جما سکتے نہیں

ہے مثال ان کی عمارت کے پرانے ڈھیر کی
عارضی ، مصنوعی دنیا جو نبھا سکتے نہیں

یوں زمانے کے شہنشاہوں کا یہ انجام ہے
اپنے خالق کے ہیں باغی جگمگا سکتے نہیں

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Rebel

Only the disobedient human beings are the ones who are after high ranks and credits, in this low-lying world; while these worldly high-ranks do not have a happy ending.

The tradition of this world is like this only, that whenever someone is after the high-ranks and credits, this world shows its back to him and the high ranks tend to run away from him.

These worldly high-ranks are impermanent and transient; just like the building which disintegrates and gets ruined after being constructed

I have seen the emperors of my times, hence listen to what I am saying and don't be after ruling this world.

باغی

صرف نافرمان گناہگار لوگ ہی اس کمتر دنیا کے اعلیٰ درجات اور بلندیاں حاصل کرنے کے لئے خود کو وقف کر سکتے ہیں۔ جبکہ دنیوی، عارضی بلندیوں کا انجام عام طور پر اچھا نہیں ہوتا۔

کیونکہ دنیا کی روایت اور طریقہ کار ہی یہ ہے کہ جو اس کے اعلیٰ درجات اور بلندیوں کے پیچھے سرپٹ بھاگتا ہے، دنیا اس سے اپنا منہ موڑ لیا کرتی ہے اور پھر اعلیٰ درجات اس کو چھوڑ بھاگتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ دنیا کے مصنوعی اعلیٰ درجات اور بلندیاں عارضی فانی، آنی جانی بے وفا، غدّار ہوتی ہیں۔ پھر اس کی مثال پرانی عمارت کے ملبے کے ڈھیر کی سی ہو جاتی ہے (ملبہ بتا رہا ہے عمارت عظیم تھی)

میں نے خود اپنے زمانے کے شہنشاہوں کا انجام دیکھا ہے۔ اس لئے میری بات پر کان دھرو اور دنیا پر حکومت کرنے کے خواب نہ دیکھو۔

دنیا ان کو نہیں ملتی جو دنیا کے پیچھے سرپٹ بھاگتے ہیں۔ ان کو بالآخر مایوسی ہوتی ہے۔

تشریح

کیا داغ حسینیوں پہ اجارہ ہے تمہارا؟
ہاں ہاں نہیں ہوتے، وہ تمہارے نہیں ہوتے
(داغ دہلوی)

دنیا کے لفظی معنی ہی ادنی اور گھٹیا چیز کے ہیں۔ قرآن کی رو سے شیطان اپنی چالبازیوں سے دنیا کی زندگی کو بے حد سجا بنا کر ہماری نگاہوں کو دھوکے میں ڈال دیتا ہے۔ پھر ہم دنیا کی کامیابیوں اور بلند مرتبوں کے خواب دیکھنے لگتے ہیں۔ انجام کار ہم دنیا کی خاطر ہر قسم کا ظلم اور گناہ کر بیٹھتے ہیں۔

خداوند عالم فرماتا ہے: ہم نے اس آخرت کے گھر کو ان لوگوں کے لئے قرار دیا ہے جو دنیا کی زندگی میں بلندیوں کی تمنا نہیں کرتے (اور اسی لئے) وہ کسی قسم کا فساد اور خرابی پیدا نہیں کرتے (قرآن)

سارے فسادات اور خون خرابے، ظلم و جبر کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہر قوم اور ہر فرد دوسروں پر چھا جانا چاہتا ہے۔ پھر دوسروں کو دبانے کے لئے ہر قسم کا ظلم ڈھاتا ہے فرعون، نمرود و یزید ہٹلر پورے معاشرے کی تمام خرابیوں کی بنیاد ہوتے ہیں۔ پھر ان کا انجام مثالی بربادی اور ابدی تباہی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں
حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں قدرت کی تعزیریں
(اقبال)

نظم نمبر۱۵

سباق التقوی

أَلاَ إِنَّ السَّبَاقَ سِبَاقُ زُهدٍ وَ مَا فِی غَیرِ ذَلِکَ مِن سِبَاقِ

وَ یفنَی مَا حَوَاهُ المُلکُ أَصلاً وَ فِعلُ الخَیرِ عِندَ اللهِ بَاقِ

سَتَأْلَفُکَ النَّدَامَۃُ عَن قَرِیبٍ وَ تَشهَقُ حَسرَۃً یومَ المَسَاقِ

أَتَدرِی أَی ذَاکَ الیومِ فَکِّر وَ أَیقِن أَنَّہُ یومَ الفِرَاقِ

فِرَاقُ لَیسَ یشبِھُہُ فِرَاقُ قَدِ انقَطَعَ الرِّجَاءُ عَنِ التَّلاَقِی ۱۵

نیکوکار

وہ ہے بلندیوں کا گلستاں لیے ہوئے
نیکی کا ہے جو چہرۂ تاباں لئے ہوئے

آلائشوں سے اور گناہوں سے دور ہے
جو بھی ہے دل میں دولتِ ایماں لیے ہوئے

ساری برائیوں سے وہ محفوظ رہے گا
نیکی کا ہے جو مہرِ درخشاں لیے ہوئے

پچھتائے گا ہمیشہ جہاں میں وہ دیکھنا
بدکاریوں کا جو بھی ہے عنواں لیے ہوئے

ہوگی نہ دوستوں سے ملاقات پھر کبھی
جو کہ مصیبتوں کا ہیں ساماں لیے ہوئے

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ و تشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Enthusiasm for Virtue

Know this! The only good competition is a competition to escape from the miseries of this world

The world which has surrounded the lives of every human being, is moving towards doom, with every passing moment and the only thing that will survive is the good deeds

Very soon you will be remorseful and at the time of separation from this world (at the time of death), alas! All you could do is Yearn!

Do you know at all, how hard it is? Think for a while and be sure that the day of separation will soon reach

Death is an irreplaceable separation, because there is not even a single ray of hope of a re-meeting in it.

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو

جان لو کہ سب سے اچھی ترقی کامیابی اور اعلیٰ مرتبہ کا راز دنیا کی گندگیوں، گناہوں اور آلائشوں سے بچے رہنے میں ہے۔ کیونکہ دنیا ہر زندہ انسان کو اپنے جال میں پھانسنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ حالانکہ دنیا کی تمام نعمتیں اپنے خاتمہ کی طرف بڑی تیزی سے رواں دواں ہیں۔ (جو تھا نہیں ہے، جو ہے نہ ہوگا) اب جو چیز ہمیشہ باقی رہے گی وہ صرف ہمارے نیک اعمال ہیں۔

(اگر یہ حقیقت نہ سمجھی تو) بہت جلد تم بے حد پچھتاؤ گے۔ مگر اس وقت سوائے حسرتوں، آرزوؤں، تمناؤں کے کچھ نہ کرسکو گے۔

کیا تم جانتے ہو کہ یہ دنیا کتنی سخت ہے؟ ذرا سوچو، غور کرو اور یقین جانو کہ زندگی جلد ختم ہو جانے والی ہے کیونکہ موت کا آنا قطعاً لازمی اور یقینی ہے۔ پھر دوستوں سے ملاقات

کی (جلد) کوئی امید بھی نہیں۔

تشریح

جولوگ اس حقیقت کونہیں سمجھ پاتے کہ یہ دنیا صرف اور صرف نیک اعمال ذخیرہ کرنے کی ایک مختصری مہلت ہے وہ قبر میں بس یہی کہتے رہتے ہیں" مالک مجھے تھوڑی دیر کیلئے دنیا میں لوٹا دے۔ میں سارا مال صدقہ کردوں گا اور نیک لوگوں میں سے ہوجاؤں گا (جواب ملتا ہے) اللہ کسی کی زندگی کے اس معینہ وقت موت کو موخر نہیں کرتا جب وہ معینہ وقت آجاتا ہے" (قرآن)

اسلئے جو نیک کام کرنے ہیں وہ جلد سے جلد اس مختصری زندگی میں کرلو مگر یہ کام صرف اسی وقت ممکن ہے

۱۔ جب انسان زندگی کی چمک دمک میں نہ کھوجائے

۲۔ وقت کی قدر کرے اور

۳۔ زندگی کی مختصر فرصت کو خدا کی رضامندی حاصل کرنے پر صرف کرے

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ایک وقت تو وہ ہے جو گزر گیا۔ اب وہ ہمارے ہاتھ نہیں آسکتا۔ دوسرا وقت وہ ہے جو آئے گا اسکا یقین نہیں کہ ہم زندہ رہیں گے یا نہیں۔ اب صرف یہی وقت ہمارے پاس ہے جو موجود ہے۔ اسمیں ہی ہم نیکیاں انجام دے سکتے ہیں (حضرت علیؑ)

اگر یہ حقیقت نہ سمجھی تو موت کے بعد سوا پچھتانے کے انسان اور کچھ نہ کر سکے گا۔

اب پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے
جو ہر نفس سے کرے عمرِ جاوداں پیدا
(اقبال)
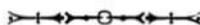
نظم نمبر ۱۶

ما اور انابک دنیا

كُلَّمَا زِيدَ صَاحِبُ المَالِ مالاً　　زِيدَ فِي هَمِّهِ وَ فِي الأِشتِغالِ

قَد عَرَفنَاكِ يَا مُنَغِّصَةَ العيـ　　ـشِ وَ يَا دَارَ كُلِّ فَانٍ وَبَالِي

لَيسَ يَصفُو لِزَاهِدٍ طَلَبُ الزُّهـ　　ـدِ إِذَا كَانَ مُثقَلاً بِالعِيالِ ۱۶

جانی پہچانی دنیا

رنج و غم میں بھی اضافہ اس کا عالمگیر ہے
دولتِ دنیا کی جس کے پاؤں میں زنجیر ہے

تجھ کو ہم سمجھے ہیں دنیا جانتے ہیں ہم تجھے
تیری الفت مطلبی اور منزلِ تحقیر ہے

پاک و پاکیزہ کبھی وہ شخص ہو سکتا نہیں
جس کا ہر اک فیصلہ بربادی و تکفیر ہے

Well known! You, the world

Troubles and sorrows will also increase as much as the wealth increases

O world! We know you very well and we know that your love is the reason for the bitterness and the destruction of life

No pious and devout human being will be unadulterated and pure until he is occupied with the worldly thoughts and the thoughts of his and his family's expenses.

اے دنیا تو جانی پہچانی دھوکے باز ہے

جس قدر دولتِ دنیا بڑھتی جاتی ہے مشکلات خطرات اور غموں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

(''ہم تبسم میں رواں ۔۔۔ اشک نہاں دیکھتے ہیں'')

اے دنیا! ہم تجھے اچھی طرح جان پہچان چکے ہیں۔ ہم کو معلوم ہو گیا ہے کہ تجھ سے محبت کرنے کا مطلب تلخی اور تباہی کے سوا اور کچھ نہیں۔ اسی لئے کوئی شخص نیک، پارسا، پاک صاف اس وقت تک ہو ہی نہیں سکتا جب تک وہ دنیا کی سخت محبتوں، تمناؤں اور سوچوں میں گرفتار رہے (یعنی جس نے دنیا ہی کو اپنا مقصدِ زندگی بنالیا ہے)

تشریح

حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ ''دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ بنیاد ہے۔'' (نہج البلاغہ) انسان کی عقل کا اصل امتحان ہی یہ ہے کہ وہ عارضی وقتی دنیا سے دل لگاتا ہے یا دائمی ،ابدی، حقیقی، سرمدی زندگی کے لئے اپنے حقیقی خالق مالک کی اطاعت اور محبت کرتا ہے؟ دنیا کے لئے جیتا ہے یا خدا کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے جیتا ہے؟ یہی وہ عقل کا

امتحان ہے جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ خدا فرماتا ہے ''وہ خدا جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا ہے تا کہ تمہارا امتحان لے کہ تم میں کون سب سے زیادہ اچھا عمل کرنے والا ہے؟ (قرآن)

سب سے اچھا عمل اس وقت تک ہو ہی نہیں سکتا جب تک انسان اپنی قلبی توجہات کو عارضی دنیا کی محبت سے پھیر کر خدا رسولؐ اور آخرت کی محبت کو اپنا لے۔ اس کو ذہنی ارتقاء Sublimation کہتے ہیں۔ یہ ارتقا عقل کے استعمال کرنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔

عرفا نے لکھا کہ مال بری چیز نہیں بشرطیکہ حلال سے کمایا جائے۔ مگر مال رکھنے کی جگہ جیب (یا بنک) ہے۔ دل کو صرف اللہ سے محبت اور آخرت کی فکر کے لئے وقف رکھنا چاہئے۔ (احیاء العلوم امام غزالی)

حاصلِ عمر نثارِ رہ یاری کردم
شادم از زندگی خویش کہ کاری کردم
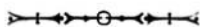
یہ نہیں کہ بس میری اک کتاب تیرے نام
زندگی سارے رنگ، سارے خواب تیرے نام

نظم نمبر ۱۷

عزيمة العودة

فَـإِنَّ اللهَ تَــوَّابٌ رَحِيـمٌ وَلِـيُّ قَبُـولِ توبَـةِ كُلِّ غَـاوِی

أُؤَمِّـلُ أَن يعَافِينِـی بِعَفـوٍ وَ يسـخِنَ عَينَ إبلِيسَ المُنَاوِی

وَ ينفَعُنِـی بِمَوعِظَتِـی وَ قَولِـی وَ ينفَـعُ كُلَّ مُسـتَمِعٍ وَرَاوِی

ذُنُوبِـی قَـد كَـوَت جَنبِـی كَيّاً أَلاَ إِنَّ الذُّنُـوبَ هِـی المَكَاوِی

فَلَيسَ لِمَـن كَوَاهُ الذَّنـبُ عَمداً سِوَی عَفوِ المُهَيمِنِ مِن مُدَاوِی ۱۷

ربِ جلیل سے توقعات

بخشش کا آسرا ہے تو دل کو قرار ہے
توّاب اور رحیم جو پروردگار ہے

توبہ تو گمرہوں کی بھی کرتا ہے وہ قبول
مالک ہے کل جہاں کا اسے اختیار ہے

ابلیس کے ضرر سے بچاتا ہے عبد کو
جس کو بچا کے رکھے وہ پرہیزگار ہے

اس کو نوازتا ہے مسلسل نجات سے
جو بھی جہاں میں اس کا نصیحت گذار ہے

مجھ کو بچا لے آہنی ضربوں کے خوف سے
رحمت کا تیری بندہ بڑا خواستگار ہے

تشریح

رحمت کا تیری امیدوار آیا ہوں
منہ ڈھانپے کفن سے شرمسار آیا ہوں
چلنے نہ دیا بارِ گناہ نے پیدل
اس واسطے کاندھوں پہ سوار آیا ہوں
(میر انیسؒ)

لیں مری بڑھ کے شفاعت نے بلائیں کیا کیا
عرقِ شرم سے ڈوبا جو گناہگار آیا
(اقبال)

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Return intention

God is merciful and he accepts the repentance, even from the ones who have lost their way and got strayed and have been capricious

I wish that God delivers me to resurrection day and by doing so blinds the enemy, the stubborn devil.

I hope God sends benefit upon me for these poems of mine. Benefit to the one who gave the advice and also upon the one who listens to these advices

My sins have branded my sides. Sins are like the iron bars used for branding. For someone who gets branded through sins, there is no cure and remedy except Allah's forgiveness and mercy.

خدائے مہربان سے توقعات

خداوند تبارک وتعالٰی بے حد مسلسل رحم کرنے والا ہے۔اس لئے ہماری توبہ قبول کر لیتا ہے۔یہاں تک کہ اس کی توبہ بھی قبول کر لیتا ہے جو انتہائی گمراہ ہیں اور اس کی یاد سے یکسر غافل رہے ہیں۔اس لئے مالک میری دعا ہے کہ تو مجھے روزِ حشر نجات بخش دینا اور ابلیس کی نگاہِ کینہ پرور سے مجھے بچالینا۔

مجھے خدائے رحمان سے پوری امید ہے کہ وہ مجھے میرے ان اشعار کی بدولت ضرور نوازے گا۔کیونکہ خدا ہر اس شخص کو ضرور نوازتا ہے جو دوسروں کا بھلا چاہتا ہے،لوگوں کو فائدے پہنچاتا ہے اور اس کو بھی نوازتا ہے جو نصیحت کو قبول کرتا ہے۔

مالک گناہوں نے مجھے چاروں طرف سے بری طرح گھیرا ہوا ہے۔یہ گناہ لوہے کی ایسی سلاخوں کی طرح ہیں جو جلا جلا کر داغنے کے کام آتی ہیں

(''جلا کے راکھ نہ کردوں تو داغ نام نہیں'')

اب جو شخص گناہوں سے داغدار ہوا اس کے لئے کوئی علاج کوئی چارہ کوئی مداوا نہیں ہوتا۔ سوا اس کے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کے رحم کرم اور بخشش کا سہارا لے۔ اس کی معافیوں اور بخششوں سے لو لگائے رکھے اور اپنی اصلاح بھی کر لے۔

میں گناہگار سیاہ کار و خطا کار مگر
کس کو بخشے تری رحمت جو گنہگار نہ ہو؟
گناہگار تو ایسے تھے ہم بس توبہ
خدا کریم نہ ہوتا تو مر گئے ہوتے

غزالی نے لکھا کہ گناہ کا داغ اگر دامن پر لگ جائے تو اسکے صرف دو علاج ممکن ہیں۔ یا تو یہ داغ جہنم کی آگ مٹا سکتی ہے یا پھر شرمندگی کے آنسو اسکو مٹا سکتے ہیں (احیاء العلوم)

نظم نمبر۱۸

یا مالک الخبرات

عَجبتُ لِذِی التَّجَارُبِ کَیفَ یسھُو وَ یتلُو اللّھوَ بَعدَ الاِحتِبَاکِ

وَ مُرتَھَنِ الفَضَائِحِ وَ الخَطَایا یقَصِّرُ بِاجتِھَادِ لِلفِکَاکِ

وَ مُوبِقِ نَفسِہِ کَسَلاً وَ جَھلاً وَ مُورِدِھَا مَخُوفَاتِ الھَلاکِ

بِتَجدِیدِ المَآثِمِ کُلِ یومِ وَ قَصدِ لَلمُحَرَّمِ بِانتِھَاکِ

سَیعلَمُ حِینَ تَفجَؤُہُ المَنَا یاَ وَ یکشَفُ حَولَہُ جَمعُ البَوَاکِ ۱۸

تجربہ کار

ایسا بھی کیا ہے کہ غفلت میں صدا رہتا ہے
تجربہ رکھ کے گناہوں سے جڑا رہتا ہے

فکر کرتا ہی نہیں اپنے گناہوں کی کبھی
زخم تو سارے گناہوں کا ہرا رہتا ہے

خود کو رکھتا ہے وہ خطرے میں برے کاموں سے
موت کا سایہ مگر سر پہ دھرا رہتا ہے

توبہ کرنے میں بہت دیر لگا دیتا ہے
اور غفلت کے اندھیروں میں پڑا رہتا ہے

لاش کو گھیرے میں لیتے ہیں ملائک جس دم
اس کے اعمال پہ وہ وقت کڑا رہتا ہے

دعا

غبار و نور میں کچھ تو تمیز ہوجائے
بنیں فرشتے بھی زائر وہ چیز ہوجائے
مجھے قبول کرے ارضِ کربلا راحت
دعا کرو مری مٹی عزیز ہوجائے

(مولانا ظفر راحت مرحوم)

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ و تشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Why you? Experienced

I am surprised to see the experienced people as to how can they be after diligence and negligence?

I wonder how some people can be so attached to misdeeds and vice.

How can they not be after their salvation?

I am surprised that people take themselves closer to death out of ignorance and put themselves in danger by their misdeeds and vice

His death will approach him very soon and he will be made aware of the unseen; but by then it will be too late and mourning people will surround him.

تجربہ کار لوگ

میں ایسے ایسے تجربہ کار لوگوں کو دیکھ کر سخت حیران ہوتا ہوں جو غفلت کا شکار ہو کر گناہوں برائیوں سے چمٹے رہتے ہیں۔ وہ اپنی نجات کی فکر کیوں نہیں کرتے؟

میں حیران ہوں کہ لوگ ہر لحہ موت سے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں اور پھر بھی اپنی غفلتوں میں بے خبر پڑے ہیں۔ اپنے برے کاموں کی وجہ سے خود کو بڑے بڑے خطرات میں ڈال رہے ہیں جبکہ موت ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ مرتے ہی ان کو تمام نادیدہ چیزوں سے آگاہ کر دیا جائے گا مگر اس وقت تک بڑی دیر ہو چکی ہوگی۔ پھر تو نالہ بکا کرنے والے اس کی لاش کو گھیرے میں لے لیں گے (مگر وہ اس کے کوئی کام نہ آئیں گے)

(دبا کے قبر میں سب چل دیئے دعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہوگیا زمانے کو؟
شکریہ ائے قبر تک پہنچانے والو شکریہ
اب یہاں سے خودا کیلے ہی چلے جائیں گے ہم)

(قمر جلالوی)

نظم نمبر۱۹

رحیل الی التمزق

فَعُقبَی کُلَّ شَیءٍ نَحنُ فِیهِ — مِنَ الجَمعِ الکَثیفِ إلی شَتَاتِ

وَ مَا حُزنَاهُ مِن حِلٍّ وَ حُرمٍ — یوَزَّعُ فی البَنینِ وَ فی البَنَاتِ

وَ فیمَن لَم نُؤَهِّلهُم بِفَلسٍ — وَ قیمَةُ حَبَّةٍ قَبلَ المَمَاتِ

وَ تَنسَانَا الأَحِبَّةُ بَعدَ عَشرٍ — وَ قَد صِرنَا عِظَاماً بَالِیَاتِ

کَأَنَّا لَم نُعَاشِر هُم بِوُدٍّ — وَ لَم یکُ فِیهِم خِلٌّ مُواتِ۱۹

انتشار

انسان کا جہاں میں جو رنگِ زوال ہے
دنیائے انتشار کا سارا کمال ہے

بٹنے لگی حرام کمائی جہان میں
حرص و ہوس کا پھیلا ہوا ایسا جال ہے

یوں لوٹتے ہیں آج وہ دنیا کے مزے کو
خیرِ عمل کی جن کو رسائی محال ہے

ملتے ہیں اس طرح وہ محبت نہ تھی کبھی
جن کی جبیں پہ ردِ اطاعت کا بال ہے

بوسیدہ ہڈیاں ہیں تری قبر میں فقط
پھر بھی نہ تجھ کو کوئی خدا کا خیال ہے

حضرت امام جعفر صادقؑ سے ایک شخص نے پوچھا کہ مجھے موت سے بے حد ڈر کیوں لگتا ہے؟ فرمایا اسلئے کہ تم نے دنیا تو خوب کمالی۔ بہترین عالی شان گھر، سواریاں سامان جمع کر لیا۔ مگر آخرت کے گھر کے لئے کچھ نہیں بھیجا۔ اب تم اس لئے موت سے ڈرتے ہو کہ جب وہاں جاؤ گے تو تمہارے پاس کچھ نہ ہوگا۔ اس لئے خدا کے عذاب میں جگہ پاؤ گے۔ ''حدیث''

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Going toward Dispersal

Everything that we are living in and which is connected closely to each other is eventually going to disperse

And everything -whether halaal or haraam- which we care about so much, is going to be distributed amongst our sons and daughters

And also amongst the ones whom we considered as of no use before we die and who had no value for us

And all our friends and relatives will forget us completely after a decade while we have become just a bunch of decayed bones

As if we didn't live in friendship and care with each other and they didn't have the pact of friendship after death

انتشار

اس دنیائے فانی کی ہر چیز انتشار، فنا اور ہر گندگی کی زد میں ہے اور ہمارا سارا مال و متاع، چاہے حلال کی کمائی ہو یا حرام کی، ہماری اولادوں مین بٹ جانے والا ہے۔ پھر وہ لوگ زندگی کے مزے لوٹیں گے جو ہمارے نزدیک بے قدر و بے قیمت لوگ ہیں۔ آخرکار ہمارے سارے رشتہ دار اس طرح ہمیں یکسر بھول جائیں گے جیسے ہم میں کبھی کوئی دوستی یاری، محبت بھائی چارہ تھا ہی نہیں۔ اور گویا ہماری دوستیوں کے تمام عہد و پیاں بعد از مرگ کے لئے تھے ہی نہیں۔ ہماری ہڈیاں تک قبر میں بوسیدہ ہوکر ختم ہوجائیں گی

تشریح

(رہے نام اللہ کا)۔۔۔۔(نہ رہے بانس نہ بجے بانسری)

بس ہوچکی نماز مصلّٰی بڑھائے

چند دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات

یہ ہے دنیا کی زندگی کی کہانی۔ اس لئے خداوند عالم نے فرمایا ''یہ ت لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ اس کے بعد کی زندگی اس سے کہیں بہتر بھی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی بھی''۔ (قرآن)

مگر ہم ہیں کہ وقتی، عارضی، آنی جانی معمولی دنیا پر مرے مٹے جا رہے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت عیسیٰؑ کے پاس یہ دنیا آئی تو بے حد بڑھیا گھوسٹ کی شکل کی تھی۔ حضرت عیسیٰؑ نے تعجب سے پوچھا کہ اے بڑھیا! تو اسقدر بدشکل ہے۔ پھر بھی دنیا والے کیوں تجھ پر مرے مٹے جاتے ہیں؟ دنیا نے کہامیں ان کے سامنے اپنی اصلی شکل میں نہیں آئی''۔ حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا پھر کس شکل میں آتی ہے۔ اب جو حضرت عیسیٰؑ نے دیکھا کہ وہی گھوسٹ بڑھیا رنگ روغن، سرخی پوڈر چوڑیوں سے بجی بنی دلہن کی شکل میں کھڑی ہے۔ کہنے لگے یا نبی اللہ! دنیا والوں کے سامنے میں اس طرح سج بن کر آتی ہوں۔ اس لئے وہ میرے جھانسے میں آجاتے ہیں (الحدیث) حضرت امام حسینؑ نے اپنی اس نظم میں دنیا کی اصل شکل دکھادی ہے۔

فاعتبر وایا اولی الابصار

اے عقل والو سبق سیکھو

خداوند عالم نے فرمایا کہ جب شیطان کو نکالا جا رہا تھا تو اسنے کہا ''رب میں اولاد آدم کے سامنے دنیا کو ایسا سجا بنا کر خوبصورت دکھا کر میں ان سبکو گمراہ کردوں گا''۔ قرآن

معلوم ہوا کہ دنیا اتنی خوبصورت نہیں ہے جتنی ہمیں دکھائی دیتی ہے شیطان دنیا کو خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے جسکے نتیجے میں ہم دنیا کے عاشق ہو کر خدا اور آخرت کو بھول جاتے ہیں۔

نظم نمبر ۲۰

میت العمل

ما اَحسَنَ ظواھرَھا، وَ اَنَّمَا الدَوَاھی فی بُطُونِھا، فَاللہَ اَللہَ عِبادَ اللہِ لاتَشتَغِلُو بالدُّنیا فَاِنَّ القبرَ بَیتُ العَمَلِ، فَاعمَلُوا وَ لا تغفُلُوا

یــا مَــن بَدُنیاہُ اشــتَغَل　　　وَ غَــرَّہُ طُــولُ الأمَــلِ

اَلمَــوتُ یأتــی بَغتَــۃً　　　وَ القَبرُ صُندُقُ العَمَلِ ۲۰

بیت العمل

دیکھنے میں تو تابندہ گھر مل گیا

مشکلوں کا لحد میں نگر مل گیا

ہوگی نظر کرم بھی گناہوں پہ تب

گر وسیلہ کوئی معتبر مل گیا

دیکھنا تم بھی پچھتاؤ گے قبر میں

تم کو ابلیس گر ہمسفر مل گیا

تیرے اعمال پہ ہوگی رب کی نظر

ہوگی بخشش اگر رب کا ڈر مل گیا

House of Performance

The outward appearances of these graves are decorated but the inside it is filled with hardships and difficulties

You! The worshippers of Allah; beware and do not be deceived by this world.

You will be asked of your actions in the graves, hence always think of doing good deeds and don't loose focus

O you! Who are entering in this world and are deceived by your desires; death approaches suddenly and grave is the chest for the examination and study of your deeds

دارالعمل۔عمل کرنے کا گھر

یہ قبریں دیکھنے میں تو بڑی آراستہ پیراستہ لگتی ہیں۔مگر ان کے اندر سختیاں ہیں، مشکلات ہیں۔اس لئے اے اللہ کے نیک عبادت گذار بندو دنیا داری کے دھوکوں سے چوکنا رہنا۔دنیا کے حسن و جمال سے دھوکے نہ کھانا۔قبر کے اندر تمہارے کاموں کے بارے میں سوال ہوگا۔اس لئے ادھر ادھر دھیان نہ دو۔۔۔وقت ضائع نہ کرو۔ نیک اعمال بجالانے کی فکر کرو۔

اے دنیا کمانے میں مست و مگن لوگو! خواہشوں سے دھوکہ کھانے والے احمقوں! موت اچانک آجائے گی اور قبر میں لے جائے گی۔قبر وہ صندوق ہے جہاں تمہارے سارے اعمال جمع ہیں۔وہاں تمہارے تمام اعمال کا جائزہ اور حساب لیا جائے گا (اسی کے مطابق ابدی زندگی کی کیفیت ہوگی)

تشریح

یہ قبرستاں کی ٹوٹی پھوٹی کالی پیلی دیواریں
بتاتی ہیں کہ حدِ عالمِ امکاں یہاں تک ہے

جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا: دنیا دار العمل ہے اور آخرت دارِ جزا ہے (الحدیث)

خدا فرماتا ہے ''جو یہ امید رکھتا ہے کہ اسے اپنے پالنے والے مالک سے ملاقات کرنی ہے، اس کو نیک اعمال بجالانے چاہئیں (اور وہ یہ ہیں کہ) ہ صرف خدا کی غلامی کی زندگی اختیار کرے اور اپنے پالنے والے مالک کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے (قرآن)

قبر میں تمام اعمال مثالی شکل میں جمع ہیں۔ اگر نیک اعمال طاقتور ہوں گے تو برے اعمال پر غالب آجائیں گے۔ خداوند عالم نے فرمایا ''جس کے نیک اعمال کا پلہ بھاری ہوگا وہ اپنی من بھاتی زندگی میں (مست و مگن) ہوگا۔ اور جس کی نیکیوں کا پلہ ہلکا پڑا وہ بھڑکتی دہکتی آگ میں ہوگا'' (قرآن)

حاصل کلام یہ ہے کہ نیکیاں زیادہ سے زیادہ بہتر سے بہتر انجام دی جائیں اور برائیوں سے رکا جائے۔ جو برے کام ہوگئے ان پر دل سے شرمندہ ہو کر خدا سے معافیاں مانگی جائیں اور اپنی اصلاح کرلی جائے۔ اس کے علاوہ کوئی اور دوسرا طریقۂ نجات نہیں۔ خداوند عالم نے فرمایا ''نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں'' (قرآن)

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصہ محشر میں ہے
پیش کر غافل اگر کوئی عمل دفتر میں ہے
(اقبال)

نظم نمبر ۲۱

مغار الدنیا

یَبـدُرُ مَـا أَصَـابَ وَ لاَ یبَالِـی — أَسُـحتاً کَانَ ذَلِـکَ إم حَـلاَلاَ

فَـلاَ تَغتَـرَّ بِالدُّنیـا وَ ذَرهَـا — فَمَا تُسـوی لَکَ الدُّنیـا خِلاَلاَ

أَتبخَـلُ تَائِهـاً شَـرِهاً بِمَـالِ — یکُـونُ عَلَیـکَ بَعدَ غَـدِ وَ بَالاَ

فَمَـا کَانَ الَّـذِی عُقبَـاهُ شَـرٌ — وَ مَا کَانَ الخَسِـیسُ لَدَیکَ مَلاً

فَبِـتُّ مِـنَ الأُمُـورِ بِـکُلِّ خَیرِ — وَ أَشـرَفِهَا وَ أَکمَلِهـا خِصَالاَ۲۱

دنیازادہ

دھوکے کا اک جہان جو شام و سحر میں ہے
تو دنیا زادہ ہے تری قسمت خطر میں ہے

رکھتا نہیں تمیز حلال و حرام میں
تیرے عمل کی دھوم تو دھوکا نگر میں ہے

قابو میں تیرا نفس جو رہتا نہیں کبھی
دھوکے کا آبشار ترے بحروبر میں ہے

خیرات سے زکوٰۃ سے خوشیاں خرید لے
کیوں کہ تیرا نصیب گنہ کے سفر میں ہے

نیکی کی سمت اٹھتا ہے میرا تو ہر قدم
خوش بختیِ جہاں میری شام و سحر میں ہے

یہ گھڑی محشر کی ہے، تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل اگر کوئی عمل دفتر میں ہے
ہر صبح ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کرادار میں اللہ کی برہان
قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان
(اقبال)

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ و تشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

World Tempted

Someone who is deceived by this world does not know the difference of lawful and unlawful and grabs on to everything he can put his hands on.

Don't be deceived by this world and loose it free; because its friendship with you is not at all enduring

How can you not give a little amount from your wealth- Which will be the reason for your sufferings on the judgment day- to the poor?

I have always hurried towards every good deed and have the intention to have a complete form of morality

دنیا کا عاشق۔۔۔دنیا کا مارا

جب کوئی اس دنیا سے دھوکے کھاتا ہے تو حلال وحرام کی تمیز کھو بیٹھا ہے۔ پھر جو اس کے ہاتھ لگتا ہے ہڑپ کر جاتا ہے۔ اس لئے تم اس دنیا کے دھوکے میں نہ آجانا۔ اپنے نفس کی خواہشات کو بے قابو نہ چھوڑ دینا۔

کیونکہ دنیا کی زندگی اور دوستی چندروزہ ہے۔ اس لئے تم اپنی دولت میں سے چند سکے خدا کی خوشی حاصل کرنے کے لئے غریبوں کو کیوں نہیں دیتے؟ یہی خیرات زکوۃ نہ ادا کرنا، روزِ حساب تمہارے لئے سخت مشکلات کا باعث ہوگا۔

میں نے تو اسی لئے ہر نیکی کی طرف سب سے آگے بڑھ جانے کا ارادہ کرلیا ہے۔ اس لئے اب میں مکمل روحانیت اور اعلیٰ اخلاق کا مقام حاصل کر کے ہی رہوں گا۔

تشریح

حضرت امامؑ نے انسان کی اصل کمزوری کو بتا دیا اور وہ اس دنیا کے حسن وکشش سے دھوکہ کھا کر دنیا کی زندگی کو مقصدِ زندگی بنالینا ہے۔ جس کا لازمی منطقی نتیجہ خواہشات کی رو میں بہہ کر حلال وحرام کا فرق ختم کر دینا ہے۔ پھر حوصلے، جس طرح کے ہونگے

اسکو حاصل کر لینا زندگی کی اصل کامیابی اور مقصد بن جاتا ہے۔ پھر انسان کا نفس اس کے قابو میں ہی نہیں رہتا۔ ہر ظلم اور ہر گناہ اس کے لئے روزانہ کا کھیل بن جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ بقول جوش

سرِ عرش کانپ اٹھا دلِ عصمتِ ملائک
جو میں ساتھ لے کے پہنچا حشمِ گناہگاری

کوئی کام مضبوط ارادہ کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ جب انسان مضبوط عزم کر لیتا ہے تو اس کا رخ اس دنیا سے پھر کر خداوند عالم اور آخرت کی طرف ہو جاتا ہے۔ وہ زندگی کا راز سمجھ لیتا ہے۔ خدا فرماتا ہے ''اسی دنیا سے تم آخرت کو کمالو'' (قرآن) جناب رسول خداؐ نے فرمایا دنیا آخرت کی کھیتی ہے (الحدیث) یہی دنیا کا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ہم اللہ کی رضامندی کما سکتے ہیں اور اللہ کی رضامندی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

خداوند عالم فرماتا ہے'' رضوان من اللہ اکبر'' خدا کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے۔ لمثل ھذا فلیعمل العاملون ایسی ہی عظیم چیز کے لئے کام کرنے والوں کو کام کرنا چاہئے اور انسان کی تمام کامیابیوں کا دارومدار اس کے جوشِ عمل پر ہے۔ نیکی کی زندگی گذارنے کے عزم اور پکے ارادہ پر ہے۔ خدا نے فرمایا:

''انسان کے لئے کچھ نہیں سوا اس کے کہ جس کے لئے وہ کوشش کرے'' (قرآن)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے
تو ہی نادان چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی تھا۔

(اقبال)

نظم نمبر۲۲

ظاهر الجميل المتعرى

فَمَا رَسـمٌ شَـجَانی قَد   مَحَـت آياتُ رَسـمَيهِ

سَـفُورٌ دَرَّجَـت ذَيلَينِ   فـی بَوغَـاءَ قَاعَيـهِ

هَتُوفٌ حَرجَـفٌ تَترَی   عَلَـی تَلبيـدِ ثَوبَيـهِ

وَ وَلَّاجٌ مِـنَ المُـزنِ   دَنَـا نَـوءُ سِـمَاكَيهِ

أُتـی مُثعَنجِـرَ الـوَدقِ   بِجُـودٍ فـی خَلَالَيـهِ

وَ قَـد أَحمَـدَ بَرقَـاهُ   فَـلاَ ذَمَّ لِبَرقَيـهِ

وَ قَـد جَلَّـلَ رَعـدَاهُ   فَـلاَ ذَمَّ لِرَعدَيـهِ

ثَجِيـجُ الرَّعـدِ ثَجَّـاجُ   إذَا أَرخَـی نِطَاقَيـهِ

فَأَضحَـی دَارِسـاً قَفراً   لِبَينُونَـةِ أَهلَيـهِ ۲۲

روشن خوب صورتی

لطف جو زندگی میں ملتا ہے
رب کی بس بندگی میں ملتا ہے

دل بھی اب تو نہیں جوان مرا
ہر جواں دل خوشی میں ملتا ہے

تیری ازواج خوبصورت تھیں
درد بھی تو انہیں سے ملتا ہے

کل تھے دن عیش اور عشرت کے
آج بے راہ روی سے ملتا ہے

سر سفیدی نے ڈھانپ ڈالا ہے
اب کہاں دل کسی سے ملتا ہے

اُن سے پیچھا چھڑانے لگتا ہے
دل مرا کب خوشی سے ملتا ہے

عمر تو اپنی ڈھل رہی ہے مگر
دل بھی یوں سادگی سے ملتا ہے

رات اور دن پلٹ نہیں آتے
جو بھی ہے بے کلی سے ملتا ہے

روز ہے اک نیا سبق دنیا
غم بھی اب روشنی سے ملتا ہے

The Uncovered Beautiful

(The Arab villager was challenging in Arabic fluency while reciting the following poems in the presence of Imam Pbuh. the religious divine leader amongst Shiites):

My heart is still capricious but I am no longer young and have said goodbye to my young age.

Alas! In those times when I was young I had many memorable capricious incidents

So may beautiful wives I had and how much fun it was.

But now old age has taken over my whole body from head to toe. It is extremely tiring to colour my hairs every day. I am left with no choice but to put away the capriciousness.

Passing of life has lots and lots of surprises for us in sore. which we come face to face day after day

Day and night are repetitious but every night and every day gives us new lessons which are not at all repetitious

Thereafter without wasting any time. Imam Hussein started reciting this poetry:

O you who is yearning for the pleasures of youth in his old age! And someone who is unaware of the jewel of his soul

Know this! I am not unhappy with your lost youth-which has gone by-and your lost pleasures; but I see the pearl of your soul which has changed its clothes just like a handsome person (sometimes wearing the cloth of youth and sometimes the cloth of old age) and has gathered his clothing away from dust and haze in the open fields of life

He (the pearl of your soul) is extremely melodious and the cold heavenly winds are blowing on the patches of his clothes.

Your body and soul are like a rainy cloud and the time has

come near for that cloud to pour down.

You are thirsty of reaching the maturity and the lightning that you feel inside yourself is a sign that the time to pour the rain has come near.

The time will approach when the flood of Allah's mercy will descend upon the cottage of your body and will destroy it, eventually it will free the bird of your soul from the cage of your body

The named Arab then said: Swear upon Allah that I have not seen anyone having a better dialect than Imam Hussein.

باحجاب خوبصورتی

ایک بدوی جنگلی عرب نے اپنے یہ رواں فصیح بلیغ اشعار حضرت امام حسینؑ کے سامنے پڑھے۔

''میرا دل تلون مزاج ہے۔ مگر افسوس اب میں جوان نہ رہا۔ جوانی کو خیر باد کہہ چکا۔ میری کئی خوبصورت بیویاں تھیں۔ کیا عیش و عشرت کے دن تھے۔ مگر اب بڑھاپے نے میرا سر سفیدی سے ڈھانپ لیا ہے۔ اب تلون مزاجی سے پیچھا چھڑائے بغیر کوئی چارہ کار نہیں بچا ہے۔ ڈھلتی عمر ہے۔ حیرانی ہی حیرانی ہے۔ دن رات پلٹ پلٹ کر آئے چلے جا رہے ہیں اور ہر روز مجھے نیا سبق پڑھائے چلے جا رہے ہیں۔ (ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے)

یہ اشعار سن کر حضرت امام عالیؑ مقام نے فی البدیہ اپنے یہ اشعار فرمائے ''اے وہ شخص جو بڑھاپے میں جوانی کی خوشیوں کے لئے تڑپ رہا ہے (عہد پیری شباب کی باتیں ۔ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں) جان لے کہ میں تیری کھوئی ہوئی جوانی اور روٹھے ہوئے عیش و عشرت کے دنوں کے چلے جانے سے ناخوش نہیں ہوں۔ کیونکہ میں

تیرے اندر عقل وبصیرت کے موتی چمکتے دیکھ رہا ہوں۔ جس کی وجہ سے تو نے اپنا لبادہ بدل لیا ہے۔ ایک نوجوان بہادر انسان کی طرح کھلے میدانِ حیات میں تو نے اپنے لباس سے غفلتوں کا گرد وغبار جھاڑ دیا ہے۔ اسی لئے تو کیف ومستی سے سرشار ہے۔ تیرا جسم اور نفس ایک پانی سے لدے بادل کی طرح ہے۔ نزدیک ہے کہ وہ برس پڑے۔ تجھے علم کی پیاس ہے۔ پختگی اور بلوغت تک پہنچنے کی تلاش ہے۔ اس لئے تیرے اندر وہ روشنی اور چمک دمک موجود ہے جسے تو خود محسوس کر رہا ہے۔ یہی احساسِ زیاں اس بات کی نشانی ہے کہ بارش کے برسنے کا وقت نزدیک ہے۔ جلد وہ وقت آئے گا کہ جب اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کا ریلا تیرے جسم سے ٹکرائے گا۔ جس سے تیرا جسم تو پاش پاش ہوجائے گا مگر تیرے نفس (روح) کا پرندہ تیرے جسم کے پنجرے سے آزاد ہوجائے گا۔

....

یہ اشعار سن کر وہ بدوی عرب بولا ''قسم بخدا میں نے اس سے پہلے کبھی اس جیسا فصیح و بلیغ اندازِ بیان نہیں دیکھا۔

تشریح: بڑھاپا اگرچہ ہر قسم کی تکلیف اور بے بسی کی علامت ہے لیکن اگر انسان عقل و خرد سے کام لے اور زندگی سے سبق سیکھے اور خود کو خداوند عالم کی طرف پوری طرح سے متوجہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو اس کا بڑھاپا اس کے لئے عظیم رحمت بن جاتا ہے۔ بڑھاپے کا اس سے بہتر اور کوئی استعمال ممکن نہیں۔ (دیر آید درست آید)

بڑھاپے میں جذبات ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں اور عقل تجرباتِ زندگی کی وجہ سے قوی ہوجاتی ہے۔ انسان دنیا کی زندگی کی اصل شکل دیکھ اور سمجھ سکتا ہے۔ اپنی توجہات آخرت کی طرف مبذول کر کے خدا سے لو لگا سکتا ہے۔ اس طرح اپنی جوانی کے بگڑے کام سنوار سکتا ہے۔ کیونکہ خداوند عالم نے قرآن میں وعدہ فرمایا ہے کہ ''اے

وہ لوگو! جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے (گناہ پر گناہ کر کے خود کو نقصان پہنچایا ہے) خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ خدا تمہارے سارے گناہ معاف کر دے گا (کیونکہ) وہ بڑا معاف کرنے والا بے حد رحم کرنے والا ہے'' (قرآن)

اس لئے اصل چیز بڑھاپے کا استعمال ہے۔ اگر بڑھاپے میں انسان عقل و فہم، بصیرت اور تدبر سے کام لے تو جوانی کی غلطیوں کا ازالہ کر سکتا ہے۔ ایسے اچھے اعلیٰ کام انجام دے سکتا ہے جو صرف خدا کی خوشی حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں۔ خدا کی یہ ہم پر بڑی رحمت ہے کہ اس نے فرمایا ''یقیناً اچھے کام برے کاموں کو ختم کر دیتے ہیں'' (قرآن)

جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا: گناہوں کو چھوڑ کر اپنی اصلاح کر لینے والا ایسا ہے کہ جیسے اس نے گناہ کئے ہی نہیں تھے۔ (الحدیث) شاید خدا نے بڑھاپا اسی لئے ہی دیا ہے کہ انسان اب عقل و ہوش سے کام لے کر خدا سے ملاقات کی تیاری کرے۔

گناہگار تو ایسے تھے ہم کہ بس توبہ
خدا کریم نہ ہوتا' تو مر گئے ہوتے

جب حضرت علیؑ کے بال سفید ہونا شروع ہوئے تو فرمایا ''سفید بال موت کے آنے کا پیغام ہیں'' اسلئے بڑھاپا موت کی تیاری کے لئے آخری وقت ہے۔

جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی
جو آ کے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا (میر انیسؔ)

غرض یہ کہ بڑھاپے کا بہترین استعمال۔

۱) اپنی اصلاح کرنا ۲) خدا سے معافیاں طلب کرنا

۳) بہتر سے بہتر اچھے اچھے کام صرف خدا کو راضی کرنے کیلئے انجام دینا۔

نظم نمبر ۲۳

الحکمة فی الا ختیار

فــاِن تَکــن الدُنیــا تعدُّ نفیســۃً — فَــدارُ ثَــوابِ اللہِ اَعلــی وَ اَنبَلُ

وَ اِن تَکن الاَبدانَ لِلموتِ اُنشاَتُ — فَقَتلُ اِمرءٍ بالسّیفِ فی اللہِ اَفضَلُ

وَ اِن تَکن الاَرزقُ قِســماً مُقَدراً — فَقِلۃُ حِرص المَرءُ فیالسَعی اَجمَلُ

وَ اِن تَکن الاَموالُ لِلتَرکِ جَمعُها — فَما بَالُ مَتروکٍ بِہِ المرءُ یبخَلُ ۲۳

حکمتِ انتخاب

جس کا دل امرِ مشیت کا نگہبان نہیں
اصل اور نقل کی اس شخص کو پہچان نہیں

وہ جو اشیائے زمانہ کو سمجھتا ہے گراں
قدر و قیمت کو سمجھ پائے یہ امکان نہیں

جس کو مرنے کا سلیقہ ہی نہیں ہے معلوم
اس کو پیرائے شہادت کا بھی عرفان نہیں

مالِ دنیا ہی فقط جس کی کمائی ٹھہری
ہے شمار اس کا بخیلوں میں وہ انسان نہیں

Intelligent Reason in Selections

The people who attempt to acquire the worldly properties that seem to them precious must realize what will be presented in heaven world by God shall be the more (even the most) noble and valuable.

If the bodies are to be under sovereignty of death, then to be killed in the sake of God is preferred.

If livelihood is considered being determined, seeking for properties in satisfaction not in greed is more beautiful.

If belongings are to be left behind, then what would be the cause of man not to be generous?

حکمتِ انتخاب

وہ لوگ جو دنیوی مال واسباب اس لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ وہی اصل قیمتی چیز ہے انکواحساس ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس آخرت کی نعمتیں ان سے کہیں زیادہ قیمتی،لذیذ اور عالی مرتبہ ہیں۔

اگراس جسم کومرنا ہی ہے اور جان جانی ہی ہے،تو پھراس جسم کواللہ تعالی کی راہ میں (یعنی خدا کی اطاعت میں) مرنا بہت بہتر ہے (تا کہ مرتے ہی خلعتِ شہادت مل جائے)

اگر زندگی صرف مال دولت کمانے ہی کا نام ہے تو یہ ساری کی ساری کمائی تو پیچھے چھوڑ جانی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ انسان سخی نہ ہوا اور بخیل بنا رہا؟

اگر زندگی کو مال بنانے ہی پر خرچ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے تو پھر یہ بھی سمجھ لو کہ یہ مال دولت باقی رہنے والا نہیں ہے اور اگر باقی رہ گیا تو تم اس کے لئے باقی رہنے والے نہیں ہو۔اس لئے اس مال کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں خرچ کروتا کہ تمہاری عاقبت سنور جائے۔مال کماؤ مگر مال سے دل نہ لگاؤ

تشریح

رکھے نہیں خزانے زمینوں میں گاڑ کے
آئی اجل کھڑے ہوئے دامن کو جھاڑ کے
(میر انیس)

عرفاء کا قول ہے کہ مال ضرور آنا چاہئے مگر مال کی جگہ جیب ہے مگر دل خدا سے محبت اور آخرت کی فکر کے لئے وقف ہونا چاہئے۔

خداوند عالم نے ہر انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ اپنے جسم اور توانائیوں کو صرف دنیا کی لذتوں پر خرچ کرے یا ان صلاحیتوں کو خدا کی اطاعت پر خرچ کر کے خدا کی ابدی سرمدی دائمی حقیقی نعمتیں حاصل کر لے اور خدا کو راضی کر کے "رضوان" یعنی خدا کی رضا مندی حاصل کر لے صحیح انتخاب کرنا ہی عقل کا امتحان ہے اور اس امتحان میں کامیابی ہی اصل کامیابی ہے۔

نظم نمبر ۲۴

کن کریماً

وَ کُن بَشّاً کَرِیماً ذَا انبِسَاطِ — و فِیمَن یر تَجِیک جَمیلَ رَأیِ

بَعیداً عَن سَمَاعِ الشَّرِّ سَمحاً — نَقِی الکَفِّ عَن عَیبٍ وَ ثأی

مُعیناً لِلأرَامِلِ وَ الیَتَامَی — أمِینَ الجَیبِ عَن قُربٍ وَ نَأیِ

وَصُولاً غَیرَ مُحتَشِمٍ زَکِیاً — حَمِیدَ السَّعیِ فی إنجَازِ وَأیِ

تَلَقَّ مَوَاعِظِی بِقَبُولِ صِدقٍ — تَفُز بِالأَمنِ عِندَ حُلُولِ لأیِ ۲۴

اعلیٰ ظرف بنو

اعلیٰ ظرفی کے لیے صاحبِ کردار بنو
اور پاکیزہ خیالات کا معیار بنو

تم کسی کے لیے دل سے نہ برائی چاہو
یوں زمانے کے لیے پیار ہی بس پیار بنو

گفتگو میں بھی گناہوں سے رکھو خودکو دور
اور اچھائی کے ہر وقت طلب گار بنو

اپنے دل میں بسا کے حبِ رب
عاقبت کے لیے خالق کا اعتبار بنو

دہرا معیار نہ اپناؤ زمانے میں کبھی[1]
دل سے بیواؤں یتیموں کے مدد گار بنو

[1] (مطلب ہی ہے کہ جو کچھ اپنے لئے چاہو وہی کچھ دوسروں کے لئے پسند کرو)

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ و تشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Be Magnanimous

Be magnanimous and have a good character and don't be bad to someone who has his hopes on you.

Don't be indifferent to ungraceful speeches and hideous actions and stay away from corruption

Help the widows and orphans and don't be two faced among your relatives and outsiders

Try to have more relations with others, don't get angry, don't be proud and presumptuous, do good deeds and be loyal to the promises you make

Take my advice with the bottom of your heart; so that in hard times you may have serenity.

اعلیٰ ظرف بنو

اعلیٰ ظرف ''الولعزم'' زبردست ہمت والے باکردار انسان بنو۔ پھر کسی بھی ایسے شخص سے براسلوک نہ کرو جو تم سے اچھی امید رکھتا ہو۔ بے قیمت گفتگو اور ہولناک گناہوں سے بچو اور خرابیوں کے پھیلانے سے بہت دور رہو۔

بیواؤں، یتیموں کی مدد کرو اور اپنوں اور غیروں کے لئے دہرا معیار نہ اپناؤ (یعنی جو اپنے لئے چاہو وہی دوسروں کے لئے چاہو) لوگوں سے تعلقات خوشگوار بنانے کی کوششیں کرتے رہو۔ اس مقصد کے حصول کے لئے غصہ نہ کرو۔ تکبر اور بدظنی سے دور رہو۔ بس نیک اعمال بجالانے پر دھیان دو۔ اور اپنے وعدوں کو پورا کرو۔

تشریح

اعلیٰ ظرف اور الوالعزم لوگ وہ ہوتے ہیں جو

۱۔ خدا کی اطاعت اور اس کی نافرمانی سے بچنے میں اپنی پوری قوت صرف کرتے ہیں

۲۔ کسی آدمی سے براسلوک نہیں کرتے

۳۔ فساداور خرابیوں کے پھیلانے سے بہت دور رہتے ہیں
۴۔ غریبوں محتاجوں کے کام آتے ہیں
۵۔ ہرایک کے ساتھ عدل کرتے ہیں یعنی ہرایک کا حق ادا کرتے ہیں۔کسی کا حق نہیں مارتے ۔خدا وند عالم فرماتا ہے ''عدل کرو کہ یہی تقوی سے سب سے زیادہ قریب ہے'' (قرآن)
۶۔ خوف خدا کی وجہ سے لوگوں کونہیں دباتے بلکہ ہر شخص سے انکساری کے ساتھ پیش آتے ہیں۔
۷۔ تکبر بدظنی، جھوٹ، غیبت، دل آزاری، ناانصافی سے بچتے ہیں۔
(۸) اور سب سے بڑی بات یہ کہ انکی تمام تر توجہات اور توانائیاں نیک اعمال بجا لانے اور خدا کے مقرر کیئے ہوئے فرائض کے ادا کرنے کی طرف مبذول رہتی ہیں۔
جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے ''سب سے بڑا عبادت کرنے والا انسان وہ ہے جو خدا کے مقرر کئیے ہوئے فرائض کو ادا کرتا ہے'' (الحدیث)

مومن تو فقط حکم الٰہی کا رہے پابند   تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
(اقبال)

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

ترے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہیں
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے
عبث ہے شکوہ تقدیرِ یزداں
تو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہیں ہے

نظم نمبر ۲۵

الدهر القتال اصحابه

يَا دَهرُ اُفٌّ لَکَ مِن خَلِيل　　كَم لَکَ بِالاَشراقِ والاَصِيلِ

مِن صَاحِبِ وَ طالبِ قَتِيل　　وَالدَهرُ لايَقنَعُ بِالبَدِيل

وَ كُل حَى سَالکُ سبِيل　　مَا اَقربُ الوَعدَ مِن الرَحِيل

و انّما الامرُ الى الجليل۲۵

قاتل دنیا

شرم کر دنیا کی دلدار اے قاتل دنیا
کرتی ہے خود پہ ہی تُو وار اے قاتل دنیا

زندگی کا کوئی تاوان ہی کرلیتی قبول
قتل کرنے پہ ہے تیار اے قاتل دنیا

جو یہاں آیا ہے وہ لوٹ کے جائے گا ضرور
اس حقیقت کا ہے اقرار اے قاتل دنیا

اس کو زیبا ہے ہر اک شان جو ہے ربِ جلیل
تو خطا کار ، خطا کار اے قاتل دنیا

The friend killing world

Shame to you! O mortal world - how much you begin to kill (to kill) your accompanies from morning till sunset - and no ransom you accept

Every living would come across such a concluded destination - in such a fast moving time

Yes the return would be to our Lord, the Almighty

یہ قاتل دنیا

اے فانی دنیا شرم کر۔ صبح وشام اپنے باسیوں کو قتل کرتی رہتی ہے اور کوئی تاوان بھی قبول نہیں کرتی۔ تیرا ہر لمحہ تیزی سے گذر جاتا ہے۔ ہر زندہ چیز کا یہی انجام ہے۔ جی ہاں! ہمیں بھی لوٹ کر اپنے پالنے والے حقیقی مالک کی طرف جانا ہے جو رب جلیل، بڑی شان وشوکت والا ہے۔

تشریح

حضرت علیؑ نے فرمایا ''انسان جب ایک سانس لیتا ہے تو ایک قدم اپنی قبر سے قریب ہوتا چلا جارہا ہے۔ (الحدیث)

خداوند عالم نے اس دنیا کو آنی جانی فانی پیدا کیا ہے کیونکہ یہ دنیا صرف دارِامتحان ہے۔ امتحان تھوڑے ہی عرصے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے اس امتحان کے بعد دارالجزاء ہے۔ اس لئے ہم لوٹ کر خدا کے پاس جانے والے ہیں تاکہ اپنے اعمال کی جزا پائیں۔ کیونکہ خدا نے دنیا کو دارامتحان بنایا ہے اس لئے لازمی طور پر دارالجزاء کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے فرمایا جو کچھ بھی زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے (قرآن)

اگر یہ بات واقعاً انسان سمجھ لے تو پھر زندگی کو آخرت بنانے کے لئے استعمال کرے جو اصل مقصد اور تمام کامیابیوں کا راز ہے۔ اگر یہ بات نہ سمجھی تو اس کا انجام بھیانک اور عبرتناک ہوگا۔

نظم نمبر٢٦

اقرب الشر الی الخیر

اللهُ یعلَـم أنَّ مَـا یبـدِی یزیـدُ لِغیـرِہِ
وَ بِأنَّـهُ لَـم یکتُبــ ــهُ بِخَیـرِہِ وَ بِمیـرِہِ
لَـو أنصَفَ النَّفـسَ الخَؤُو نَ لَقَصَـرَت مِـن سَـیرِہِ
وَ لَـکَانَ ذَلِـکَ مِنـهُ أدَ نَی شَـرِّہِ مِن خَیـرِہِ٢٦

خطاؤں کا زمانہ

ظلم و ستم جہاں میں شعارِ یزید ہے
انسانیت کا لفظ شکارِ یزید ہے

اللہ جانتا ہے یزیدی مزاج کو
دنیا میں جو نجس ہے نثارِ یزید ہے

انصاف کے تقاضے تو ممکن نہیں کبھی
ظالم کا اقتدار مزارِ یزید ہے

ہوگا نہ ختم معرکۂ خیروشر کبھی
شیطان ہی جہاں میں حصارِ یزید ہے

The Bad close to be fair

God knows that "Yazid" does not have the goodness that he claims he has

Even with all his efforts and enthusiasm Yazid has not acquired any goodness and grace

If he had justice and if he would have judged himself; he would have taken distance from his bad conduct and deeds

If he would have done so, he would have had at least one good quality among all these vices he has!

اردو ترجمہ

خداوند خوب جانتا ہے کہ یزید ملعون کوئی ایسی خوبی نہیں رکھتا جسکا وہ دعوے دار ہے۔ اور نہ اس نا اہل میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ ان خوبیوں اور کمالات کو اپنے اندر پیدا کر سکے۔ اگر وہ انصاف کرتا اور اپنا خود محاسبہ اور جائزہ لیتا تو وہ خود جان کر مان لیتا کہ وہ اپنے ان تمام جھوٹے دعوؤں سے بہت دور ہے۔ ان کمالات سے اس کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اگر وہ جو د اپنا محاسبہ ہی کر لیتا تو کم از کم اسمیں یہی ایک اچھی خصلت پیدا ہو جاتی۔ ان تمام خرابیوں کے ساتھ ساتھ جو اسمیں پائی جاتی ہیں۔

تشریح

جناب رسولِ خدا نے بھی یزید کی بد کرداریوں کی اطلاع دیدی تھی۔ ابو ھریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا تھا "میں ساٹھ ہجری کے خاتمے اور نوعمر لونڈوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں" (فتح الباری ۱:۲۱۶)

"اے اللہ! میں ساٹھ ہجری والے لونڈوں کی حکومت کا زمانہ نہ پاؤں" (فتح الباری ۱۲:۱۰)

نیز جناب رسولِ خدا نے یہ بھی فرمایا تھا۔ "میری امت کی بربادی قریش کے اوباش بدمعاش لونڈوں کے ہاتھوں ہوگی۔" (صحیح البخاری 1 : 509)

(مسند احمد ابن حنبل 2 : 304) (المشدرک لحاکم 4 : 526)

(المجم الصیغر للطبرانی 1 : 3351) (التاریخ الکبیر 7 : 309)

جناب رسولِ خدا نے یہ بھی فرمایا تھا کہ۔

(میرے نواسے) حسین ابنِ علی کو سن 60 ہجری میں شہید کر دیا جائے گا۔ایک بدمعاش لونڈا ان پر حملہ کرے گا۔(مسند الفردوسی اور دیلمی 5 : 7)

ایک غلط فہمی کا ازالہ | یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ یزید نے نہیں بلکہ اسکے مقرر کئے ہوئے گورنر ابنِ زیاد نے امام عالی مقام کو شہید کیا۔ کیونکہ یزید کا یہ خط تاریخ میں موجود ہے کہ اسنے مدینہ کے گورنر ولید بن عقبہ کو یہ حکم لکھا تھا۔"حسینؑ ابنِ علی عبداللہ ابن عمر اور عبداللہ بن زبیر سے میری بیعت لو۔اور جب تک وہ میری بیعت نہ کرلیں ہرگز انکو زندہ نہ چھوڑنا۔ (تاریخ الطبری 6 : 24) ۔ (تاریخ ابن اثیر 4 : 14)

(البدایہ والنہایہ 8 : 146)

پھر جب حضرت امام عالی مقامؑ کا سر یزید کے پاس لایا گیا تو یزید اپنی چھڑی سے حضرت امام حسینؑ کے دانتوں کو مارتا جاتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا جاتا تھا۔"لیت اشیاخی ببدرٍ شہدوا" اے کاش! بدر کی جنگ میں قتل ہونے والے میرے بزرگ آج دیکھتے کہ ہمنے تمہارے دوگنے شرفاء کو قتل کیا اور اسطرح بدر کی فتح کا ترازو برابر کر دیا۔کاش میں اپنے ان بزرگوں کو جو بدر کے میدان میں قتل ہوئے تھے یہ بتاتا کہ میں نے تمہارے قتل کا بدلہ لے لیا۔میں نے حسینؑ ابن علیؑ کو قتل کر کے نبی کریمؐ کے خاندان سے بدلہ لے لیا۔اصل میں بنی ہاشم نے ملک حاصل کرنے کے لئے یہ ڈھونگ رچایا تھا۔ورنہ نہ کوئی فرشتہ اترا تھا،نہ کوئی کتاب اتری تھی۔ (البدایہ والنہایہ 8 : 192)

یہ منظر دیکھ کر ایک عیسائی (روم کا سفیر) کھڑا ہوگیا۔اسنے کہا تم لوگ کسقدر نا قدرے،

ناشکرے، ظالم اور دنیا پرست ہو۔ ہمارے گرجے میں حضرت عیسیٰؑ کے گدھے کے قدموں کا ایک نشان (یا کھر) محفوظ ہے۔ ہم ہر سال اسکی زیارت اور احترام اس طرح کرتے ہیں جیسے تم مسلمان ہر سال کعبہ کی زیارت اور احترام کرتے ہو۔ مگر تم ہو کہ تم نے اپنے نبیؐ کے بیٹے کے ساتھ بہ برا سلوک کیا ہے۔ (صواعق محرقہ 199)

تفو بر تو اے چرخ دوراں تفو یزید نے سرِ حسینؑ دیکھ کر ابنِ زیاد کو بہت بڑا انعام بھیجا۔ (جب ایک سال کے اندر ہی) سب لوگ یزید کے خلاف کھڑے ہو گئے تب تو یزید، ابن زیاد پر لعنت کرنے لگا۔ مگر نہ تو اسنے ابن زیاد کو قتل حسینؑ پر معزول کیا اور نہ کوئی سزا دی۔ (البدایہ والنھایہ علامہ ابن کثیر)

اصل میں یہ جملہ کہنا اور ابن زیاد پر لعنت بھیجنا، ایک سال اہلبیت رسولؐ کو قید رکھنے کے بعد یزید نے مجبوراً کیا تھا۔ یہ اس کی منافقانہ چال تھی۔ کیونکہ لوگ اس کے مخالف ہو گئے تھے۔

مرزا غالب نے کیا خوب فرمایا۔

بہت ہے پایہ گردِ رہ حسین بلند
بقدرِ فہم ہے گر کیمیا کہیں اسکو

ہمارے درد کی یارب کہیں دوا نہ ملے
تو کیوں نہ درد کی اپنے دوا کہیں اسکو

یہ اجتہاد عجب ہے کہ ایک دشمنِ دیں!
علیؑ سے آکے لڑے اور خطا کہیں اسکو!

یزید کو تو نہ تھا اجتہاد کا پایہ
برا نہ مانئے گر ہم برا کہیں اسکو (مرزا غالبؔ)

یہ کہنا کہ یزید کو یا کسی کو برا نہیں کہنا چاہیئے قطعاً غلط ہے۔قرآن میں واضح طور پر فرمایا گیا۔"جان لو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے"

(قرآن)

قرآن میں فرعون نمرود اور تمام ظالم قوموں پر سخت لعنت ڈنکے کی چوٹ پر کی گئی ہے۔جناب رسول ؐ خدا نے ظالم کو برا کہنے کو ایمان کا معیار قرار دیا ہے۔متفقہ علیہ حدیث ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا۔"اگر کوئی شخص ظلم ہوتا ہوا دیکھے اور اسکو اپنے ہاتھ سے روک دے تو یہ ایمان کا سب سے بلند درجہ ہے۔اگر ہاتھ سے نہ روک سکے تو ظلم کو زبان سے روکے اور ظالم کو برا کہے۔یہ ایمان کا دوسرا درجہ ہے۔لیکن اگر زبان سے بھی ظلم کے خلاف کچھ نہ کہہ سکے تو کم سے کم ظلم کو دل میں برا سمجھے۔اگر اس نے یہ بھی نہ کیا تو اسکے دل میں ایمان کا کوئی ذرّہ باقی نہیں ہے"۔(الحدیث)

رہا یہ کہنا کہ کیا پتہ خدا یزید کو معاف کردے گا۔تو اگر خداوند عالم ایسا ہی معاف کرنے والا ہے، تو پھر قیامت برپا کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟اگر یزید جیسے ظالم کو بھی معاف کرنا مقصود تھا تو پھر جہنم پیدا کرنے کی ضرورت کیا تھی؟اور اگر خداوند عالم اتنا ہی معاف کرنے والا ہے کہ نواسہء رسول کو قتل کرنے والا بھی معاف کردیا جائے گا تو ہم نے کونسا اتنا بڑا گناہ کیا ہے؟ظالم کو برا بھلا ہی تو کہا تھا۔پھر خدا اس کو بھی معاف فرمادے گا۔اصل میں یہ کہنا کہ یزید کو برا نہ کہو حقیقتاً ظالم کی حمایت کرنا ہے۔

(چور کا ساتھی گرہ کٹ)

نظم نمبر ۲۷

عصر الحظایا

وَقَعنَـا فِـی الخَطَـا یـا والَبلاَیا — وَفِـی زَمَـنِ انتِقَاضٍ وَ اشـتِبَاہِ

تفَانَـی الخَیـرُ، وَالصُلَحـاءُ ذَلُّوا — و عَـزَّ بِذُلِّهِـم أَهـلُ السَّـفَاہِ

وَ بَـاءَ الآمِـرُونَ بِـکُلِّ عُـرفٍ — فَمَـا عَن مُنکَـرٍ فِی النّـاسِ نَاہِ

فَصـارَ الحُـرُّ لِلمَملُـوکِ عَبداً — فَمَـا لِلحُـرِّ مِـن قَـدرٍ وَ جَـاہِ

فَهَـذَا شُـغلُهُ طَمَـعٌ وَ جَمـعٌ — وَ هَـذا غَافِـلٌ سَـکرَانُ لاَہِ۲۷

Time of Wrongs

Our times are the times of constraint and mistakes and treason.

Goodness has become extinct and good people have been abjected and the ignorant and unwise have reached to power

Nobody invites people towards goodness and nobody stops them from vice

Freemen are of no value and have become slaves of their own slaves

Someone whose pastime is collecting wealth, is ignorant, capricious and uninformed

نظم نمبر۲۸

الموت بالعزة

أَذُلُّ الحَيـاةِ وَ ذُلُّ المَمـاتِ؟!　　وَ كُلاً اَراهُ طَعاماً وَ بيـلاً

فَـإن كانَ لابُـدَّ مِـن اِحداهُما　　فَسَيرى إلَى المَوتِ سَيراً جَميلاً۲۸

باعزت موت

غالب جو موت پر ہے وہ کردار ہے شبیرؑ
ذلت کی موت سے سدا بے زار ہے شبیرؑ

مرنے کا اختیار اگر اس کے پاس ہو
عزت کی موت ہی کا طلب گار ہے شبیرؑ

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Honorable Death

To live in abjectness and to die in degradation is something I don't like
If I would be given a choice between life and death; I will consider it better to move towards death

باعزت موت

ذلت وخواری، پستی اور ظالم کی غلامی کی کم درجہ موت مجھے ہرگز قبول نہیں۔ اگر مجھے زندگی اور موت میں سے کسی ایک کا اختیار دیا جائے تو میں باعزت موت کی طرف بڑھنا پسند کروں گا۔ (ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے)

تشریح

خداوندِعالم نے انسان کو اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو غیر خدا یا اپنی خواہشات کا غلام بن کر دنیا میں رہے اور پھر کتے کی موت مر جائے اور اگر چاہے تو خدا کی اطاعت کی زندگی اختیار کرے اور خدا کی راہ میں جان دے کہ ابدی سرمدی دائمی حقیقی عزت حاصل کرے۔

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دونیم ان کی ٹھوکر سے دریا و صحرا
سمٹ کر پہاڑ انکی ہیبت سے رائی
دوعالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی
(اقبال)

نظم نمبر۲۹
الصریع امامی

اَبی عَلیٌ وَجَدّی خَاتَمُ الرُّسُلِ وَ المُرتَضُونَ لِدینِ اللہِ مِن قَبلی

وَ اللہُ یعلَمُ وَ القُرآنُ ینطِقُہُ إنَّ الَّذی بیدی مَن لَیسَ یملِکُ لی

ما یرتَجی بِامرِءٍ لا قائِلَ عَذلاً وَ لا یزیغُ اِلی قَولٍ وَ لا عَمَلٍ

وَ لایری خائِفاً فی سِرِّہٖ وَ جَلاً وَ لا یحاذِرُ مِن ھفوٍ وَ لا زَلَلٍ

یا وَیحَ نَفسی مِمّن لَیسَ یرحَمُھا أَما لَہُ فی کِتابِ اللہِ مِن مَثَلٍ

أَمالَہُ فی حَدیثِ النّاسِ مُعتَبَرٌ مِنَ العَمالِقَۃِ العادیۃِ الاُوَلِ

یا أیھا الرَّجُلُ المَغبُونُ شیمَتُہُ انّی وَرِثتُ رَسُولَ اللہِ عَن رُسُلٍ

أَأَنتَ أَولی بِہٖ مِن آلِہٖ فَبِما تَری اِعتَلَلتَ وَمافِی الدّینِ مِن عِلَلٍ ۲۹

میرے پیش رو

بابا کا مرے نام زمانے میں علیؑ ہے
نانا جو مرا ہے وہ دو عالم کا نبیؐ ہے

شاہد وہ مرے امر کا ہے رب دو عالم
میری حیات سایۂ عصمت میں پلی ہے

ہے میری گواہی کو قرآن بھی موجود
میری کسی ظالم سے بنی تھی نہ بنی ہے

مجبور کرے مجھ کو کسی میں نہیں ہمت
آزادیٔ اظہار مجھے رب سے ملی ہے

بہکا نہیں سکتا مجھے شیطان کا رستہ
اللہ کے رستے سے مری زیست جڑی ہے

راضی بہ رضا ہوں میں غلط کار نہیں ہوں
اللہ کی مرضی ہی ارادوں میں بسی ہے

جو تخت پہ بیٹھے ہیں وہ ہیں ظلم کی منزل
اور میری گزر گاہ ہدایت کی گلی ہے

اے دشمنِ اسلام ذرا سوچ سمجھ لے
اسلام کا وارث تو حسینؑ ابنِ علیؑ ہے

The Fallen in front of Me

My father was Ali(A.S) and my grandfather was prophet of Islam (PBUH) and all the prophets were my forefathers

Allah is my witness and Quran testifies that I will not accept the unlawful regime of the caliph

They cannot force me to obey them because the speeches and actions of others will never be able to astray me form the right path

I will never be fouled or mislead into committing mistakes and nor will I be afraid of warning of others

Alas! If doesn't show compassion to my life

Are the stories of Quran not a lesson for them? Don't they learn from the quotations of people about the destiny of previous despots?

O my enemy! You will be at loss, while I will be the heir of prophet of Islam (PBUH)

How is it possible for you to be more competent than the grandson of prophet of Islam (PBUH)? While your faith and deeds are imperfect.

The problem lies in you and not in the religion of Allah.

پچھاڑا ہوا

علیؑ میرے والد گرامی تھے۔ جناب رسولِ اسلام ختمی مرتبتؐ میرے نانا تھے۔ تمام انبیاء کرامؑ میرے آباء واجداد (دادا پردادا) تھے۔ خود اللہ تعالیٰ میرا گواہ ہے اور قرآن مجید بھی میرا گواہ ہے کہ میں نے کسی غیر قانونی، غیر آئینی خلیفہ کی حکمرانی کبھی قبول نہیں کی۔ (مومن تو فقط حکمِ الٰہی کا ہے پابند)

وہ سب مل کر بھی مجھے اپنی اطاعت پر مجبور نہیں کر سکتے کیونکہ لوگوں کے اقوال و اعمال مجھے سیدھے راستے سے بہکا کر ہٹا نہیں سکتے۔ میں نہ غلط کار رہوں، نہ گمراہ کہ غلطیوں پر غلطیاں کرتا رہوں۔

کیا ان ظالم حکمرانوں کو قرآن مجید کے قصے سبق سکھانے کے لئے کافی نہیں؟ کیا وہ ظالم حکمران پچھلے مطلق العنان فرماں رواؤں، بادشاہوں کی تباہ حالیوں کو دیکھ کر بھی کچھ نہیں سیکھتے؟

اے میرے دشمن تو بے پناہ نقصان اٹھائے گا کیونکہ میں پیغمبر اسلامؐ کا حقیقی وارث ہوں۔ تجھ جیسے کے لئے پیغمبر ختمی مرتبتؐ کے نواسے پر سبقت حاصل کرنا کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟ (چہ نسبت خاک را با عالم پاک؟) جبکہ تیرا عمل اور تیرا ایمان دونوں ناقص ہیں۔ ساری کی ساری غلطیاں خامیاں تیرے ہی اندر ہیں، اسلام کی تعلیمات میں نہیں (یعنی تیری خرابیاں خود تیری اپنی نالائقی کی وجہ سے ہیں، اسلام کی تعلیمات میں کوئی خامی خرابی نہیں کیونکہ اسلام خداوندِ عالم کا بھیجا ہوا دین ہے اور خدا کی ذات بے عیب ہے۔)

تشریح

بتایا جارہا ہے کہ محمدؐ آل محمدؐ کا شمن ابدی دائمی نقصان اٹھانے والے ہیں کیونکہ محمد مصطفیؐ خدا کے سچے رسول اور محبوب ہیں اور آلِ محمدؐ ان کے حقیقی سچے وارث اور قرآن مجید کے حقیقی معلم، عملی ترجمان، دینِ خدا کے وارث و محافظ، خدا سے محبت کا معیار ہیں اسلئے محمدؐ آلِ محمدؐ سے دشمنی خدا سے دشمنی ہے اور خدا سے دشمنی کا آخری انجام ابدی دائمی حقیقی تباہی اور بربادی کے سوا کیا ہوسکتا؟ تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔

نظم نمبر۳۰

حشرات الشريرة

ذَهَبَ الَّذِينَ أُحِبُّهُم | وَ بَقِيتُ فِيمَن لاَ أُحِبُّه
فِيمَن أَرَاهُ يَسُبُّنِي | ظَهرَ المَغِيبِ وَ لاَ أَسُبُّه
يبغي فَسَادِي مَا استَطَاعَ | وَ اَمرُهُ مِمَّا أَرُبُّه
حَنقاً يَدُبُّ إِلَى الضَّرَّا | ءِوَذَاكَ مِمَّاَ لاَ أَدُبُّه
وَ يرى ذُبَابَ الشَّرَّ من | حَولي يطِنُّ وَ لاَ يذُبُّه
وَ إِذَا خَبَا وَ غرَ الصُّدُو | رِفَلاَ يزَالُ به يشِبُّه
أَفَلاَ يعِيجُ بِعَقلِهِ | أَفَلاَ يثُوبُ إِلَيهِ لُبُّه
أَفَلاَ يرَى اَنَّ فِعلَهُ | مِمَّا يسُورُ إِلَيهِ غِبُّه
حَسبِي بِرَبِّي كَافِياً | مَاأَختَشِي وَالبَغي حَسبُه
وَ لَقَلَّ مَن يبغي عَلَيـ | ـهِ فَمَا كَفَاهُ اللهُ رَبُّه ۳۰

شرارتی پتنگے

پیاروں نے تو جدائی کا تمغہ سجا لیا
اور زندگی نے مجھ کو گلے سے لگا لیا

تنہا ہوں ایسے لوگوں میں یاور نہیں کوئی
جس قوم نے ستم کو وطیرہ بنا لیا

کہتے ہیں پیٹھ پیچھے جو مجھ کو بُرا بھلا
ان کی ہر اک برائی سے خود کو بچا لیا

بربادیٔ جہاں سے وہ محفوظ ہو گیا
جس نے بھی میری فکر کا جھنڈا اٹھا لیا

غصہ دکھا کے کرتے رہے خود سے دشمنی
لوگوں نے دوستی کا مری پھل بھی کھا لیا

دشمن کو میرے سر سے ہٹاتے تو بات تھی
مجھ سے لڑیں وہ آ کے یہی فیصلہ لیا

ٹھنڈی نہ کر سکے یہ میری دشمنی کی آگ
مدھم ہوئی جو آگ تو شعلہ بڑھا لیا

احمق ہیں عقل و فہم سے کچھ واسطہ نہیں
نقصان دشمنی کا مری خود ہی پا لیا

مجھ سے تو دشمنی کے نتائج برے رہے
پوچھو ان احمقوں سے کہ کیا کچھ گنوا دیا

میرے لیے تو کافی ہے مجھ کو مرا خدا
اے دشمنِ خدا یہ بتا تو نے کیا لیا؟

Vicious Flies

The ones I loved have gone and I am here alone and friendless amongst the ones I don't love.

Amongst the ones who curse me behind my back while I never say any vice regarding them.

They are after destroying me until they can, while it is in their best interest that I be their leader.

It is out of grudge and anger that they move towards adversity and detriment while it is a method I have never learned.

You see these flies are buzzing over my head and no one is here to whisk them awayAnd every time the fire of grudge subsides and becomes silent in their hearts, they light up its flame.Why don't they heed to the comprehension of their minds? Why don't they return to the clarity of their own thoughts?

Don't you see that an uncomplimentary result is moving towards them with a great pace?

My Allah is enough for me until I care for him. He is sufficient for me and turbulence and disobedience is sufficient for them

Less is the number of people who are disobedient to God and God is not enough for them and God leaves them to their own fate.

شریر مکھیاں

میرے پیارے محبوب دوست مجھ سے جدا ہو گئے۔ میں اکیلا بے یار و مددگار رہ گیا، ان لوگوں کے درمیان جن سے مجھے کوئی محبت نہیں۔ یہ لوگ پیٹ پیچھے مجھے برا بھلا کہتے ہیں جبکہ میں کبھی ان کی برائی نہیں کرتا۔ وہ لوگ مجھے تباہ و برباد کرنیکی پوری کوششیں کر رہے ہیں جبکہ اس میں خود انکا فائدہ ہے کہ میں ان کی رہنمائی کروں، ان کو سیدھا راستہ دکھاؤں۔ مگر وہ صرف اپنے غصہ اور مجھ سے دلی دشمنی میں اندھے ہو کر خود اپنا نقصان کر رہے ہیں۔ خود اپنے اوپر مصیبت ڈھا رہے ہیں۔ مگر یہ وہ احمقانہ سبق

ہے جو میں نے کبھی نہیں سیکھا (کہ میں خود اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤں اور خدا کے مقرر کئے ہوئے رہنماؤں سے دشمنی رکھوں)

تم دیکھ رہے ہو کہ یہ مکھیاں جو میرے سر کے ارد گرد منڈلا رہی ہیں (یعنی مجھے گھیر رہی ہیں) مگر ان کے اڑانے بھگانے میں میرا کوئی مددگار نہیں۔ جیسے ہی میری دشمنی کی آگ اُن کے دلوں میں سرد پڑتی ہے، وہ اس کا شعلہ پھر سے بھڑکا لیتے ہیں۔ وہ احمق عقل وفہم سے کام کیوں نہیں لیتے؟ وہ کیوں نہیں سمجھتے کہ مجھ سے دشمنی کرنا خود اپنے آپ کو نقصان پہنچانا ہے۔

پھر وہ پاک اور صاف خیالات پر کان کیوں نہیں دھرتے؟ کیا ان کو معلوم نہیں کہ ناخوشگوار نتائج بہت تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

میرے لئے تو میرا اللہ بہت کافی ہے جب تک کہ میں اسکا فرماں بردار ہوں (وہ ہر طرح سے میرے لئے بہت کافی ہے)

رہے یہ میرے دشمن، تو ان کو خدا کی نافرمانیاں مبارک ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے سرکش نافرمان لوگ بہت ناپسند ہیں اسی لئے خدا ان کو انہیں کے حال پر چھوڑ دیا کرتا ہے۔

تشریح

خدا کا دستور ہے کہ وہ سب سے پہلے عقل وضمیر کے ذریعہ انسان کی ہدایت فرماتا ہے۔ پھر انبیاء کرامؑ، ائمہ، اطہارؑ اور اپنی کتاب کے ذریعہ ہدایت کے سامان فراہم کرتا ہے۔ پھر لوگوں کو آزماتا ہے۔ جو لوگ خدا کی ایک بات بھی نہیں سنتے ان کو بھی مہلتوں پر مہلتیں عطا فرماتا ہے۔ مختلف طریقوں سے تنبیہ فرماتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی سزائیں دیتا ہے مگر پھر بھی جب کوئی نہیں سنتا، تو پھر ایسے لوگوں کو خدا ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ پھر "ہم ان کی عقلوں پر مہر لگا دیتے ہیں اور ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دیتے ہیں" (قرآن)

تمام انبیاء کرامؑ اوران کے اولیاء آئمہ اہلبیتؑ لوگوں کے خیرخواہ ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کوخدا کی طرف بلاتے ہیں۔ دنیا کے فریب سے بچاتے ہیں۔ اس طرح نجات اور خدا کی رحمتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دشمنی کرنا اوران کوستانا اور قتل کرنا عقل کی انتہائی دشمنی ہے اوراپنی انتہائی بربادی ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ خدا کے انتہائی پسندیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ ان پرظلم کرنا خدا کی سخت ناراضگی کا سبب ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ان سے دشمنی خدااور خدا کے پیغامات وتعلیمات سے دشمنی کرنا ہے۔ خود اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنا ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کا انجام بھیانک اور عبرتناک ہے۔ بقول جوش:

انسان اسطرح اتر آئے عناد پر

لعنت خدا کی حشر تک ابن زیاد پر

نظم نمبر ۳۱

یا نفس کونی ھونا

یا نَفسُ صَبراً فَالمُنی بَعدَ العَطَشِ　　وَ أنَّ رُوحی فِی الجِهادِ مُنکَمَش

لا اَرهَبُ المَوتَ إذِ المَوتُ وَحَش　　جَدّی رَسُولُ اللهِ ما فیهِ فَحَش ۳۱

نفس مطمئن

ہر نفسِ مطمئن کا ارادہ پسند ہے
جو راہِ دلکشی ہے وہ جادہ پسند ہے

اے موت تیری پیاس کا احساس ہے مجھے
مجھ کو شہید ہونا ہی زیادہ پسند ہے

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

O! Soul be Patient

O soul! Be patient. You will reach your desires after you have been thirsty

How anxiously is my soul moving towards JIHAD?

I am not afraid of death, because martyrdom in the path of God is the desire I wish for most

I am the grandson of prophet of Allah (PBUH), whose existence was clean of any kind of vice, impurity and obscenity.

بے صبر انفس

اے میرے نفس! صبر کر۔ تو ضرور اپنی خواہشات تک پہنچے گا جب تو پیاسا ہوگا۔ میرا دل جہاد پر جانے کے لئے کس قدر تڑپ رہا ہے۔ (کیونکہ) میں موت سے بالکل نہیں ڈرتا۔ کیونکہ شہید ہونا، وہ بھی خدا کی راہ میں مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

میں جناب رسول خداؐ کا نواسہ ہوں، جو ہر عیب سے پاک تھے اور کسی قسم کی نجاست سے آلودہ نہ تھے (اس لئے مجھے انہیں کا طریقۂ زندگی پسند ہے)

تشریح

شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن

نہ مالِ غنیمت، نہ کشور کشائی (اقبال)

اہلبیت رسولؐ کی پاکیزگی کا خود قرآن نے کلمہ پڑھا ہے فرمایا ''اللہ نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ یقیناً اے اہلبیتؑ (رسول) تمکو ہر قسم کی نجاست سے دور رکھے۔ اور تمھیں ایسا پاک رکھے جو حق ہے پاک رکھنے کا۔'' (القران)

نظم نمبر ۳۲

تناسی النفس و...

فَـإنَّ سُـدُورَهُ أمسَـی غُـرُوراً وَ حَـلَّ بِـهِ مُلِمَّـاتُ الـزَّوَالِ
وَ عُـرِّی عَـن ثِیـابٍ کَانَ فیهَا وَ أُلبِـسَ بَعـدُ أثـوَابَ انتِقَـالِ
وَ بَعـدَ رُکُوبِـهِ الأفـرَاسَ تَیهـاً یهَـادی بَیـنَ أعنَـاقِ الرِّجَـالِ
إلـی قَبـرٍ یغَـادِرُ فِیـهِ فَـرداً نَـأی مِنـهُ الأقَـارِبُ والمَوَالِی
تَخَلَّـی عَـن مُوَرَّثِـهِ وَ وَلَّـی وَ لَم تُحجِبهُ مَأثَـرَةُ المَعَالِی ۳۲

خودفراموشی

راہِ حق سے اچھال دیتا ہے
تجھ کو دھوکے میں ڈال دیتا ہے

راہِ باطل پہ ڈال کر وہ تجھے
موت کی رہ پہ ڈال دیتا ہے

پہلے اتارتا ہے قیمتی پوشاک
پھر کفن تجھ پے ڈال دیتا ہے

پہلے کرتا ہے گھڑ سواری وہ
قید میں پھر اچھال دیتا ہے

کر کے قبضے میں تیرا مال اسباب
اپنے قبضے کا مال دیتا ہے

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ و تشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Oneself Forgetting

Hesitation deceived him and took him towards the wrong path and his death forereached him

The expensive clothes were taken off his body and he was made naked and then his body was covered with the shroud (kafan)

Presently in the place of riding on a horse with pride, he is riding on the shoulders of people; riding towards the resting place of his solitude and there he will be separated from his family and friends.

The positions he held in this world could not help him in retaining his land and his wealth and prevent others from taking them from him.

خودفراموشی

حق کی راہ اختیار کرنے سے ہچکچانا، حق کے راستے پر چلنے سے رکنا، انسان کو دھوکے میں ڈال دیتا ہے۔ پھر انسان غلط راستوں پر چل پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی موت سے پہلے ہی مرجاتا ہے۔ پھر آخرکار اس کا جسم کفن سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔

قیمتی کپڑے اس کے جسم سے اتار لئے جاتے ہیں۔

کل وہ بڑے فخر کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا۔ مگر آج وہ لوگوں کے کاندھوں پر سوار ہے اور اپنی اس رہنے کی جگہ لے جایا جارہا ہے جہاں وہ ہمیشہ اکیلا ہی رہے گا۔ جہاں نہ اس کے عزیز رشتہ دار ہوں گے نہ دوست احباب۔

اس نے جو دنیا میں دنیوی بلند مقام حاصل کیا تھا اور اس کا تمام مال واسباب اس کے کوئی کام نہ آسکا۔ آخرکار دوسرے لوگ اس پر قابض ہو گئے۔

تشریح

مطلب یہ ہے کہ جو لوگ حق کو قبول نہیں کرتے اور اپنی خواہشات کے پیچھے پیچھے اندھوں کی طرح بھاگتے ہیں، وہ اصل میں اپنی موت سے پہلے ہی مرجاتے ہیں۔ یعنی

اپنی فرصتِ عمل کو کھو دیتے ہیں۔ خدا نے دنیا کی زندگی کا جو وقت انکو دیا تھا، وہ اس لئے دیا تھا کہ وہ حق کو سمجھیں اور حق پر عمل کریں۔ مگر وہ اس وقت کو گنوا کر غلط راستوں پر چل پڑتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنا قیمتی وقت گنوا دیتے ہیں۔ گویا موت سے پہلے ہی مرجاتے ہیں

مردہ ہے مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفس
یوں تو کالج کا جواں زندہ نظر آتا ہے (اقبال)

پھر جب موت آجاتی ہے تو ان کے قیمتی کپڑے اور عالی شان بنگلے اور سواریاں ان سے چھین لی جاتی ہیں۔ لوگوں کے کاندھوں پر سوار ہو کر قبر میں ہمیشہ کے لئے اکیلے پھینک دیئے جاتے ہیں۔

قبر کے لئے ان کے پاس کوئی سامان نہیں ہوتا۔ قبر کا سامان تو نیک عمل ہے جو قبر کو جنت بنا دیتا ہے، وہ ان کے پاس نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی قبر میں اکیلے بے یارومددگار عذاب الٰہی میں گفتار ترستے تڑپتے رہتے ہیں

ہمیں کیا جو مرقد پہ میلے رہے
تہ خاک ہم تو اکیلے رہے

یہ انجام ان لوگوں کا ہوتا ہے جو اپنے حقیقی نفع نقصان کو بھلا دیتے ہیں۔

جو لوگ زندگی کی مہلت اور وقت کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ ایسے لوگ اپنی زندگی کا وقت غلط موں، عیاشیوں، بدمعاشیوں، غفلتوں اور گناہوں میں گنوا دیتے ہیں۔ اس لئے خالی ہاتھ اپنی قبروں میں پھینک دیئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کا انجام بے حد تکلیف دہ اور المناک ہوتا ہے۔ ان کی قبر ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے جہنم بن جاتی ہے۔ کیونکہ ان کے برے اعمال ان کی قبر میں اپنی اصلی شکل میں موجود ہوتے ہیں۔

سرِ عرش کانپ اٹھا دلِ عصمتِ ملائک
جو میں ساتھ لے کے پہنچا حشمِ گناہگاری

نظم نمبر ۳۳

مرامی المصیبة

یَا نَکَبَاتِ الدَّهرِ دُولی دُولی — وَ أَقصِری اِن شِئتِ أَو أَطِیلی

رَمَیتَنی رَمیۃً لاَ مَقیلِ — بِکُلِّ خَطبِ فَادِحٍ جَلیلِ

وَ کُلِّ غِبءٍ (عِبءٍ) أَیدِ ثَقیلِ — أَوَّلَ مَا رُزِئتُ بِالرَّسُولِ

وَ بَعدُ بِالطَّاهِرۃِ البَتُولِ — وَ الوَالِدِ البَرِّ بِنَا الوَصُولِ

وَبِالشَّقِیقِ الحَسَنِ الجَلیلِ — وَ البَیتِ ذِی التَّأوِیلِ وَالتَّنزِیلِ

وَ زَورُنَا المَعرُوفُ مِن جِبریلَ — فَمالَهُ فِی الرَّزءِ مِن عَدیلِ

مالَکَ عَنّی الیومَ مِن عُدُولِ — وَ حَسبِیَ الرَّحمنُ مِن مَنیلِ ۳۳

خاندانِ نبوت پر تیروں کی بارش

کیسا ہدف بنایا نبوت کا خاندان
تیروں کی زد پہ آیا نبوت کا خاندان

کیا کیا نہ مشکلیں پڑیں آلِ رسولؐ پر
ثابت قدم رہا ہے نبوت کا خاندان

دنیا اک امتحان ہے خلقت کے واسطے
اور کامیاب آیا نبوت کا خاندان

محبوبِ کبریاؐ سے جدا کر دیا تو کیا
لب پر نہ حرف لایا نبوت کا خاندان

پھر مادرِ گرامی کو ہم سے کیا جدا
لیکن نہ ڈگمگایا نبوت کا خاندان

والد کو اور بھائی حسنؑ کو کیا شہید
ایمان بن کے چھایا نبوت کا خاندان

جتنی بڑی بھی آئی مصیبت کو سہہ گیا
قدرت نے ہے بچایا نبوت کا خاندان

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ و تشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Shots not missing

O you the hardships of this world! Inflict harm upon us - the family of prophet- till you can; whether short term or prolonged

We have always been the aim for the arrows of difficulties and have become strong.

Our first hardship was the separation from the prophet of Allah (PBUH)

After that, the calamity of separation from my mother Fatimah Zahra(SA) came upon us

And after that was the martyrdom of my noble father Ali(AS) who was just like the connecting link of a chain for our relations with the prophet of Islam (PBUH)

And finally was the martyrdom of my brother Hassan Mojtaba(AS), who knew the secrets of revelations and descent of Quran.

But the greatest calamity and hardship for us was the time when the descents of Jebra'eel stopped.

O you the calamities of this world! We have been chosen for each other and the merciful Allah is remorseful for us in front of you.

خاندانِ نبوت پر تیروں کی بارش

اے تیرو! اے دنیا کی سختیو! تم خاندانِ رسولؐ پر خوب خوب برسو، جب تک برس سکو ہم پر برسو، چاہے کم عرصہ یا زیادہ عرصہ۔ ہم آلِ محمدؐ تو ہمیشہ ظلم کے تیروں کا ہدف رہے ہیں۔ مگر ہم ہمیشہ مشکلات پر ثابت قدم اور مضبوط بھی رہتے ہیں۔ (کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا نے دنیا کی زندگی کو امتحان لینے کے لئے بنایا ہے اور صبر کرنے کا اجر بے حساب ملتا ہے)

ہماری پہلی مصیبت جناب رسول خداؐ سے جدائی تھی۔ پھر ہماری والدۂ گرامی (جناب سیدہ فاطمہؑ) بھی ہم سے جدا ہوگئیں۔ اس کے بعد میرے والد بزرگوار کی شہادت واقع ہوئی، جو ہمارے اور رسول خداؐ کے درمیان رشتہ داری کی کڑی تھے۔

آخر میں میرے بھائی حسن مجتبیٰؑ کو شہید کردیا گیا، جو خدا کی وحی اور تعلیمات قرآن کے تمام رازوں سے واقف تھے۔

مگر ہم پر سب سے بڑی آفت یہ تھی کہ جبرئیلؑ کا آنا رک گیا۔ اے دنیا کی طاقتو! تم اور ہم ایک دوسرے ہی کے لئے بنے ہیں۔ اور اللہ رحمان و رحیم تمہارے سامنے ہمارے لئے ہماری ڈھال ہے (یعنی ہمیں بچانے والا ہے)

تشریح

گذرِ منزلِ تسلیم و رضا مشکل ہے

جنکے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے (میر انیسؔ)

خداوند عالم نے تمام انبیا کرامؑ کو صبر و امتحان کا اعلیٰ نمونہ بنایا ہے۔ آل محمدؐ کیونکہ تمام انبیا کرامؑ کے وارث ہیں اس لئے انکا امتحان سب سے سخت لیا۔ تاکہ وہ صبر و اطاعتِ الٰہی کا اعلیٰ ترین نمونہ بنکر ہمارے لئے مثالی کردار بن جائیں۔ اور ہم ان کو دیکھ کر خدا کی اطاعت اور مصائب پر صبر کر کے خدا کے مقرب ترین بن کر اعلیٰ ترین درجات حاصل کرسکیں۔

نظم نمبر ۳۴

المنان

إلـهٌ لاَ إلَـهَ لَنَـا سِـوَاهُ ‏ رَؤُوفٌ بِالبَرِيـةِ ذو امتِنَـانِ
أُوَحِّـدُهُ بِاخـلاَصٍ وَ حَمـدٍ ‏ وَ شُـكرٍ بالضَّمِيـرِ وَ بِاللِّسَـانِ
وَ أَفنَيـتُ الحَيـاةَ وَ لَـم أَصُنهَا ‏ وَ زُغـتُ إلى البَطَالَـةِ وَ التَّوانِي
وَ أَسـأَلُهُ الرِّضَاعَنِّـى فَإنِّـى ‏ ظَلَمتُ النَّفسَ فِي طَلَبِ الأَمَانِي
إلَيهِ أَتُـوبُ مِن ذَنبِـى وَ جَهلِي ‏ وَ إسـرافى وَ خَلعِـى لِلعَنَانِ۳۴

احسان کرنے والا خدا

خدا کے جیسا کوئی صاحبِ امان نہیں
جہاں میں کوئی بھی قدرت سا غیب دان نہیں

خدا ہی برتر و یکتا ہے ہر زمانے میں
خدا کے جیسا کوئی بھی تو پاسبان نہیں

وہ دل کہ شکرِ الٰہیٰ پہ برقرار رہا
جہاں میں اس کا مقابل کوئی انسان نہیں

کٹی کسی کی نہ دنیا میں بے خطا لیکن
خدا کے جیسا مگر کوئی بھی رحمان نہیں

پلٹ رہا ہوں میں دنیا کو چھوڑ کر یارب
یقیں ہے مجھ کو ترے جیسا مہربان نہیں

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Grace Owner

Our God is someone, apart from whom no one else is worthy of being divine

He is merciful and the one who showers his blessings upon us

I thank him from the bottom of my heart and testify for his oneness

I could not protect my life from sins and spent it in idleness and non-attention

Now I am requesting Allah to forgive me because I have been cruel to myself, by being after the worldly desires

Now I am returning back to Allah from my sins and overdoing and ignorance and ask for his forgiveness

اعتقادات کا بیان

ہمارے پالنے والے مالک خدا کے علاوہ کوئی صاحب احسان، مقدس، غیب دان نہیں۔ وہ خدائے رحیم ہی ہے جو ہم پر اپنی نعمتیں برساتا ہے میں دل کی گہرائیوں کے ساتھ اس کا شکر گزار ہوں اور اس کی یکتائی کی گواہی دیتا ہوں۔

میں اپنی دنیوی زندگی میں گناہوں سے نہ بچ سکا۔ نتیجتاً میں نے زندگی کو سستی اور خدا سے غفلت میں گزار دیا۔ اب میں خدائے رحیم سے معافیاں مانگتا ہوں کیونکہ گناہ کر کے میں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ خود کو نقصان پہنچایا ہے۔ دنیا کی بری خواہشات کا پیچھا کیا ہے۔ مگر اب میں گناہوں کو چھوڑ کر خدا کی اطاعت کی طرف لوٹ رہا ہوں۔ اس لئے اب میں اپنے گناہوں، غفلتوں پر خدا کی معافیاں طلب کرتا ہوں۔

تشریح

انبیاء کرامؑ اور ان کے حقیقی وارث لوگوں کی ہدایت کے لئے آتے ہیں۔ اس لئے وہ

لوگوں کے لئے مثالی تعلیمات ارشاد فرماتے ہیں۔ ان کا معافیاں طلب کرنا حقیقتاً امت کے لئے ہوتا ہے اور گناہوں کا اعتراف کرنا لوگوں کو اعتراف کرنا سکھانے کے لئے ہوتا ہے نیز یہ کہ ان کو اپنی اطاعتیں بھی خدا کی رحمتوں اور عنایتوں کے مقابلے پر بہت کم معلوم ہوتی ہیں۔ اس لئے بھی وہ خود کو خطا کار سمجھتے ہیں اور خدا سے اس کمی پر معافیاں طلب کرتے ہیں۔

جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

عقائد اسلام میں سب سے پہلا عقیدہ خدا اور اس کی یکتائی کو سمجھ کر دل سے ماننا ہے پھر یہ ماننا ہے کہ جو کچھ فائدے اور نعمتیں ہمیں ملتی ہے وہ سب کی سب خداوند عالم کی عطا سے ملتی ہیں۔ یہی حقیقی شکر ہے اس معرفت کا منطقی اور لازمی نتیجہ خدا سے محبت اور اس کی اطاعت کرنا ہے۔ مگر انسان شیطانی خیالات اور اپنی خواہشات کی رو میں بہہ کر خدا کی اطاعت کے بجائے خدا کی نافرمانیاں کرتا ہے۔ اس کا واحد علاج خدا کی طرف پلٹنا ہے، جس کو توبہ کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ انسان خدا کے سامنے دل سے شرمندہ ہو کر اپنی غلطیوں کا اقرار کرے اور پھر اپنی اصلاح کر لے۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا سے معافیاں مانگ کر اپنی اصلاح کر لیتا ہے وہ ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ تھا (الحدیث) یہ خدا کا معافیاں قبول کر لینا خدا کی ہم پر عظیم ترین رحمت ہے، ورنہ ہم ہرگز بھی خدا کے عذاب سے نہ بچ سکتے۔

گناہگار تو ایسے تھے ہم بس توبہ
خدا کریم نہ ہوتا تو مرگئے ہوتے

نظم نمبر ۳۵

مرور من عالم الفانی

تَبـارَک ذُو العُـلاَ وَ الکِبریـاءِ　　تَفَـرّدَ بالجَـلاَلِ وَ بالبَقَـاءِ
وَ سَـوَّی المَوتُ بَینَ الخَلقِ طُرّاً　　وَ کُلُّهُـم رَهَائِـنُ لِلفَنَـاءِ
وَ دُنیانَـا- وَإن مِلنَـا إلَیهَـا　　وَ طَالَ بِهَـا المَتَاع - إلی انقِضَاءِ
ألاَ إنَّ الرُّکُـونَ عَلـی غُـرُورٍ　　إلـی دَارَ الفَنَـاءِ مِـنَ الفَنَـاءِ
وَ قَاطِنُهَـا سَـرِیعُ الظَّعـنِ عَنهَا　　وَ إن کَانَ الحَرِیصُ عَلَی الثَّوَاءِ۳۵

دنیائے فانی سے کوچ

پروردگار تو ہی فقط جلوہ بار ہے
جو ہے عظیم تر وہ ترا اعتبار ہے

تُو نے تو کیا موت کو تقسیم برابر
تو ہی تو موت و زیست کا بس چارہ کار ہے

دنیا کی خواہشوں سے مبرا نہیں کوئی
حالاں کہ حکم سے ترے لیل و نہار ہے

ہم موت اور بقا کی طرف ہیں رواں دواں
اب تیرے فضل ہی پہ تو دار و مدار ہے

آنا ہے سب کو لوٹ کے تیری طرف مگر
ہم کو یقین ہے کہ تو پروردگار ہے

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Passing through Mortal World

Auspicious is the God, who is supreme in greatness and immortality. Who equally divided death among all his creations and all of them are in the pawns of doom and death.

And our world - even if we like it and take long -lasting pleasures in it- is moving towards doom.

Beware! That showing interests in this world out of its charm will end up in doom,

And the ones living in it will have to migrate from here in "Haste", even if they wanted to stay

دنیائے فانی سے کوچ

بلند و بالا، تبارک وتعالیٰ ہے خداوند عالم کی ذات وصفات، جو ہر اعتبار سے بالا و برتر، عظیم و بہتر، غیر فانی و جاودانی ہے، جس نے موت کو سب پر برابر تقسیم کر دیا ہے۔ اس لئے سب کے سب موت اور فنا کا چارہ ہیں۔

رہی یہ دنیا کی زندگی، تو اس کو ہم جتنا بھی پسند کریں اور اس میں جتنے چاہیں عیش و عشرت سے زندگی بسر کریں، بہر حال ہم موت اور فنا کی طرف رواں دواں ہیں۔

محتاط رہو، ورنہ انجام تباہی ہے۔ چاہے ہم دنیا سے کتنی ہی محبت کیوں نہ کریں۔ کیونکہ ہر اس شخص کو جو دنیا میں رہ رہا ہے ضرور خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

تشریح

کیونکہ خدا نے اس دنیا کو امتحان لینے کے لئے بنایا جس کا لازمی نتیجہ دار الجزاء ہے۔ اس لئے ہر شخص کو اس دار العمل سے دار الجزا جانا ہے تا کہ وہاں اپنے اعمال کے مطابق دائمی زندگی گذارے۔ دنیا کی محبت ہمیں دائمی ابدی زندگی نہیں دے سکتی۔ ہاں خدا اور خدا والوں کی محبت اور ان کی پیروی کی وجہ سے ہم دائمی سرمدی کامیاب زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔

وہ سلام پڑھئے حسینؑ پر کہ بہشت جس کی جزا ملے
یہ طلب، تو اپنی طرف سے ہے، یہ اُدھر سے دیکھئے کیا ملے؟
(بہادر شاہ ظفر)

جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا ''خدا محبت کرتا ہے ہر اس شخص سے جو حسینؑ سے محبت کرتا ہے (الحدیث از ترمذی شریف)

دل محبت کرنے کے لئے بنا ہے اس لئے یہ محبت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اصل کام یہ ہے کہ دل کو دنیا کی عارضی زندگی سے ہٹا کر خدا، خدا والوں اور آخرت کی محبت کی طرف لگا دیا جائے۔ پھر دنیا کی زندگی کی وقعت بہت کم ہو جاتی ہے اور آخر کار اس کی طرف رغبت بھی کم ہو جاتی ہے۔ انسان کا دل دماغ دوسری ابدی زندگی کی طرف پلٹ جانے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ پھر موت اس کے لئے شربتِ دیدار بن جاتی ہے۔

؎ ہم ہیں پیاسے شربتِ دیدار کے

یاد رکھیئے کہ ہم دنیا سے کتنا ہی دل لگائیں۔ مگر ہمیشہ دنیا میں نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ خدا نے دنیا کو امتحان ہال بنایا ہے۔ امتحان کو بہر حال ختم ہونا ہے۔ تا کہ نتیجہ سنایا اور دکھایا جا سکے اس لئے انسان کو خدا اور خدا والوں اور آخرت کی طرف توجہ کر کے اس سے دل لگانا چاہیئے۔ تا کہ وہ جلد از جلد ذہنی طور پر موت کے لئے تیار ہو کر آخرت کی تیاری میں لگ جائے۔ اور اس طرح ابدی، سرمدی حقیقی کامیابیاں حاصل کر سکے۔
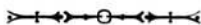
نظم نمبر۳۶

فراثات متنا ثرة

عَظیمُ هَولُهُ وَ النَّاسُ فِیهِ — حَیارَی مِثلَ مَبثُوثِ الفَرَاشِ
بِهِ تَتَغَیرُ الألوَانُ خَوفاً — وَ تَصطَکُّ الفَرائِصُ بِار تِعَاشِ
هُنَا لِکَ کُلُّ مَا قَدَّمتَ یبدُو — فَعَیبُکَ ظَاهِرُ والسِّرُّ فَاشِ
تَفَقَّد نَقصَ نَفسِکَ کُلَّ یوم — فَقَد أودی بِهَا طَلَبُ المَعَاشِ
ألا لِمَ تَبتَغِی الشَّهَوَاتِ طَوراً — وَ طَوراً تَکتَسی لِینَ الرِّیاشِ؟۳۶

بکھری تتلیاں

منظر ہے خوفناک مگر مسکرایئے
اور مثلِ تتلیوں کے ذرا جگمگایئے

خانہ بدوش بن کے بھٹکتے تھے رات دن
خوفِ خدا سے چہروں کو اپنے سجایئے

گزرا نہیں ہے وقت کہ اصلاح کیجیے
اک دوسرے کو جینے کی راہیں بتایئے

برباد ہو رہے ہیں جہاں میں گناہ سے
اب بھی ہے وقت رب کو ذرا گنگنائیے

بن جاؤ مت شکار ہوا و ہوس کا تم
عیاشیوں کے پیچھے تو بھاگے نہ جائیے

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Sparse Butterflies

The resurrection day is extremely fearsome. People will be vagrant and sporadic like moths.

With the fear of judgment day, the faces of people become pale and their body parts starts shaking.

Hence, while you have the time, resolve your flaws and shortcomings. The thought of income and wealth has corrupted and ruined your soul

Behold! Why are you oblivious to yourself? And why are you in pursuit of desires and are in pursuit of your body's welfare and comfort?

بکھری تتلیاں

قبر سے جی اٹھنا انتہائی بھیانک، خوفناک منظر ہے۔ لوگ تتلیوں اور خانہ بدوشوں کی طرح، ادھر اُدھر بھاگ رہے ہوں گے۔ خدا کی سزاؤں کے خوف کی وجہ سے ان کے چہرے زرد اور بدن لرز رہے ہوں گے۔

مگر اے انسان! ابھی بھی وقت ہے۔ اپنی کمزوریوں، غلطیوں، خامیوں پر قابو پالے۔ اپنی اصلاح کر لے۔ حالانکہ تمہارے جانوں کو مال و زر کی چاہ نے تباہ کر رکھا ہے۔ جان لو، سمجھ لو، آخر تم لوگ کیوں اپنے انجام سے غفلت برت رہے ہو؟ تم کیوں ہواؤ ہوس کا شکار بن رہے ہو؟ آخر کیوں تم جسمانی عیاشیوں کے پیچھے بھاگ رہے ہو؟

تشریح

چھوڑ یورپ کے لئے رقصِ بدن کے خم و پیچ
روح کے رقص میں ہے ضربِ کلیم الٰہی
(اقبالؔ)

قیامت کی ہولناکیوں اور تباہیوں سے بچنے کا واحد ذریعہ خدا سے اپنے تعلقات ٹھیک کرلینا ہے۔ خدا سے تعلقات صرف خدا پر دل سے ایمان لانے اور عملاً اس کی اطاعت کرنے سے ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ اگر خدا سے تعلقات ٹھیک ہو جائیں تو قیامت کی ہولناکیاں یکسر غائب ہو کر خدا کی رحمتوں نعمتوں مغفرتوں میں بدل جاتی ہیں۔
کیونکہ قیامت کا دن روزِ جزاء ہے۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے۔ اپنے اعمال کے حقیقی اور ٹھوس نتائج دیکھنے کا دن ہے۔ اس لئے جن کے اعمال اچھے ہیں وہ قیامت کے دن خوش اور خرم ہوں گے۔ فرمایا: ''جس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا، وہ من بھاتی زندگی میں ہوگا اور جس کی نیکیوں کا پلہ ہلکا پڑا وہ دہکتی بھڑکتی آگ میں ہوگا (قرآن)

خداوند عالم نے ہر چیز کا توڑ پیدا کیا ہے۔ ہمیں بھوک لگتی ہے تو طرح طرح کی غذائیں موجود ہیں۔ پیاس لگتی ہے تو ہر قسم کے مشروبات موجود ہیں تمام بیماریوں کے لئے دوائیں موجود ہیں۔ بالکل اسی طرح قیامت کی ہولناکیوں کا علاج ایمان اور نیک عمل ہیں'' خود خداوند عالم نے فرمایا'' جس شخص کو یہ خوف ہے کہ اسے اللہ سے ملاقات کرنی ہے اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ نیک عمل کا سامان تیار کرے یعنی خدا کی ایسی غلامی (اطاعت) کرے کہ جس میں کسی غیر کو شریک نہ کرے۔ (قرآن سورہ احقاف)

نظم نمبر ۳۷

یوم المهیب

وَ لَم یمرُر بِهِ یومٌ فَظِیعٌ أَشَدُّ عَلَیهِ مَن یوم الحِمَامِ
وَ یومُ الحَشرِ أَفظَعُ مِنهُ هَولاً إذَا وَقَفَ الخَلاَئِقُ بَالمَقَامِ
فَکَم مِن ظَالِمٍ یبقَی ذَلِیلاً وَ مَظلُومٍ تَشَمَّرَ لِلخِصَامِ
وَ شَخصٍ کَانَ فِی الدُّنیا فَقیراً تَبَوَّأَ مَنزِلَ النُّجبِ الکِرامِ
وَ عَفوُ اللهِ أوسَعُ کُلِّ شَیءٍ تَعَالَی اللهُ خَلاَّقُ الأنَامِ ۳۷

خوف و ہراس کا دن

آئے گی موت تم نے یہ سوچا نہیں کبھی
یومِ حساب کو بھی تو تولا نہیں کبھی

کیا سخت روز ، روزِ قیامت ہے اے بشر
حیرت ہے تیرے دل میں یہ آیا نہیں کبھی

رسوائیوں کا خوف ہے اس دن کے واسطے
پھر بھی ترے ضمیر نے ٹوکا نہیں کبھی

دنیا میں جو بھی آیا ہے جائے گا ایک دن
لیکن ستم گروں نے یہ سوچا نہیں کبھی

رحمان اور رحیم ہے ربِّ عظیم ہے
اچھائیوں سے رب نے تو روکا نہیں کبھی

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Fright Day

Have you ever heard of a day more difficult than the day of death?

The judgment day is much more difficult and frightful and defamatory than the day you die

Everyone will be judged on that day. The despots will be abjected and the aggrieved will get ready for protest and revenge.

Lot of people who were poor in this world will take a place among the noble and honourable people

But of course, Allah will be much more merciful than ever on that day; great is Allah who is the creator of every human being

خوف وہراس کا دن

کیا تم نے کبھی موت کے دن سے بھی کوئی زیادہ سخت دن کے بارے میں سوچا ہے؟

یاد رکھو کہ سزا اور جزا یعنی قیامت کے بدلے کا دن موت کے وقت سے بھی کہیں زیادہ سخت خوفناک اور رسوا کرنے والا دن ہوگا۔ کیونکہ اس دن ہر شخص کا محاسبہ ہوگا۔ ہر ظالم، جابر، حقیر و ذلیل ہوگا اور ہر مظلوم اور غمزدہ بدلہ لینے پر تلا ہوگا۔ بہت سے لوگ جو اس دنیا میں غریب و حقیر تھے وہاں باعزت و باوقار ہوں گے۔

مگر یقیناً اللہ تعالیٰ اس دن بے حد، بے پناہ، بہت زیادہ رحیم ہوگا۔ کیونکہ وہ بے حد عظیم ہے اور تمام انسانوں کا خالق و مالک ہے۔

گناہگار تو ایسے تھے ہم کہ بس توبہ
خدا کریم نہ ہوتا تو مر گئے ہوتے

نظم نمبر ۳۸

افتراق بالموت

لِکُلِّ تَفَرُّقِ الدُّنیا اجتِمَاعُ — فَمَا بَعدَ المَنُونِ مِنِ اجتِمَاعِ
فِرَاقٌ فَاصِلٌ وَ نَوَی شَطُونٌ — وَ شُغلٌ لاَ یلَبِّثُ لِلوِدَاعِ
وکُلُّ أُخُوَّةٍ لاَ بُدَّ یوماً — وَ إن طَالَ الوِصَالُ إلَی انقِطَاعِ
وَ إنَّ مَتَاعَ ذی الدُّنیا قَلیلٌ — فَمَا یجدِی القَلیلُ مِنَ المَتَاعِ
وَ صَارَ قَلِیلُهَا حَرِجاً عَسِیراً — تَشَبَّثَ بینَ أنیابِ السِّبَاعِ ۳۸

جدائی اور موت

قدرت سے زندگی کا اشارہ نہیں ملا
جو مر گیا کبھی وہ دوبارہ نہیں ملا

بس موت نے جدا کیا رنگِ حیات کو
دریائے موت کا تو کنارا نہیں ملا

سب سے جدا کیا ہے زمانے کو موت نے
مرنے کے بعد زیست کا مارا نہیں ملا

دنیا میں کم ہے فائدہ ، نقصان ہے بہت
لطفِ حیات کا کوئی چارہ نہیں ملا

خواہش کے جانور کے جو دانتوں میں پھنس گیا
اُس کو جہاں میں کوئی سہارا نہیں ملا

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Separation due to Death

In every separation there is a hope of re-association, except death; as after that there is no hope of meeting again

Death is a merciless separator which does not even give us a chance to say goodbye

Every relation eventually leads to separation. It is true that the profit of this world is very less and such less profit is of no use.

Even such less profit is hard to get as if is hanging between the teeth's of wild beasts.

جدائی اور موت

ہر جدائی میں دوبارہ ملنے کی امید ہوتی ہے سوائے موت کے۔ جس کے بعد ملنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔ موت جدا کر دینے والی بے رحم چیز ہے جو ہمیں خدا حافظ کہنے کی بھی مہلت نہیں دیتی۔ ہر رشتہ اور ہر تعلق جدائی پر ختم ہو جاتا ہے (سوا خدا اور خدا والوں سے تعلق کے)

حقیقت یہ ہے کہ دنیوی فائدے بہت کم ہیں اور وہ بھی بڑی مشکل سے حاصل ہوتے ہیں۔ پھر انسان ان فائدوں میں اس طرح پھنس جاتا ہے جیسے کوئی شکار کسی جنگلی جانور کے دانتوں میں پھنسا ہو۔

تشریح

یہ اس آدمی کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو صرف دنیا کمانے کو زندگی کا حاصل سمجھتا ہے۔ وہ دنیا سمیٹنے میں اس طرح پھنس جاتا ہے کہ اس کو پھر کسی بات کا ہوش ہی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ فرمایا: ''تم کو ہر چیز کو کثرت سے کمانے کے چکر نے بالکل مدہوش کر دیا یہاں تک کہ تم نے اپنی قبر میں آنکھ کھولی'' (قرآن)

رو میں ہے رخشِ عمر کہاں دیکھئے تھمے؟
نے ہاتھ باگ پر ہے، نہ پا ہے رکاب میں

نظم نمبر ۳۹

الارض و الموتی

نَادَيتُ سُكَّانَ القبُورِ فَأسكتُوا وَأجَابَنِي عَن صَمتِهِم تُربُ الحَصَی

قَالَت: أتَدرِی مَا فَعَلتُ بِسَاكِنِی مَزَّقتُ لَحمَهُم وَ خَرَّقتُ الكِسَا

وَ حَشَوتُ أعينَهُم تُرابا بَعدَمَا كَانَت تَأذّی بِاليَسِيرِ مِنَ القَذَا

أمَّا العِظَامُ فَإنَّنِی مَزَّقتُهَا حَتَّی تَبَاينَتِ المَفَاصِلُ وَالشَّوی

قَطَعتُ ذَا زَادٍ مِن هَذا كَذَا فَتَرَكتُهَا مِمَّا يَطُوفُ بِهَا البَلاَ ۳۹

زمین اور مردہ لوگ

اسحٰق بن ابراہیم سے روایت ہے
اک روز جو امام گئے جنت البقیع
فرمایا یہ امام نے
اے ساکنانِ قبر
تم کو پکارتا ہوں
مگر تم خموش ہو
لیکن تمہاری قبر کے ذرات اور کنکر
دیتے ہیں سب جواب ہمارے سوال کے
کہتی ہے یہ زمین کہ

مردے کے قبر میں
کپڑے، کفن، بدن کو بھی
میں پھاڑ دیتی ہوں
آنکھوں میں ریت
جسم کو تقسیم کرتی ہوں

پھر اسکی ہڈیوں کو بھی ہیں
توڑ دیتی ہوں
پھر ان کو باپ دادا کی
طرح سے قبر میں
اشکوں کے سمندر میں روتا
چھوڑ دیتی ہوں

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Land & the Dead

Eshaq Bin Ibrahim says: I was informed that Emam Hossein visited the graves of martyrs in Baqi (graveyard) and said: I called upon the inhabitants of the graves and they did not answer and stayed silent. The small particles of sand and gravels replied in their place.

The soil said: Do you know what I did with my inhabitants? I tore their flesh and their clothes (kafan) into thousands of pieces.

I filled their eyes with sand, while they used to get hurt by a small thorn in the living world.

I even tore apart their bones until their hands and feet and heads were separated from each other

Hence, this is how I separated them from this world and left them crying in a ditch with their ancestors.

زمین اور مردہ لوگ

اسحاق بن ابراہیم سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت امام حسینؑ جنت البقیع زیارتِ قبور کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا" اے قبر والو! میں تم کو پکارتا ہوں مگر تم خاموش رہتے ہو۔ جواب نہیں دیتے، تمہارے بجائے مٹی کے ذرات اور کنکر جواب دیتے ہیں۔

زمین کہتی ہے کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنے اندر رہنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں؟ میں ان کے کپڑے، کفن اور جسم پھاڑ دیتی ہوں۔ میں ان کی آنکھوں میں ریت بھر دیتی ہوں۔ ان کو ہزاروں حصوں میں تقسیم کر دیتی ہوں۔ جبکہ دنیا میں کوئی کانٹا بھی ان کو زخمی نہ کرسکتا تھا مگر میں ان کی ہڈیاں تک توڑ ڈالتی ہوں۔ یہاں تک کہ ان کے ہاتھ، پاؤں ایک دوسرے سے جدا ہوجاتے ہیں۔ آخر کار میں

ان کو دنیا اور دنیا والوں سے الگ کر دیتی ہوں۔ پھر ان کو ان کے باپ دادا کی طرح قبروں میں روتا چھوڑ دیتی ہوں۔

تشریح

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے؟

حضرت علیؑ جب قبرستان جاتے تو قبر والوں کو سلام کر کے فرماتے کہ اے قبر والو! دنیا کا حال میں تمہیں بتاتا ہوں، وہاں کا حال تم مجھے بتاؤ۔ دنیا کا حال تو یہ ہے کہ تم نے جو مال چھوڑا تھا وہ سب بٹ چکا، تم نے جو مکان بنائے تھے ان میں اب دوسرے لوگ رہ رہے ہیں، تمہاری بیویاں دوسروں کی آغوش کی زینت بن چکی ہیں۔ اب تم مجھے وہاں کا حال بتاؤ۔ پھر آپ فرماتے: ''کاش تم سن سکتے۔ یہ سب کے سب ایک ہی بات کہہ رہے ہیں ''تقویٰ'' کا سامان جمع کرو کہ یہی سب سے اچھا سامان ہے''

یعنی خدا کے مقرر کیے ہوئے فرائض کو ادا کرو اور جن چیزوں کو خدا نے حرام کیا ہے ان سے بچو۔

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل اگر کوئی عمل دفتر میں ہے
(اقبال)

نظم نمبر ۴۰

غنیء عن الخلائق

اَغـنِ عَـنِ المَخلُـوقِ بِالخَالِقِ ۔۔۔ تَسُـدُ عَلَی الـکَاذِبِ و الصَّادَقِ
وَ استَرزِقِ الرَّحمَـنَ مِن فَضلِهِ ۔۔۔ فَلَیـسَ غَیـرَ اللہ مِـن رَازِقِ
مَـن ظَـنَّ أَنَّ النَّـاسَ یغنُونَـهُ ۔۔۔ فَلَیـسَ بالرَّحمَـنِ بِالواثِـقِ
أَو ظَـنَّ أَنَّ المَـالَ مِـن کَسـبِهِ ۔۔۔ زَلَّت بِـهِ النَّعلاَنِ مِـن حَالِقِ ۴۰

مخلوقات سے بے نیاز

اللہ پر یقیں ہے اگر تم کو بے حساب
بن جاؤ گے جہان میں بندوں میں ماہتاب

محتاج نہ رہو گے کسی کے جہان میں
مانگو فقط خدا سے اگر رزق کا نصاب

آ جاؤ گے اگر کسی احمق کی بات میں
کھو بیٹھو گے جہان میں سب مال اور اسباب

لیکن خدا پہ کوئی جو ایمان نہ لائے
اس کو بچا سکے گا نہ پھر کوئی بھی جناب

No Demand from Creatures

Have complete faith in Allah and be needless from his slaves

This way you will no longer be dependent on anybody; whether he is truthful or a liar

Ask Allah for your livelihood and daily bread, because it is only him who provides human beings with their livelihood and daily bread

Someone who assumes that people make him needless, does not believe in Allah

Somebody who thinks that he himself has been able to collect all his wealth (and not with the help of Allah) is exactly like someone who thinks that it is his shoes that are preventing him from slipping and falling down from a mountain.

مخلوقات سے بے نیاز

اللہ تعالیٰ پر پورا پورا یقین ، ایمان اور بھروسہ رکھو اور خدا کے بندوں سے بے نیاز ہو جاؤ۔ پھر تم خدا کے سوا کسی سچے یا جھوٹے انسان کے محتاج نہ رہو گے۔ اپنا نان نفقہ اور ضروریات کو صرف اللہ سے مانگو کیونکہ وہی روزی دینے والا ہے اور روزانہ کی ضروریات پوری کرنے والا ہے۔

اب جو احمق یہ سمجھتا ہے کہ لوگ اس کو خدا سے بے نیاز کر دیں گے، وہ حقیقتاً خدا کو دل سے مانتا ہی نہیں ہے۔ جو احمق یہ سمجھتا ہے کہ اس نے دنیا کا مال اسباب خود اپنی طاقت کے بل پر (خدا کی مدد کے بغیر) حاصل کیا، وہ اللہ پر ایمان نہیں لایا۔ اس احمق کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ صرف اپنے جوتوں کی وجہ سے پہاڑ سے پھسلنے سے بچا ہے۔ (حالانکہ بھلا جوتے کیا کسی کو بچا سکتے ہیں)

تشریح

خدا پر ایمان لانے کی حقیقت یہ ہے کہ انسان خدا کو اپنا مالک خالق پالنے والا، روزی دینے والا، ہر بلا سے بچانے والا، ہر نفع نقصان دینے والا جانے اور پھر خدا کے سوا کسی سے کوئی توقعات نہ رکھے۔

بتوں سے تجھ کو امیدی خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟
(اقبال)

شیخ سعدی نے ایک فقیر کا قصہ لکھا ہے کہ وہ روزانہ بادشاہ کے گھر آجاتا اور وزیر سے بادشاہ سے ملنے کی درخواست کرتا۔ وزیر اس کو سمجھاتا کہ بادشاہ فقیروں سے نہیں امیروں سے ملتا ہے۔ مگر وہ وزیر سے کہتا کہ بس ایک دفعہ مجھے بادشاہ سے ملوادو کہ میں دیکھ لوں کہ بادشاہ کیسا ہوتا ہے؟ آخر کار کئی ماہ کے بعد وزیر نے بادشاہ سے کچھ وقت دلوایا۔ جیسے ہی فقیر بادشاہ کے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ بادشاہ نماز پڑھ رہا ہے۔ کچھ دیر اس کو دیکھ کر باہر نکل آیا اور واپس جانے لگا۔ وزیر نے بہت روکا اور کہا کہ بڑی منت سماجت کر کے میں نے بادشاہ سے تیرے لئے وقت لیا ہے۔ تو کیوں واپس جا رہا ہے؟ فقیر نے کہا بس میں نے دیکھ لیا یہ بادشاہ نہیں ہے یہ تو خود کسی اور سے مانگ رہا ہے۔ پھر میں اس ہی سے کیوں نہ مانگوں؟ جس سے یہ بادشاہ مانگ رہا ہے؟

ہر حال میں رہا جو ترا آسرا مجھے
مایوس کر سکا نہ ہجومِ بلا مجھے

نظم نمبر ۱۴۱

ماراد اللّٰہ

مَـا يحفَظَـا اللهُ يصَـن	مَـا يضَـع اللهُ يهَـن
مَـن يسـعِدِ اللهُ يلَـن	لَـهُ الزَّمـانُ إن خَشـن
أخِـی اعتَبِـر لاَ تَغتَـرِر	كَيفَ تَرى صَرفَ الزَّمَن
يجـزَى بِمَـا أوتِـى مِن	فِعـلِ قبيح أو حَسَـن
أفلَـحَ عَبـدٌ كُشِـفَ	الغِطـاءُ عَنـهُ فَفَطِـن
وَ قَـرَّ عَينـاً مَـن رأى	أنَّ البَـلاءَ فِی اللِسَـن
فَمَـازَ مِـن ألفَاظِـهِ	فَـی كُلِّ وَقـتٍ وَ وَزَن
وَ خَـافَ مِـن لِسَـانِهِ	عَزبـاً حَديـداً فَخَـزَن
وَ مَـن يـكُ مُعتَصِمـاً	بِـاللهِ ذِی العَـرشِ فَلَن
يضُـرُّهُ شَـیءٌ وَ مَـن	يعـدِی عَلَـیٰ اللهِ وَ مَن
مَـن يأمَـنِ اللهُ يخَـف	وَ خَائِـفُ اللهِ أمَـن
وَ مَـا لِمـا يثمِـرُهُ الـ	ـخَـوفُ مَـنَ اللهِ ثَمَن
يـا عَالِـمَ السِّـرِّ كَمَـا	يعلَـمُ حَقّـاً مَـا عَلَـن
صَلِّ علـى جَـدِّی أبِی	القَاسِـمِ ذِی النُّورِ المُبَن
أكـرَمُ مِـن حَـی وَ مَن	لُفِّـفَ مَيتاً فَـی الكَفَن
وَ امنُـن عَلَينَـا بالرِّضی	فَأنـتَ أهـلٌ لِلمِنَـن
وَ اعفِنَـا فِـی دِينِنَـا	مَـن كُلِّ خَسـرٍ وَ غَبَن
مَا خَابَ مَن خابَ كَمَن	يومـاً إلَی الدُّنيـا رَكَن
طُوبَـی لِعَبـدٍ كُشِـفَت	عَنـهُ غِيابَاتُ الوَسَـن
وَالمَوعِـدُ اللهِ وَ مَـا	يقضی بِـهِ اللهِ مَكَن۴۱

جو خدا چاہے

ہر شے سے بھی افضل رہا خالق کا ارادہ
ہر چیز پہ غالب ہوا خالق کا ارادہ

چاہے جسے غالب کرے چاہے جسے مغلوب
انصاف کا محور ہوا خالق کا ارادہ

تقدیر کو تدبیر سے بدلا نہیں ہرگز
دنیا کا مقدر ہوا خالق کا ارادہ

جب چاہے وہ جس شخص کے حالات بدل دے
بس کامل و اکمل رہا خالق کا ارادہ

نعماتِ جہاں میں کوئی عقبیٰ نہ بھلائے
ہر اک کو نصیحت ہوا خالق کا ارادہ

خلقت کے ارادے تو مکمل نہیں ہو پائے
تکمیل ارادہ ہوا خالق کا ارادہ

حاصل یہ فضیلت ہوئی محبوبِؐ خدا کو
دراصل انہیںؑ محبوب تھا خالق کا ارادہ

اتمام ہوئیں نعمتیں اللہ کی جس دن
وہ روز حقیقت میں تھا خالق کا ارادہ

اللہ سے نقصان بشر کو نہیں ملتا
تاحشر یہ رکھا گیا خالق کا ارادہ

ان کے لیے جہاں میں ہے اللہ کی نجات
جن کے دلوں میں بس گیا خالق کا ارادہ

ہر نیک عمل کی وہ جزا دیتا ہے سب کو
نیکی میں ابھرتا رہا خالق کا ارادہ

اللہ کے بندے جو جہالت میں پڑے ہیں
ان کی بھی سزا پر ہوا خالق کا ارادہ

غفلت کے جو پردوں کو ہٹاتے ہی نہیں ہیں
ان کی بھی تو آنکھوں پہ تھا خالق کا ارادہ

رہتے ہیں خبردار جو آتے ہوئے کل سے
ان کا بھی ارادہ ہوا خالق کا ارادہ

دنیا میں وہ اشخاص ہی خوش ہو کے رہیں گے
ہر کام میں زندہ رہا خالق کا ارادہ

لاتے ہیں مصیبت صدا اعمال ہمارے
اک راز محبت کا تھا خالق کا ارادہ

بندوں کے ارادوں کی حقیقت بھلا کیا تھی
ہاں اصلِ حقیقت میں تھا خالق کا ارادہ

بس خوفِ خدا دھر میں ہے ان کا اثاثہ
اک خوفِ خدا دل میں جو خالق کا ارادہ

خالق کو مرے ظاہر و باطن کی خبر ہے
ہر کام میں ، میں نے رکھا خالق کا ارادہ

وہ بھیجے ہر اک لمحہ درود آلِ نبیؐ پر
عالم میں یہ نافذ ہوا خالق کا ارادہ

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

What God Wants

God protects whatever he wants to protect and destroys whatever he doesn't want

If God wants to make someone lucky, but the times are hard on him, those hard times will be made easy

Take the advice and don't get fooled by this world. The good and the bad deeds will have rewards and penalties.

The Gods servant who puts away the curtain of negligence and ignorance from his eyes and gets aware of the unseen, will be delivered

Happy is the person who knows that every problem is the result of our tongue and keeps distance from speaking in vain

Whoever takes shelter in Almighty Allah, will not see any harm

Whoever fears Allah will be safe from every atrocity. Fear of Allah is extremely valuable

O God! Who is aware of the unapparent, to the same extent as the apparent; send regards on my grandfather Abolqasem Mohammad (PBUH). He is more dignified than every other living or dead person

Please send your consent upon us which is your most exclusive blessing. You are the master of most exclusive blessings

Save us from obliquity and loss in the path of religion, the greatest loss is the loss when someone relies on this world even for one day

Happy is the person who has put away the curtains of ignorance from his eyes and heart

God is believers' evangelic and whatever he orders will happen

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا ہے حفاظت فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے تباہ کر دیتا ہے۔ اگر وہ کسی کی قسمت جگانا چاہتا ہے تو ناسازگار حالات کو سازگار حالات میں بدل دیتا ہے۔ خدا فرماتا ہے :" یہ اچھے برے دن ہیں جو ہم لوگوں میں پھراتے رہتے ہیں"(قرآن)

اس لئے نصیحت پکڑو۔ (اللہ سے لو لگاؤ) دنیا کی نعمتوں کے ہاتھوں بے وقوف نہ بنو۔ نیک اعمال کی جزا اور برے اعمال کی سزا مل کر رہے گی (جیسی کرنی ویسی بھرنی)۔ اللہ کے وہ بندے جو جہالت اور غفلت کے پردے اپنی آنکھوں سے ہٹا لیتے ہیں تو وہ آنے والی ان دیکھی دنیا کو جان جاتے ہیں۔ وہی حقیقتاً کامیاب رہیں گے۔ ہر وہ شخص خوش رہے گا جو یہ بات جان لے گا کہ ہر مشکل ہر مصیبت خود ہمارے اپنے اعمال اور خاص کر ہماری زبان کی وجہ سے آتی ہے۔ اس لئے وہ ہر قسم کی فضول گفتگو سے پرہیز کرتا ہے۔ غرض خدا کا خوف بے حد قیمتی اثاثہ ہے، سرمایۂ حیات ہے۔

اے اللہ! جو ہر باطن سے اس طرح واقف ہے جس طرح ہر ظاہر سے واقف ہے! میرے نانا ابوالقاسم حضرت محمد مصطفیٰؐ پر اپنی خاص الخاص رحمتیں، نعمتیں اور درود نازل فرما۔ کیونکہ وہ ہر زندہ مردہ سب سے کہیں زیادہ عزت اور مرتبے والے ہیں۔ اے اللہ! ان کی وجہ سے ہم پر اپنی رضامندی کو نازل فرما (یعنی ہم سے راضی ہو جا) اور ہم پر اپنی خاص نعمتیں نازل فرما۔ کیونکہ تو ہی تمام عام خاص نعمتوں کا مالک ہے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے دین میں ٹیڑھی راہ اور ہر قسم کے نقصان سے بچانا کیونکہ سب سے بڑا نقصان یہی ہے کہ انسان ایک لمحہ کے لئے بھی اس دنیا پر یا غیر خدا پر بھروسہ کرے۔

ابدی حقیقی خوشی اس شخص کے لئے ہے جس نے اپنے دل اور نگاہ سے جہالت اور غفلت کے پردے ہٹا دیئے۔ (خدا اور آخرت کی طرف دل سے متوجہ ہو گیا) اللہ

تعالیٰ ایسے ایمانداروں کونجات دینے والا ہے اور جو وہ حکم دیتا ہے وہی ہوتا ہے (وہی ہوتا ہے جومنظور خدا ہوتا ہے)

تشریح

انسان کی کامیابی کا راز یہی ہے کہ وہ:

۱۔ عقل سے کام لے

۲۔ دنیا کی بے ثباتی اور عارضی ہونے کو سمجھے

۳۔ پھر دنیا سے دل ہٹا کر اپنا دل اور اپنی توجہات خالق حقیقی کی طرف موڑ دے

۴۔ یہ جان لے کہ ہر نفع نقصان صرف خدا کے ہاتھ میں ہے

۵۔ اللہ نے دنیا کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہر شخص اپنی تقدیر خود اپنے ہاتھ سے لکھے اور اچھے سے اچھے عمل کر کے ابدی، دائمی، حقیقی زندگی کو کامیاب بنالے۔

۶۔ اس ابدی کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر گناہ اور بدی سے خاص طور پر زبان کے غلط استعمال سے خود کو بچائے۔ اس لئے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ "خدا زبان کو جتنی سخت سزا دے گا اور کسی عضو کو نہیں دے گا (الحدیث) جان لے کہ انسان کی اصل تباہی خدا کی نافرمانی ہے اور اصل کامیابی خدا کی اطاعت ہے

۷۔ آخری بات یہ کہ انسان خدا سے دعا مانگے۔ پہلے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے اور پھر اللہ سے یہ دعا مانگے وہ ہم سے راضی ہو جائے اور ہم کو گناہوں کے ٹیڑھے راستے پر چلنے سے بچائے۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے ہمارے دلوں سے جہالت اور غفلت کے پردے ہٹا دے۔

بحق محمدؐ و آل محمدؐ (آمین ثم آمین۔ یارب العالمین)

نظم نمبر ۴۲

نعم الرب انت

يـا رَبِّ يـا رَبِّ أنـتَ مَـولاهُ　　فَارحَـم عُبَيـداً إلَيـکَ مَلجـاهُ

يـا ذَالمَعالـی عَلَيـکَ مُعتَمَدی　　طُوبـی لِمَـن کُنتَ أنـتَ مَولاهُ

طُوبـی لِمَـن کانَ خائفـاً أرَقاً　　يشـکُو إلـی ذِی الجَـلالِ بَلواهُ

وَمـا بِـهِ عِلَّـةٌ وَ لا سَـقمٌ　　أکثَـرُ مِـن حُبِّـهِ لِمَـولاهُ

إذاَ اشـتَکی بَثَّـهُ وَ غُصَّتَـهُ　　أجابَـهُ اللهُ ثُـمَّ لَبّـاهُ ۴۲

خوش ہو کہ اللہ تیرا رب ہے

یہ واقعہ بیان ہوا ابنِ شہر سے

آئے حسینؑ قبرِ خدیجہؑ پہ ایک دن

ہمراہ تب انس بن مالک بھی آئے تھے

بولے حسین ابنِ انس سے کہ چھوڑ دو

مجھ کو اکیلا قبرِ خدیجہؑ پہ اک ذرا

رو کر حسین کہتے تھے اے ربِ ذوالجلال

ہم پر تیرے سوا نہ کسی کا کرم رہے

وہ شخص خوش نصیب ہے مالک تو جس کا ہے

ڈرتا ہے جو جہان میں بس تیرے خوف سے

اللہ اس کو صدق کا رستہ دکھاتا ہے

نزدیک اس کو اپنے جہاں میں وہ لاتا ہے

Lucky Whom God is Lord

Ibn-i-shahr ashub says in his book Oyunul Majalis: Imam Hossein accompanied by Anas-Ibn-I-Malik went to the grave of Hazrat Khadijah and started crying and asked Anas to leave him alone.

Anas said: when his prayers got long, I heard him murmuring:

O Allah! You are the master of your slave; hence show your mercy everyone who does not have any shelter except you

O you the most complete! You are my sole support. Fortunate be the person whose master is you

Blessed be the person who is afraid of God and prays at night and confabulates with God. And his pains and sorrows will be treated by Allah's love and affection

Every time he complains to Allah; Allah will fulfil his wish. Every time he loses the sight of his path and cries in Allah's court; Allah will bring him closer to himself.

خوش ہو کہ اللہ تیرا رب ہے

عیون اخبار الرضاء میں ابنِ شہر آشوب لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسینؑ، صحابی رسولؐ انس ابن مالک کے ساتھ حضرت ام المومنین خدیجہؑ کی قبر کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں آہ و بکا کرنے لگے اور انس سے کہا کہ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ انس بیان کرتے ہیں کہ مجھے امام عالی مقامؑ کی دعاؤں کی آواز ہلکی ہلکی سنائی دے رہی تھی۔

''اے اللہ تو ہی اپنے بندوں کا مالک حقیقی ہے۔ اس لئے ہر ایک پر رحم فرما۔ خاص طور پر اس پر رحم فرما جس کو تیرے سوا پناہ دینے والا اور کوئی نہ ہو۔ اے اکمل ترین ذات! تو ہی میرا کل آسرا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جس کا تو پالنے والا مالک ہو۔

بابرکت ہے وہ شخص جو تیری ناراضگی سے ڈرے اور راتوں کو جاگ کر تجھ سے دعائیں مانگے اور تجھ سے چپکے چپکے باتیں کرے۔ ہر ایسے شخص کی تکلیفوں اور غموں کو خداوند عالم اپنے پیار اور محبت کی وجہ سے دھودے گا۔ ایسا انسان جب بھی خدا سے کسی تکلیف کی شکایت کرتا ہے تو خدا اس کی ہر خواہش کو پورا کر دیتا ہے۔ پھر خدا اس کو اپنا راستہ بھی دکھا کر خود اس کو اپنے نزدیک لے آتا ہے۔

تشریح

کیونکہ خدا وند عالم نے وعدہ فرمایا ہے کہ ''مجھے پکارو میں تم کو جواب دوں گا'' (قرآن) نیز خدا نے ان لوگوں کی قرآن میں تعریف فرمائی ہے ''جو سحری کے وقت خدا سے اپنے گناہوں کی معافیاں طلب کرتے ہیں'' (قرآن)

خدا ایسے شخص سے محبت کرتا ہے جو دل سے خدا کو مانتا ہے۔ اس کی ناراضگی سے ڈرتا ہے۔ راتوں کو جاگ پر اپنی غلطیوں کی معافیاں مانگتا ہے۔ خدا اس کے تمام گناہ معاف کر کے اسکی تمام دعائیں قبول فرماتا ہے۔ پھر اس کو نیک توفیقات بھی عطا فرماتا ہے اور اس طرح اس کو اپنے سے قریب کر لیتا ہے۔

کچھ ہاتھ نہیں آتا ہے بے آہِ سحر گاہی

خداوند عالم فرماتا ہے کہ ''جو ایک بالشت میرے قریب آنا چاہتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کے قریب آجاتا ہوں اور جو چل کر میرے پاس آتا ہے، میں دوڑ کر اس کے قریب آجاتا ہوں اور جو نفل عبادتوں کے ذریعے میرے قریب آتا ہے تو میں خود اس سے محبت کرتا ہوں اور اس کے وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کام کرتا ہے۔ اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے (حدیث قدسی)

نظم نمبر ۴۳

ذو خمسین سنة

أَأَقصُدُ بالمَلاَمَۃِ قَصدَ غَیری | وَ أَمرِی کُلُّهُ بَادِی الخِلاَفِ
إذَا عَاشَ امرُوزٌ خَمسِینَ عَاماً | وَ لَم یرَفِیهِ آثَارُ العَفَافِ
فَلاَ یرجَی لَهُ أَبداً رَشَادٌ | فَقَد أَردَی بِنِیتِه التَّجافِی
وَ لِمَ لاَ أَبذُلُ الإنصَافَ مِنّی | وَ أَبلُغُ طَاقَتِی فِی الإنتِصَافِ
لِی الوَیلاَتُ إن نَفَعَت عِظَاتی | سِوَای وَ لَیسَ لی إلاّ القَوَافِی ۴۳

اجتماعی سماجی مسائل

پچاس سال

کیسے کروں کسی کے گناہوں کا میں شمار
میں جانتا ہوں اس کا نہیں مجھ کو اختیار

وہ شخص جو پچاس برس کا ہے دھر میں
اور خود بھٹک رہا ہے زمانے میں بار بار

کیسے نجات کی کوئی امید اس کو ہو
جو جانتا نہیں ہے کہ ہے کیا خدا کا پیار

گمراہیوں کا اپنی وہ کر کے محاسبہ
اوڑھا ہوا ہے جس نے زمانے کا ہر غبار

بد بختیوں کا تیری تجھے یہ صلہ ملا
غیروں کو فائدہ ملا اور تجھ کو انتظار

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ و تشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Fifty Years

How should I reprimand others? When I know that my own actions are incorrect.

For someone who has reached the age of fifty years and did not get guided to the right path, there is no hope for his salvation; because he himself has taken himself towards downfall by choosing to stay away from the right path.

Why shouldn't I judge myself fairly, before judging others?

Doomed I am if my advices save others but for me they remain a bunch of rhyming words and tunes

اجتماعی سماجی مسائل

پچاس سالہ

میں بھلا دوسروں کا محاسبہ کیسے کروں؟ جبکہ مجھے اچھی طرح سے یہ معلوم ہے کہ میرے اپنے اعمال صحیح نہیں ہیں۔ بھلا ایسا آدمی جو پچاس سال کا ہو چکا ہو، اور پھر بھی سیدھے راستہ پر نہ چل سکا ہو، اس کو نجات کی کیا امید ہو سکتی ہے؟ اس لئے کہ ایسے شخص نے خود کو جان بوجھ کر گمراہیوں کے حوالے کر دیا ہے اور سیدھے راستے سے از خود منہ موڑ لیا ہے۔ اس لئے مجھے دوسروں کے بجائے خود اپنا منصفانہ، عادلانہ محاسبہ کرنا چاہئے۔

وائے میری بدبختی کہ میری نصیحتوں سے دوسرے تو فائدے اٹھائیں اور میرے لئے وہ صرف بے معنی الفاظ ہوں۔

تشریح

پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

پچاس سال کی عمر طویل تجربہ کار عمر ہوتی ہے۔ اس عمر کو پہنچنے کے بعد بھی انسان اپنی اصلاح کی فکر نہ کرے اور دوسروں کے عیب ہی تلاش کرتا پھرے۔ تو اس سے بڑی گمراہی اور حماقت کیا ہو سکتی ہے؟

حدیث میں آتا ہے کہ خدا قیامت کے دن ایک گروہ کو جنت میں جانے کا حکم دے گا اور اس گروہ کے واعظ کو جہنم میں جانے کا حکم دے گا۔ لوگ حیرت سے پوچھیں گے حضرت قبلہ وکعبہ! ہم تو آپ کی باتیں سن سن کر جنت میں جا رہے ہیں اور آپ خود جہنم میں واصل ہو رہے ہیں؟ قبلہ فرمائیں گے ہاں! میں بڑا بدنصیب تھا۔ تم کو نصیحتیں کرتا تھا مگر خود عمل نہ کرتا تھا۔ جس کا انجام آج تم نے دیکھ لیا (الحدیث)

پہلے تو آکے شیخ نے دیکھا ادھر ادھر
پھر سر جھکا کے داخل میخانہ ہوگیا

کہاں میخانے کا دروازہ غالب اور کہاں واعظ
پہ اتنا جانتے ہیں کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے

ایسے واعظین کرام اصل میں دنیا پرست ہوتے ہیں۔ یہ علماء سوء دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بناتے ہیں اس لئے دوسروں کو نصیحتیں کرتے ہیں مگر خود بے عمل بلکہ بدکردار ہوتے ہیں۔

واعظاں کاں جلوہ در محراب و ممبری کنند
چوں بہ خلوت می روند آں کارِ دیگر می کنند

خود اپنے بھی گریباں میں وہ جھانکیں
نصیحت جو ہمیں فرما رہے ہیں

حضرت امام عالی مقامؑ نے یہ تعلیم دی ہے کہ انسان خود پہلے اپنی فکر کرے، خود کو نصیحت کرے پھر دوسروں کو نصیحت کرے۔

پڑی اپنی برائیوں پہ جو نظر
تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا

نظم نمبر ۴۴

ولاء فی سبیل الله

وَ إن صَافیتَ أو خَاللتَ خلّاً　　فَفی الرَّحمنِ فَاجعَل مَن تُؤاخِی
وَ لاَ تعدِل بِتقوَی الله شیناً　　وَ دَع عَنکَ الضَّلالَه و التَّراخی
فَکَیفَ تَنالُ فی الدُّنیا سُرُوراً　　وَأیامُ الحیاۃِ إلی انسِلاخ
وَ إنَّ سُرُورَها فِیمَا عَهدنَا　　مَشُوبٌ بِالبُکاءِ وَ بِالصُّرَاخ
فَقَد عَمِی ابنُ آدمَ لا یرَاهَا　　عَمًی أفضَی إلَی صَمَمِ الصِّماخِ ۴۴

اللہ کی رضا کے حصول کے لیے

جنھیں عزیز بہت اپنی خیر خواہی ہے
سمجھ لیں اتنا خدا ہی کی بادشاہی ہے

اچھے تعلقات بناؤ خدا کے ساتھ
تم کو اگر عزیز بہت کامیابی ہے

ہو کر گنہ سے دور رہو کجروی سے دور
اعمال ہی تمہارے تمہاری گواہی ہے

جانا ہے تم کو چھوڑ کے دنیا کو ایک دن
نہ کج کلاہ رہے نہ کوئی کجکلاہی ہے

دنیا کو جو خرید لے اندھا ہے ایسا شخص
دنیا میں چاہِ آخرت ہی بادشاہی ہے

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Enthusiasm for sake of God

If you make a promise of brotherhood and friendship with someone; adjust your relation with him in accordance with God's consent. Don't give importance to anything other than gratification. Keep yourself away from obliquity and sins.

I am wondering, how can you expect happiness from this world? When you know that your life is going to end.

As far as I remember, worldly happiness is always mixed with cries and pains

Human being is really blind not to see the transient nature of this world and this blindness has also made his heart turn a deaf ear

اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے لوگوں سے دوستی کرنا

اگر تم کسی سے دوستی اور بھائی چارے کا عہد و پیماں کرو تو اس لئے کرو کہ خدا اس عمل سے راضی خوش ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے اچھے تعلقات قائم رکھو اور اس کے ساتھ بہتر سے بہتر سلوک کرو اور اپنے آپ کو کجروی اور گناہوں سے دور رکھو۔

مجھے حیرت ہے کہ تم لوگ کیسے دنیا سے خوشیوں کی توقعات رکھتے ہو؟ جبکہ تم کو خوب اچھی طرح سے یہ معلوم ہے کہ تم کو دنیا چھوڑ کر چلے جانا ہے۔ میرا تجربہ تو یہ ہے کہ دنیا کی خوشیوں میں ہمیشہ غم کی آمیزش ہوا کرتی ہے۔

تشریح

(ہم تبسم میں نہاں اشکِ رواں دیکھتے ہیں)

قیدِ حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں

موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں)

غالبؔ

اصل میں ایسا انسان یقیناً نابینا ہے۔اس لئے اس کو دنیا کی بے ثباتی نظر ہی نہیں آتی اور اس کے اس اندھے پن نے اس کا دل ودماغ بالکل اندھا بہرا کر دیا ہے۔

خداوند عالم فرماتا ہے ''ان کے دل و دماغ ہیں مگر وہ غور وفکر نہیں کرتے۔ان کی آنکھیں ہیں مگر وہ نہیں دیکھتے۔انکے کان ہیں مگر وہ سنتے نہیں۔وہ چوپائے ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں (القرآن)

جو شخص دنیا کی بے ثباتی پر غور ہی نہیں کرتا اس کا دل ودماغ آخر کار اندھا ہو جاتا ہے۔ پھر وہ دنیا میں اس طرح کھو جاتا ہے کہ اسے آخرت اور خدا کی یاد کبھی نہیں آتی۔انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی عاقبت خود تباہ کر دیتا ہے۔

فرمایا ''تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو جبکہ آخرت کی دوسری زندگی اس سے کہیں بہتر اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ہے (قرآن)

کھویا نہ جا صنم کدۂ کائنات میں
محفل گداز گرمئ محفل نہ کر قبول

(اقبال)

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

(اقبال)

اگر شایاں نیم تیغِ علیؑ را
نگاہم وہ چوں شمشیرِ علیؑ تیز

(اقبال)

نظم نمبر۴۵

تسامح بالناس

إذَا جَــادَتِ الدُّنیا عَلَیکَ فَجُدبِهَا — عَلَی النَّاسِ طُــرّاً قَبلَ أَن تَتَفَلَّتِ

فَلاَ الجُودُ یفنِیهَــا إذَا هِی أَقبَلَت — وَلاَ البُخــلُ یبقِیهَــا إذَا مَا تَوَلَّت

فَمَــا لَکَ غَیــر تَقــوی اللهِ حِرزٌ — ولاوزرٌ وَ ما لَکَ مِن غِساثٌ ۴۵

لوگوں پہ رحم

ہم نے سنا بیان یہ
عبدالرحمٰن سلمی کا
تعلیم اس کے بیٹے کو
دی ہے امامؑ نے
بیٹے نے اس کے
سورۂ الحمد جب پڑھی
دینار اک ہزار
دیئے تب حسینؑ نے
پوچھا کسی نے آپ سے
اتنا معاوضہ؟

بولے حسینؑ کس میں ہے دم
دے معاوضہ، وہ بھی
جہاں میں سورۂ الحمد کا بھلا
اک شعر پڑھ کے بولے
امام حسینؑ یہ :-

احسان گر کبھی کرے دنیا تو اے بشر
لوٹا دے تو زمانے کو وہ تحفہ جان کر

قبل اس کے تیرے ہاتھ سے دنیا نکل نہ جائے
اس کو یہیں پہ چھوڑ نہ کر اس کو ہم سفر

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ و تشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Be Merciful to People

It is said that Abdul Rahman Salmi taught surah-i-hamd to Imam Hossein's son and as he recited for his father; Imam Hussein gifted a thousand dinars and a thousand robes and presented a large amount of jewels to him,

When somebody asked him about the reason for showing so much gratitude, he said: how can my gratitude be equal to this kind of recitation of surah-i-hamd? And recited these couplets:

When the world shows you a gratitude which is in favour of you; you should gift it to the people as soon as possible, before it slips away suddenly from your hands

Not your gratitude will destroy the wealth, nor can your misery keep

لوگوں پر رحم

سنا ہے کہ عبدالرحمٰن سلمٰی نے حضرت امام عالی مقامؑ کے ایک صاحبزادے کو سورۂ حمد کی تعلیم دی۔ جب اس نے حضرت امام عالی مقامؑ کے سامنے سورۂ حمد کی تلاوت کی تو حضرت امام عالی مقامؑ نے عبدالرحمٰن کو ایک ہزار دینار عطا فرمائے۔ کسی نے اس عظیم حسن سلوک کی وجہ پوچھی تو حضرت اما عالی مقامؑ نے فرمایا ''میرا یہ احسان سورۂ فاتحہ کی تعلیم دینے کا معاوضہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا'' اس کے بعد حضرت عالی مقامؑ نے یہ اشعار ارشاد فرمائے

جب دنیا تجھ پر احسان کرے تو تو اس مال کو لوگوں کو تحفے میں دے دے۔ اس سے پہلے کہ دنیا اچانک تیرے ہاتھ سے نکل جائے کیونکہ تیری عطا تیری دولت کو کم نہیں کرے گی اور نہ ہی دنیا کی دولت تیری مصیبت میں باقی رہ کر تیرے کچھ کام آئے گی۔

(صرف وہی دولت کام آئے گی جو راہِ خدا میں دے دی جائے گی)

تشریح

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ مجھے موت سے کیوں بہت ڈر لگتا ہے؟ امام نے فرمایا تیرا اتنا عالی شان مکان موجود ہے مگر کیا تو نے کچھ مال اپنی آنے والی دوسری زندگی کے لئے بھی بھیجا ہے؟ اس نے کہا نہیں بھیجا۔ فرمایا تجھے موت سے اسی لئے ڈر لگتا ہے کہ تو نے اپنی دنیا کی زندگی کو تو خوب بنا سجا لیا ہے اور آخرت کے لئے کچھ نہیں بھیجا۔ اس لئے تو موت کے تصور سے کانپ کانپ جاتا ہے (الحدیث)۔

خداوند عالم نے فرمایا کہ "جو کچھ خدا نے تم کو دنیا میں دیا ہے اس سے اپنی آخرت بناؤ" (قرآن)

جب انسان خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو دوسروں کو دیتا ہے۔ تو وہ خدا کا حقیقی عملی شکر ادا کرتا ہے۔ خدا نے فرمایا "اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور بہ ضرور تمہاری نعمتوں میں اضافہ کروں گا"۔ (قرآن)

اس لئے خدا اسکو اور مالِ دنیا عطا فرماتا ہے اور آخرت کیلئے خرچ کرنے کی مزید توفیق بھی عطا فرماتا ہے۔ اس طرح وہ جس قدر مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتا جاتا ہے اور زیادہ دولتمند ہوتا جاتا ہے اور اس کی توفیق میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اس طرح وہ خدا کی رحمتوں کا مظہر بن جاتا ہے۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ۔ (اقبال)

نظم نمبر ۴۶

فقر الی اللہ

إذَا مَـا عَضَّـکَ الدَّهـرُ فَـلاَ تجنح إلَـى خَلقِ
وَ لاَ تَسـأَل سِـوَى اللهِ تَعَالَـى قَاسِـمِ الـرِّزقِ
فَلَـو عِشـتَ وَ طَوَّفـتَ مِنَ الغَربِ إلَى الشَّـرقِ
لَمَـا صَادَفـتَ مَـن یقد ر أن یسعَدَ أَو یشقى ۴۶

مانگو فقط اللہ سے

مانگو کسی سے بھیک نہ کچھ التجا کرو
اللہ کے سوا نہ کسی سے دعا کرو

دیتا ہے نان ، نفقہ تمہیں بس خدائے پاک
مانگو فقط خدا سے' اسی سے وفا کرو

کرنا پڑے سفر جو کبھی شرق و غرب کا
اللہ کی رضا کے لیے بس کیا کرو

خوش قسمتی یہی ہے کرو ذکر خدا کا
لے کر عطا خدا سے جہاں کو عطا کرو

Asking from God Only

Every time you face hard times in life, don't supplicate in front of others because it is Allah who provides your livelihood and daily bread (not them)

If you remain alive and travel to the far most places of the east and west of this world, you won't be able to find anybody who could make you fortunate or unfortunate; except Allah.

مانگو فقط اللہ سے

مصیبت کے وقت خدا کے سوا کسی سے التجا نہ کرو۔ کیونکہ تمہارا نان نفقہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

اگر تم زندہ رہو اور تمہیں مشرق و مغرب کا سفر کرنا پڑے تو تم خدا کے سوا کوئی نہ پاؤ گے جو تمہیں خوش قسمت یا بدقسمت بنا سکے (خوش قسمتی بدقسمتی صرف اور صرف اللہ کے عطا کرنے یا عطا نہ فرمانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

تشریح

داغؔ کو کون دینے والا تھا
اے خدا جو دیا دیا تو نے
جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

خدا فرماتا ہے "خدا جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے (قرآن)
اس لئے ہمیں صرف خدا سے تمام توقعات رکھنی چاہئیں۔

بتوں سے تجھ کو امیدی خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے ؟
(اقبال)

نظم نمبر ۴۷

قمر المنیر

إذااستَنصَرَ المرءُ إمرءاً لایدَی لَهُ — فَناصِرُهُ والخاذِلُونَ سَواءُ
أَنا ابنُ الَّذی قَد تعلَمُونَ مَکَانَهُ — وَ لَیسَ عَلَی الحَقِّ المُبینِ طَخاءُ
أَلَیسَ رَسُولُ اللہ جَدِّی و والِدِی — أَنا البَدرُ إن خَلاَ النُّجُومَ خفاءُ
أَلَم ینزِلِ القُرآنُ خَلفَ بُیوتِنا — صَباحاً وَ مِن بَعدِ الصَّباحِ مَساءاً
ینازِعُنی وَاللہ بَینی وَ بَینَهُ — یزیدُ وَلَیسَ الأَمرُ حَیثُ یشَآءُ فَیا
نُصَحاءَ اللہ أَنتُم وُلاَتُهُ — وَ أَنتُم عَلَی أدیانِهِ أُمَناءُ
بِأیِّ کِتابٍ أَم بِأیةِ سُنَّةٍ — تَناوَلَها عَن أهلِها البُعَداءُ ۴۷

ماہِ منیر

نااہل کی مدد کو اگر کہہ دیں نیک ہے
پھر دینے والا مانگنے والا بھی ایک ہے

سب جانتے ہیں ایسے بہادر کا ہوں پسر
اللہ اور نبیؐ کی نگاہوں میں معتبر

کہیے انھیں بھی دھر کی سچائیوں کا نور
کیسے چھپا سکے کوئی دانائیوں کا نور

کس کو خبر نہیں کہ ہیں نانا مرے نبیؐ
جن سے ملی جہاں کے مقدر کو روشنی

چھپ جاؤں پھر بھی چاند ہوں قرآں کی روشنی
پھیلی رہے گی میرے ستاروں کی روشنی

سارے جہاں میں میرے گھرانے کی شان ہے
سب کو خبر ہے گھر کا ہمارے قرآن ہے

باطل مٹے گا جرأتِ تردید چاہیے
پھیلے گا حق حسینؑ کی تقلید چاہیے

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

Bright Moon

Each time someone asks for help from an incapable person; the helper and the abandoner will both be equivalent

I am the son of a chivalrous man whose stature near God and his prophet you all know about and no dark clouds are upon the truth which is apparent.

Is prophet not my grandfather and my ancestor?

I am the same luminous moon, who abandons the stars if he hides.

Did Quran not used to be revealed upon our house, in the morning and in the afternoon and at night?

Even if Allah is the overseer between me and Yazid, he (yazid) is doing struggle and tussle with me for guardianship and things are not how he wants them to be.

So you! Mentors of the lord: it is you who are his rulers

According to which one of the heavenly books and which one of their traditions, did they take it from its rightful owner?

اپنی اور اپنے اہلبیت کی شان میں

ماہِ منیر

جب بھی کوئی کسی نااہل سے مدد مانگتا ہے، مدد دینے والا اور مدد لینے والا دونوں برابر ہوجاتے ہیں۔ میں ایسے بہادر انسان کا بیٹا ہوں جسکی قدر و منزلت اللہ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک کتنی عظیم ہے، اسے تم خود سب کے سب جانتے ہو۔ یہ ایسی سچی حقیقت ہے کہ جسے کوئی چیز چھپا نہیں سکتی۔

کیا حضرت رسول خداؐ (ختمی مرتبتؐ) میرے نانا اور جدِ اعلیٰ نہیں ہیں؟ میں تو ایسا چمکتا دمکتا چاند ہوں کہ اگر میں چھپ جاؤں تو تارے روشن ہوجائیں۔

ہم روشن ہو جائیں تو تارے ماند پڑ جائیں

کیا قرآن پاک دن رات، صبح وشام ہمارے گھر میں نہیں اترا؟

خود اللہ تعالیٰ میرے اور یزید کے درمیان فیصلہ کرنے والا نگراں اور گواہ ہے۔

وہ یزید (ملعون) مجھسے جھگڑا اور فساد کر رہا ہے تا کہ وہ میرا سرپرست نگہبان اور حاکم بن بیٹھے، جب کہ صورتِ حال تو یہ ہے کہ وہ جو چاہ رہا ہے وہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ (یعنی اس کی یہ خواہشات کبھی پوری نہ ہوں گی) پس اے ناصحانِ خدا! اے خدا کے مقرر کئے ہوئے، لوگوں کی خیر خواہی کرنے والے لوگو (مراد ائمہ اہلبیتؑ) اصل میں تو آپ لوگ اس (یزید ملعون) پر حاکم ہیں۔ خدا کے کس کلام یا رسولؐ کی کس حدیث مبارک یا فرمان کے تحت وہ لوگ خلافتِ رسولؐ کو اس کے اصل حقداروں سے چھین سکتے ہیں؟

تشریح

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تاریخ کی بدقسمتی ہے کہ یزید جیسا ذلیل، فاسق و فاجر نااہل خلافتِ رسولؐ کا دعویدار ہو اور حسین ابن علیؑ جیسے عظیم علم و عمل کے مالک انسان کو مجبور کرے کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ بقول فردوسی

کہ تختِ کیاں را کنند آرزو
تفو بر تو اے چرخِ گرداں تفو

یہ تاریخ کا سب سے بڑا المیہ ہے کہ ذلیل اور کمینے حکومت پر قبضہ کرلیں، خلافت الٰہی اور خلافتِ رسولؐ کا دعویٰ کریں اور آئمہ آلِ محمدؐ سے بیعت طلب کریں۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ بدمعاش لوگ ہر قسم کے ناجائز حربے استعمال کرتے ہیں۔ حلال حرام میں کوئی تمیز نہیں کرتے۔ اس لئے بدکردار سرداروں کو خرید لیتے ہیں جوان کے ساتھی بن جاتے ہیں پھر مال اور ظلم کے زور پر وہ لوگوں کو اپنا غلام بنا لیتے ہیں۔
عظیم مغربی مورخ ہٹی نے لکھا کہ ''بنوامیہ نے مال کے زور پر حضرت حسینؑ کو شہید کیا'' بیت المال کو اپنے باپ کا مال سمجھ کر رشوتوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور فوجیں تیار کر کے شرفا پر حکمرانی کے خواب دیکھتے ہیں۔ اس کا علاج جذبۂ جہاد ہے۔ ظلم کے خلاف عوام کا اتحاد ہے۔ اگر عوام ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں تو ظالم کے ہاتھ کاٹ سکتے ہیں۔ ورنہ عوام کو ان ظالم حکمرانوں کی غلامی اور اطاعت کرنی پڑتی ہے۔

تان کر سینے کو جو میداں میں آسکتا نہیں
وہ حسینؑ ابن علیؑ کا نام لے سکتا نہیں (جوش)

یارب مجھے اس دیس میں پیدا کیا تو نے
جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضا مند

یورپ کی غلامی پر رضامند ہوا تو
مجھکو تو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں

تیرے دریا میں طوفاں کیوں نہیں ہیں
خودی تیری مسلماں کیوں نہیں ہے

عبث ہے شکوہ تقدیرِ یزداں
تو خود تقدیرِ یزداں کیوں نہی ہے

نظم نمبر ۴۸

أليست فاطمة امي ؟!

تَعَدَّيتم يا شَرَّ قوم ببغيكم ... وَ خالَفتُم دينَ النَّبی مُحمَّد

أما كانَ خَير الرُّسل أوصاكُم بنا؟ ... أما نَحُن مِن نَسل النَّبی المُسَدَّد؟

أما كانَتِ الزَّهراءُ أُمی وَيلَكُم؟ ... أما كانَ مِن خَيرِ البَريهِ أحمَد؟

لُعِنتُم و أُخزيتُم بِما قَد جَنَيتُم ... فَسَوفَ تُلاقوا حَرَّ نارٍ تَوَقَّدُ۴۸

کیا فاطمہ زہراؑ میری ماں نہیں ؟

جو لوگ کہ یزید امیہ کے لوگ ہیں
وہ لوگ بدترین زمانہ کے لوگ ہیں

قابض ہوئے ہیں حق کی خلافت پہ مال سے
بھر ڈالا ہے زمانے کو ظلمت کے جال سے

اللہ نے بڑھائی زمانے میں عز و شان
ہے خاندان میرا نبوت کا خاندان

ماں فاطمہؑ ہیں عصمتِ عالم کا تاج ہیں
ہیں انبیاءؑ کا فخر محمدؐ مزاج ہیں

Is not Fatima my Mother?

You the worst of people! You have abused (my rights) and begun to resist the Mohammad's religion.

We, as the only offspring of the most excellent prophet of God, were not we recommended and approved by him?

What a disgrace you've done! Is not Fatima salam upon her (suh) my mother, the only daughter of the best of humankind?

Damn to you and shame! You'll get soon punishment, fire of hell for what you've done.

کیا حضرت فاطمہؑ میری ماں نہیں؟

تم لوگ (بنوامیہ اوران کے پیروکار) بدترین لوگ ہو۔تم نے میرے حق (خلافت) پر ناجائز قبضہ جمالیا ہے۔اس طرح دین خدا ورسولؐ کا حلیہ بگاڑ دیا۔صرف ہم (آئمہ اہل بیت) اللہ کے عظیم نبی آخرؐ کے وصی اور جانشین ہیں۔کیا ہم اس (نبی خداؐ) کے چنیدہ پسندیدہ،توثیق شدہ اورتصدیق شدہ نہیں؟ تم لوگ کس قدر بے حرمتی کے مرتکب ہوئے ہو؟ کیا حضرت فاطمہ زہراؑ میری ماں نہیں ہیں؟ وہ تو کائنات عالم کے بہترین شخصؐ کی صاحبزادی ہیں۔

بربادی اور شرمناک انجام تمہارا مقدر رہو۔تم بہت جلد سزا پاؤ گے اور تم نے جو ظلم وستم کیا ہے اس ہی وجہ سے جہنم کا کندن اور ایندھن بنو گے۔

تشریح

خداوند عالم فرماتا ہے ''بہت جلد جان لیں گے وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا ہے کہ وہ کس کروٹ جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے'' (قرآن)

سب سے بڑے ظالم وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے انبیاء کرامؑ اوران کے ورثاء محمدؐ وآلِ

محمدؐ پر ظلم کیا ہے۔ اس لئے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ عالمین میں سب سے افضل ہستیاں ہیں۔ اس لئے ان پر ظلم کرنے والے بدترین مخلوق ہیں۔

انسان اس طرح اتر آئے عناد پر
لعنت خدا کی حشر تک ابنِ زیاد پر

قرآن مجید میں خود خداوند عالم نے ظالموں پر لعنت کی ہے فرمایا الا لعنۃ اللہ علی الظالمین اس جان لو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے'' (قرآن)

امام عالی مقامؑ نے اپنے ان اشعار میں ان لوگوں کو بدترین قرار دیا ہے جنہوں نے آلِ محمدؐ کا حق چھینا۔ جس کے نتیجہ میں بنوامیہ اور بنی عباس جیسے ظالم بدکار بدترین لوگ رسولِ خداؐ کے خلیفہ قرار پائے۔ جنہوں نے ائمہ اہلبیتؑ ، امام ابوحنیفہؒ، امام احمد ابن حنبلؒ جیسے بزرگوں کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ ائمہ اہلبیتؑ کو قید بند میں رکھا اور بالآخر ظلم سے شہید کیا۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد ابنِ حنبلؒ پر کوڑے برسائے۔ لاکھوں بے گناہ مسلمانوں پر بے پناہ ظلم کیا اور بے گناہ قتل کیا۔ پوری تاریخ بنوامیہ اور بنی عباس کے خلفاء کے ظلم پر گواہ ہے۔ اِنہیں خلفاء نے نئے نئے ملک فتح کئے اور یہ تاثر دنیا کو دیا کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔ حالانکہ اسلام اور قرآن کی تعلیمات کے مطابق کسی ملک پر خواہ مخواہ حملہ کرنا کسی طرح جائز نہیں۔ یہ ظلم اور بربریت ہے۔

ہر چہ در اسلام فخر تست، آں ننگ من است

جو چیز اسلام میں تمہارے نزدیک قابلِ فخر ہے وہ ہمارے نزدیک ذلت و خواری کی علامت ہے۔ ان فتوحات میں لاکھوں بے گناہ انسانوں کا خون خوامخواہ بہا۔ جبکہ قرآن مجید کی واضح آیت ہے کہ ''جس نے کسی ایک بے گناہ انسان کو قتل کیا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا'' (قرآن) نیز خداوند عالم نے خود فرمایا

''خدا کے دین میں جبر کا کوئی دخل نہیں (القران)''

اسلام کا شاہنامہ لکھنے والو
اسلام کا شاہی سے تعلق کیا ہے؟ (جوشؔ)

فتنۂ ملتِ بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطین کا پرستار کرے (اقبال)

مدینہ و نجف و کربلا میں رہتا ہے
دل ایک وضع کی آب و ہوا میں رہتا ہے۔

جہاں سے پلتی تھی اقبال روح قنبرؓ کی
ہمیں بھی ملتی ہے روزی اسی خذینے سے

ہمیشہ وردِ زباں ہے علیؑ کا نام اقبالؔ
کہ پیاس روح کی بجھتی ہے اس نگینے سے (اقبال)

نظم نمبر ۴۹

القمر لارض العرب

أَنَـا الْحُسَـيْنُ بنُ عَلِـی بن أَبی　　طالـب البَـدر بـأرض العَـرَب

أَلَـم تَـرَوا وَ تعلَمُـوا أَنَّ أَبِـی　　قاتِـلُ عَمـرو وَ مُبيـرُ مَرحَب

وَ لَـم يزَل قَبلَ كُشُـوفِ الكَرب　　مُجَلِّيـاً ذلِـک عَن وَجـهِ النَّبی

أَلَيسَ مِن أعجَبِ عَجَبِ العَجَب　　أَن يطلُـبَ الأَبعَدُ ميـراثَ النَّبی

وَ اللهُ قَد أَوصَى بحفظِ الأَقرب ۴۹

عرب کا چاند

سارے جہاں میں دھوم ہے عز و وقار کی
ماہِ عرب کی اور خدائی بہار کی

عالم کا افتخار ہوں ابنِ علیؑ ہوں میں
کعبے کی روشنی ہوں جہانِ جلی ہوں میں

میرے پدر ہیں روحِ نبیؐ کائنات میں
اک شمعِ لازوال ہیں بزمِ حیات میں

سارے جہاں میں حق کی قیادت ہیں اہلِ بیتؑ
دینِ خدا کے دیں کی حفاظت ہیں اہلِ بیتؑ

The Moon of Arab Land

I, Hussein, son of Ali Ibn Abitalib. In honour and respect, I am the glowing moon of the Arab land.

Didn't you see and know that my father was the one who killed Omar Ibn Abdud (the champion of the pagans) and he was the one who perished Marhab (the champion of Jews)?

And don't you know that he continuously used to remove them away from the prophet of Islam, before the pains go away from the newly instated Islam?

Isn't it an extraordinary marvel that the one who is farthest - in faith and amongst all- from the prophet of Allah, claims the heritage of prophet?

Swear on God that his prophet testified and recommended and prayed for the ones who were closest to him among others.

عرب کا چاند

میں حسینؑ ہوں علی ابن ابی طالبؑ کا فرزند دلبند، عزت ووقار میں، میں دنیائے عرب کا چمکتا دمکتا چاند ہوں۔ کیاں تم نہیں جانتے کہ میرے والد گرامی نے عمرو ابن عبدود اور مرحب جیسے کافر نامی گرامی بہادروں شہ سواروں اور سورماؤں کو جہنم رسید کیا؟

کیا تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمام دشمنانِ اسلام سے جناب رسول خداؐ کو بچایا؟ یہاں تک اسلام کی تکلیفیں ختم ہوگئیں۔ کیا یہ انتہائی حیران کن بات نہیں کہ جو ایمان و عمل میں جناب رسولِ خداؐ سے ہر لحاظ سے بے حد دور تھے، آج وہی رسول خداؐ کی وراثت پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں۔ خلافتِ رسولؐ کے دعویدار بن بیٹھے ہیں۔ خدا کی قسم اللہ کے نبیؐ نے اپنے اہلبیتؑ کی جانشینی وصایت وخلافت کی خود وصیت فرمائی تھی (کیونکہ آپؐ کے اہلبیتؑ آپؐ سے قول وعمل اور خونی رشتے اور ہر اعتبار سے سب سے زیادہ قریب ہیں۔)

تشریح

جب حضرت ابو بکرؓ نے حضرت علیؑ کو اپنی خلافت کی بیعت لینے کے لئے بلایا تو حضرت علیؑ نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کس بنیاد پر لوگوں سے اپنی بیعت لی ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا ہم نے اس لئے لوگوں سے بیعت لی ہے کہ ہم سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور ہم نے رسول خداؐ کی سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مدد کی اور ہم دوسروں کے مقابلے میں رسول خدا سے زیادہ قریب ہیں'' حضرت علیؑ نے فرمایا ''پھر یہی دلیل میں تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اس لئے کہ میں تم سے کہیں زیادہ رسولؐ سے قریب ہوں''۔

کسی بھی اعتبار سے دیکھا جائے تو آل محمدؑ ہر طرح سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہیں اسی لئے ہر حال میں ہر مسلمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ آل محمد پر بھی درود پڑھتا ہے۔ یہ درود پڑھنا خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آل محمدؑ ہی دین کے حقیقی ترجمان اور خدا کے حقیقی خلیفہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اولین جانشین، دین خدا کے محافظ، وارث اور نافذ کرنے والے ہیں۔ بنی امیہ، بنی عباس کے خلفاء نے حکومت پر ناجائز قبضہ کر کے خلافت رسول کا جھوٹا دعویٰ کیا۔

نظم نمبر ۵۰

فصنة مستنتجة من الذهب

كَفَـرَ الْقَـوْمُ وَ قِدْمـاً رَغِبُـوا عَـنْ ثَـوَابِ اللّٰهِ رَبِّ الثقلَيـن

قَتَلُـوا الْقَـوْمُ عليـاً وَ ابْنَـهُ حَسَـنَ الْخَيـر كريـمَ الأَبوَين

حَنقـاً مِنْهُـمْ وَ قَالُـوا أَجْمِعُـوا احْشُرُوا النَّاسَ إلى حَرْبِ الْحُسَين

يـا لَقَـوْم مِـنْ أُنَـاس رُذَّلٍ جَمَـعَ الْجَمْـعَ لأَهْـلِ الْحَرَمَين

ثُـمَّ سَـارُوا وَ تَوَاصَـوْا كُلُّهُـمْ باجْتِياحِـى لِرِضَـاءِ الْمُلْحِدينَ

لَـمْ يخَافُوا اللّٰهَ فِى سَـفْكِ دَمِى لِعُبَيْـدِ اللّٰهِ نَسْـلِ الْكَافِرِيـنَ

وَ ابْنِ سَـعْدٍ قَـدْ رَمَانِـى عَنْوَةً بِجُنُـودٍ كَوُكُـوفِ الْهَاطِلِيـنَ

لَا لِشَـىءٍ كَانَ مِنِّـى قَبْـلَ ذا غيـرَ فَخْـرِى بِضِيَـاءِ النَّيِّرَيـنِ

بِعَلِـى الْخَيـرِ مِـنْ بَعْـدِ النَّبِى وَ النَّبِـى الْقُرَشِـى الْوَالِدَيـنِ

خيـرَةِ اللّٰهِ مِـنَ الْخَلْـقِ أَبِـى ثُـمَّ أُمِّـى فَأَنَـا ابْـنُ الْخيرَين

فِضَّـةٌ قَـدْ خَلَصَتْ مِـنْ ذَهَبٍ فَأَنَـا الْفِضَّـةُ وَ ابْـنُ الذَّهَبَيـنِ

مَنْ لَـهُ جَدٌّ كَجَدِّى فِـى الْوَرَى أَوْ كَشَـيخِى فَأَنَـا ابْـنُ الْعَلَمين

فَاطِـمُ الزَّهْـرَاءُ أُمِّـى وَ أَبِـى قَاصِـمُ الْكُفْـرِ بِبَـدْرٍ وَ حُنَيـنِ

عَبَـدَ اللّٰهَ غُلَامـاً يافِعـاً وَ قُرَيـشٌ يعْبُـدُونَ الْوَثَنَيـنِ

يَعْبُـدُونَ الـلَّاتَ وَ الْعُـزَّى مَعاً وَ عَلِـى كَانَ صَلَّـى الْقِبْلَتَيـنِ

فَأَبِـى شَـمْسٌ وَ أُمِّـى قَمَـرٌ فَأَنَـا الْكَوْكَـبُ وَ ابْـنُ الْقَمَرَين

وَ لَـهُ فِـى يَـوْمِ بَـدْرٍ وَقْعَـةٌ شَـفَتِ الْغِـلَّ بِفَضِّ الْعَسْـكَرَين

ثُـمَّ فِـى الأَحْـزَابِ وَ الْفَتْحِ مَعاً كَانَ فِيهَـا حَتْفُ أَهْلِ الْفَيلَقَين ۵۰

سونے میں چاندی

لوگوں نے اختیار کیا کفر جان کے
آلِ نبیؐ سے پھر گئے احسان مان کے

مولا حسنؑ کو اور علیؑ کو کیا شہید
یہ دونوں ہستیاں تھیں خداوند کو سعید

باغِ علیؑ و فاطمہؑ کے دل کا باغ تھے
پروانۂ نجات نبیؐ کا چراغ تھے

پامال کر کے رکھ دیا زہراؑ کے چین کو
لوگوں نے قتل کر دیا ان کے حسینؑ کو

بے شرم و بے حیاؤں کا خنجر گزر گیا
مکہ ، مدینہ! تیرا صحیفہ بکھر گیا

پھر جمع لوگ ہو گئے قاتل کے روپ میں
آلِ نبیؐ کے چاند ستارے تھے دھوپ میں

ابنِ زیاد آیا تھا بالکل اسی طرح
جیسے یزید آ گیا تھا باپ کی طرح

توحید کی ادا کو مٹانے کے واسطے
خالق کو بھول بیٹھے زمانے کے واسطے

میں فاطمہؑ کا لال تھا ابنِ شہید تھا
ملعون عمرِ سعد نشانِ یزید تھا

میرا ہی یہ شرف ہے کہ ابنِ علیؑ ہوں میں
اور اس سے بڑھ کہ یہ ہے کہ آلِ نبیؐ ہوں میں

دادا مرے قیادتِ دنیا و دین ہیں
میرے ہی نانا رحمت للعالمینؐ ہیں

فکر و نظر کا آل نبیؐ میں دستور ایک ہے
چہرے تو سب الگ ہیں مگر نور ایک ہے

مادر مری جہاں میں نبوت کا چین ہیں
میرے پدر ہی فاتحِ بدر و حنین ہیں

ایسی ہے شان سارے جہاں میں بتولؑ کی
کونین میں ہے جیسے قیادت رسولؐ کی

آلِ نبیؐ ہیں ایسے حقیقت لیے ہوئے
جیسے علیؑ ہیں شانِ امامت لیے ہوئے

نانا کا نام حق و صداقت کا نام ہے
احمدؐ کی آل اجرِ رسالت کا نام ہے

بد عہد لوگ لات و ہبل کے اسیر تھے
اور آفتابِ علم جنابِ امیر تھے

دشمن خدا کے جھوٹ و جہالت کے ساتھ ہیں
آلِ نبیؐ ازل سے مشیت کے ساتھ ہیں

Silver out of Gold

The people converted infidels as refused the old tradition and ignored reward of God, the creator of man and jinnee.

They killed Ali salam upon him (suh) and his son Hassan (suh), man of generosity, the son of two nobles.

Then excited by hatred and anger they began to persuade others to fight Hussein (suh).

Shame to those who gathered people for killing of the descendants of two blessed shrines

Then they all came together to attack me for the sake of unbelievers.

They ignored the anger of God, the Almighty for my killing according to desire of caliph's representative, Ubeidellah, son of infidels.

For the sake of Omar bin Sa'ad, the commander who by hatred shot toward me, the people numerously like drops of rain rushed against to me. I had no sin before except being pride in relation to the two noble parents.

Relation to Ali of virtue as my father, the first of goodness after my grandfather, the prophet of God (pbuh) who himself was the origin of two noble oriented parents of Qureish tribe

Yes my father was the best of integrity amongst men of God after the noble prophet, then so my mother was.

That's me the silver (jewel) originated from two roots of gold origin.

Who can be compared to me, grandson of prophet and son of Ali, the two nobles of dignity?!

My mother, is Fatimatul Zahra, no one but the beloved daughter of the prophet of God and father Ali, the conqueror of

Badr and Hunain battles against men of atheism.

My father worshiped God when he was a young boy while the Qureish tribe was in service of idols.

They were worshipping the idols of Lat and U'zza (in Arabic, blossom of light) at the time my young father. Ali was praying to his God toward into the two shrine directions (Quds and Mecca).

My father is Sun of universe; my mother moon and I, as their offspring am the moon of the two heaven planets.

In the Badr, the first battle against the infidels Ali, my father broke into the two compressed lines of unbelief army and did bring the hope into hearts of the men of God.

And later in the battle of Ah'zab or the groups of Arab gathering army he defeated the infidels and he eventually broke into Mecca in the victory war.

روز عاشورہ، وقت عصر حضرت امام عالی مقام کا رجز

لوگوں نے کفر اختیار کیا اس لئے احادیث رسول کا انکار کیا اور خداوند عالم کے خاص انعام اور نعمت (مراد آلِ محمدؐ) کو نہ مانا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے علیؑ اور ان کے فرزند حسنؑ کو جو مجسم سخاوت تھے، بے دردی سے شہید کیا۔ امام حسن دو معزز ہستیوں (علیؑ و فاطمہؑ) کے فرزند ارجمند تھے۔ پھر ان لوگوں نے اپنے غم و غصہ کی وجہ سے حسینؑ کے خلاف جنگ لڑنے کے لئے لوگوں کو اکسایا، ورغلایا۔

شرم ہو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے لوگوں کو حرمین شریفین (مکہ اور مدینہ) کی اولاد (اہلبیت رسولؐ) کو قتل کرنے کے لئے اکٹھا کیا۔ لوگ ان منکرین حق کی حمایت میں اکٹھے ہو کر مجھے قتل کرنے کے لئے جمع ہو گئے۔ خلیفۂ وقت کے نمائندے عبید اللہ (ابن زیاد) کی میرے قتل کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے

سب مل ملا کر آ گئے اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے غیض وغضب کی بھی کوئی پرواہ نہ کی۔

عمر سعد (لعن) کی خاطر جو تمہارے لشکر کا سردار ہے، لوگوں نے بارش کی طرح مجھ پر تیر چلائے اور میرے اوپر چڑھ دوڑے۔ جبکہ میرا کوئی قصور بھی نہ تھا سوا اس کے کہ میں دو بے حد عزت والے والدین (علیؑ و فاطمہؑ) کے فرزند ارجمند ہونے کا عظیم شرف اور فخر رکھتا ہوں (یعنی مجھ سے دشمنی کی اصل وجہ صرف علیؑ و فاطمہؑ سے دشمنی ہے۔ اس کے سوا میرا کوئی اور قصور نہیں)

میرا پہلا فخر و شرف یہ ہے کہ میں علی ابن ابی طالبؑ کا فرزند ارجمد ہوں جو حضرت رسول خدا ختمی مرتبتؐ کے بعد بہترین انسان تھے اور وہ خود بھی قریش کے دو معزز ترین والدین (حضرت ابو طالبؑ اور حضرت عبدالمطلبؑ) کے فرزند رشید تھے۔ خداوند عالم کے نزدیک بعد رسولؐ سب سے زیادہ دیانت دار، ایماندار اور امانتدار شخصیت تھے اور میری والدۂ ماجدہ (حضرت فاطمہ زہراؑ) بھی ایسی ہی عظیم ترین خاتون تھیں۔ میں وہ موتی ہوں جو ان دو سونے کی کانوں سے نکلا ہوں۔ بھلا کون مجھ سے مقابلہ کر سکتا ہے؟ میں نواسۂ نبی ختمی مرتبتؐ ہوں اور فرزند ارجمند علی ابن ابی طالبؑ ہوں۔ مری والدۂ گرامی فاطمہ زہراؑ ہیں جو حضرت رسول خداؐ کی چہیتی صاجزادی ہیں۔ میرے والد ماجد علی ابن ابی طالبؑ، فاتح بدر و حنین ہیں۔ فاطمہ زہراؑ انہی کی زوجہ اور شریک زندگی تھیں۔ میرے والد گرامی (علی ابن ابی طالبؑ) نے اپنے بچپنے ہی میں خداوند عالم کی عبادت کی جبکہ تمام قریش کے لوگ بتوں کی عبادت اور خدمت میں مصروف تھے۔ وہ لات و عزّہ جیسے بتوں کو پوج رہے ہوتے تھے۔

میرے والد گرامیؑ اس کائنات عالم کا سورج ہیں اور میری ماں چاند ہیں اور میں ان دونوں چمکتے دمکتے آسمانوں کا چاند (لختِ جگر ہوں)۔

مشرکین کے خلاف پہلی جنگ، جنگِ احد میں میرے ہی والد گرامی نے مشرکین کی صفیں کاٹ کاٹ کر انکو تتر بتر کر دیا تھا۔ اس طرح اللہ والوں کے دلوں میں فتح و کامرانی کی امید کی شمع روشن فرمائی تھی۔ پھر جنگِ احزاب میں مشرکین کو شکستِ فاش دی۔ اور بالآخر فتح مکہ کے باعث ہوئے۔ اس طرح اولاد پاک پیغمبرؐ اور اولاد علیؑ ابن ابی طالب ہمیشہ دشمنانِ اسلام کے سامنے ڈٹے رہے۔

تشریح

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ سے چراغِ بو لہبی

موسیٰ و فرعون و شبیرؑ و یزید ایں دو قوت از حیات آمد پدید

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسمِ شبیری
کہ رسمِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیر ہیں

(اقبال)

اپنے ان اشعار میں حضرت امام عالی مقامؑ نے واضح الفاظ میں اپنا شرف بھی بیان فرمایا اور وجہ عداوت بھی بتلا دی۔ فرمایا کہ "میرا اس کے سوا کوئی قصور نہیں کہ میں علیؑ و فاطمہ کا فرزند دلبند ہوں"، یعنی اصل دشمنی علیؑ و فاطمہؑ سے تھی۔ یہ دشمنی اس لئے تھی کہ حضرت علیؑ نے مشرکوں کے پرخچے اڑا دئے تھے اور قریش کے اکابر سرداروں کو اسلام کی خاطر قتل کیا تھا۔ بدر و احد، خندق و خیبر میں اسلام اور رسول اسلام کا دفاع فرمایا تھا جس کے نتیجہ میں مکہ فتح ہوا اور اسلام سربلند ہوا۔ بنی امیہ کو اسی لئے حضرت علیؑ سے سخت عداوت تھی کیونکہ حضرت علیؑ کی تلوار سے ان کے آباء واجداد قتل ہوئے اور اسلام کو کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ اس لئے حضرت امیر معاویہؓ نے حکم دیا تھا کہ ہر جمعہ کے

خطبہ میں حضرت علیؑ کو گالیاں دی جائیں۔ یہ سلسلہ ستر سال تک چلتا رہا۔ آخر کار خلیفہ عمر ابن عبدالعزیز نے اس سلسلے کو روکا۔ یہی وہ علیؑ دشمنی تھی جو کربلا میں رنگ لائی اور بنی امیہ نے پیسہ کے زور پر لوگوں کو حضرت امام حسینؑ کے خلاف اکٹھا کر کے ان کو مظلوم شہید کیا۔ حالانکہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا تھا ''اے علی تیری محبت ایمان ہے اور تیسری عداوت کفر و نفاق ہے'' (الحدیث از صواعق محرقہ ابن حجر مکی)

جناب رسول خداؐ نے یہ بھی فرمایا تھا ''فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہؑ کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے خدا کو تکلیف دی اور جس نے خدا کو تکلیف دی وہ کافر ہے (صحیح بخاری شریف) (حضرت فاطمہؑ کی دشمی کی اصل وجہ جناب رسول خداؐ سے دشمنی ہے)

جناب رسول خداؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حسنؑ وحسینؑ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں مگر ان کے والدان سے افضل ہیں'' (صحیح بخاری شریف)

حسنؑ حسینؑ دونوں امام ہیں چاہے کھڑے ہوں (جنگ کریں) یا بیٹھ جائیں (صلح کرلیں) (ترمذی شریف)

ان تمام فضائل ومناقب کے باوجود بنی امیہ اور ان کے طرفدار اس قدر حضرت علیؑ و فاطمہؑ سے متنفر تھے کہ انہوں نے کربلا میں اہل بیت رسول اور اولاد علیؑ کو انتہائی بے دردی سے قتل کیا اور انتہائی بے دردی سے اسیر کیا۔ آج تک یہ علی دشمنی کا سلسلہ جاری وساری ہے اور آج بھی دوستانِ علیؑ کو بے دردی سے قتل کیا جارہا ہے۔ اصل میں علیؑ اور اولادِ فاطمہؑ کی وجہ سے اسلام کی بنیادیں قائم ہیں اور دین خدا کی کمر مضبوط ہوئی۔ کیونکہ بنی امیہ کو اسلام اور رسولِ اسلامؐ سے سخت نفرت تھی۔ وہی نفرت علیؑ و فاطمہؑ کی دشمنی کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ اسی لئے یزید نے امام عالی مقام کا سر دیکھ کر یہ شعر پڑھا تھا۔ ''بنی ہاشم نے حکومت حاصل کرنے کے لئے یہ سب کھیل کھیلا تھا۔

نہ کوئی وحی اتری تھی نہ کوئی فرشتہ اترا تھا'' (یزید)

(لعبت هاشم بالملك فلا ملك جاء ولا وحی نزل) (یزید)

نظم نمبر ۵۱

نحن المشاعل المنیرة الهدایة

أنا ابْنُ عَلی الطُّهر منْ آلِ هاشم — کَفانی بهذا مفخراً حینَ أفْخرُ

وَ جدّی رَسُولُ اللّٰہ أکْرمُ منْ مضی — وَ نَحْنُ سراجُ اللّٰہ فی الْخلق نزْهرُ

وَ فاطمُ أُمّی منْ سُلالَة أحْمدَ — وَ عَمّی یدْعی ذا الْجَناحین جعْفرُ

وَ فینا کتابُ [اللّٰہ أُنْزل صادقاً- — وَ فینا الْهدی و الْوحْی بالْخیر یذْکرُ]

وَ نحْنُ أمانُ اللّٰہ للنّاس کُلّهمْ — نُسرُّ بهذا فی الأنامِ وَ نجْهرُ

وَ نحْنُ وُلاةُ الْحوْض نسْقی وُلاتنا — بکأس رَسُولِ اللّٰہ ما لیس ینْکرُ

وَ شیعتُنا فی النّاسِ أکْرمُ شیعة — وَ مُبْغضنا یوْمَ الْقیامة یخْسر ۵۱

ہدایت کا چراغ

ہم جانِ نبوت ہیں ہدایت کا ہیں چراغ
تقدیرِ امامت ہیں، ہدایت کا ہیں چراغ

ہم سب بنی ہاشم کے پسر ، ابنِ علیؑ ہیں
گلزارِ شجاعت ہیں ہدایت کا ہیں چراغ

بعد از خدا بزرگ ہیں نانا مرے نبیؐ
ایوانِ مشیّت ہیں ہدایت کا ہیں چراغ

نورِ خدا ہیں رحمتِ عالم کے مبلّغ
ہم روحِ عبادت ہیں ہدایت کا ہیں چراغ

بنتِ رسولِ پاکؐ مری ماں ہیں سیدہؑ
معیارِ صداقت ہیں ہدایت کا ہیں چراغ

میرے چچا ہیں جعفرِ طیارؑ ذی وقار
بیدار طبیعت ہیں ہدایت کا ہیں چراغ

آلِ رسولؐ مالکِ کوثر ہیں دہر میں
آوازِ مشیّت ہیں ہدایت کا ہیں چراغ

(حضرت امام حسینؑ کے کلام کا انگریزی، اردو ترجمہ وتشریح
اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں)۔

We are Bright Guidance Torch

This is me, son of Ali of virtue from the Family of Hashim clan and such a pride of such a relation is sufficient.

And my grandfather was the noblest man walked on earth; yes we are lights of God to lead his people by.

And Fatima is my mother, the daughter and offspring of Amad, (in Arabic, the prophet's named heavenly, the most praised) and my uncle, Ja'far is called bearer of angel- like wings.

In our house the God book came down in truth and heavenly guidance and revelation are mentioned and reviewed.

The trusteeship of the blessed fountain in heaven is dedicated to us, the heaven water that we would give to our devotees to drink by cup of the prophet. That's not to be denied.

Our devotees would be the most respectable among men while would lose those who hate us.

ہم چراغِ ہدایت ہیں

میں ہوں بنی ہاشم کے عظیم سردار علی ابن ابی طالبؑ کا فرزند اور ایسا پاک وصف ہوں کہ یہ بات میرے فخر کے لئے بہت کافی ہے۔ میرے نانا اس زمین پر چلنے والے سب سے زیادہ باعزت بزرگ تھے۔ ہم (محمدؐ وآلِ محمدؐ) اللہ کا نور ہیں تا کہ لوگوں کی ہدایت کا کام انجام دیں۔ حضرت فاطمہ زہراؑ میری والدہ ماجدہ ہیں جو احمدؐ (رسول اللہ) کی چہیتی بیٹی ہیں اور حضرت جعفرِ طیارؑ میرے چچا ہیں جن کو خدا نے دو پر عطا کئے ہیں۔ اس لئے وہ آسمانوں میں فرشتوں کی طرح اڑ رہے ہیں۔

ہمارے ہی گھر میں الٰہی ہدایت، سچائی پر مبنی اللہ کی کتاب اتری۔ آج بھی یہ وحی ہر وقت تلاوت کی جاتی ہے۔ پھر جنت کے متبرک چشمۂ کوثر کے مالک متولی ہم لوگ ہی

ہیں۔اس متبرک پانی اور شربت کو ہم لوگ ہی جناب رول خداؐ کے پیالے سے اپنے چاہنے والے پیروکاروں کو پلائیں گے۔ہم انکو پلانے سے ہرگز انکار نہ کریں گے۔ اس روز ہمارے دوست ہماری پیروی کرنے والے لوگ ہی سب سے زیادہ معزّز ہوں گے جبکہ ہم سے دشمنی اور نفرت رکھنے والے سخت نقصان اٹھائیں گے۔

تشریح

محمدؐ وآلِ محمدؐ کی محبت اسلام کی جڑ بنیاد ہے(حدیثِ رسولؐ)

مگر محبت حقیقی بامعنی سچی وہی ہوتی ہے جومحبوب کی پیروی اور اطاعت کی طرف لے جائے۔ بلا اطاعت محبت صرف زبانی کلامی دعوی کے سوا کچھ نہیں۔حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایاہے کہ" ہماری پیروی کرنے والے ہمارے ساتھ ہوں گے(معنا فی درجاتنا) ہمارے ہی درجات میں ہوں گے(بحار الانوار)۔

دوسری اہم بات حضرت امام عالی مقامؑ نے یہ بتلائی ہے کہ آل محمدؐ ہی سرچشمۂ ہدایت ہیں کیونکہ محمدؐ وآل محمدؐ خدا کا نور ہیں۔خدا نے ان ہی کی وجہ سے تمام کائناتِ عالم کو پیدا فرمایاہے اوران کو چراغ ہدایت بنایاہے۔خداوندعالم نے فرمایا

قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین

تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا ہے اور کتاب مبین (کھلی ہوئی واضح کتاب) آئی ہے(قرآن)

بغیر آلِ نبیؐ لکھ رہے ہیں تفسیریں
کتاب کیسے پڑھی جائے گی چراغ بغیر؟
(قمرؔ جلالوی)

نظم نمبر ۵۲

الا سبق للفضیل

سَبقتُ العالمینَ إلی المَعالی　　بحُسنِ خَلیقۃٍ و عُلُوَّ همَّه
و لاحَ بحکمَتی نُورُ الھُدی فی　　لیالِ فی الضَلالۃِ مُدلھمَّۃ
یُریدُ الجاحدُونَ لیُطفؤُہُ　　و یَأبی اللہُ إلاَّ أن یُتمَّہ۵۲

صاحبانِ فضیلت

یہ فیصلہ مطابقِ عقلِ سلیم ہے
جس میں حسینؑ ہے وہی ملت عظیم ہے

پا جائے گا نجات وہ اپنی حیات میں
شبیرؑ جس کے دل میں ہو اس کائنات میں

حبِ علیؑ سے علم کا روشن دیا ملا
جس کو ملے حسینؑ اسی کو خدا ملا

Pioneering in erudition

It is by my pure nature and extreme efforts that I have reached maturity and have come close to Allah

In the dark nights of obliquity, with the help of my solicitude, you can find the light of Allah's guidance

The malignant enemies want to put out this lamp but Allah will make it brighter day by day

نیکیوں میں سب سے آگے بڑھ جانے والے صاحبانِ فضیلت

میں نے محض اپنی خالص سچی اور نیک فطرت اور بے بہا سخت کوششوں سے بالغ نظری حاصل کی ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہوا ہوں اور قربِ الٰہی حاصل کر سکا ہوں۔ اس لئے آج گمراہیوں کے گپ اندھیروں میں ہر شخص میری مدد اور رہنمائی سے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی روشنی اور اللہ کے نور کو حاصل کر سکتا ہے۔ موذی دشمن خدا کے چراغ (مرادِ محمدؐ و آل محمدؐ) کو بجھانا چاہتے ہیں۔ مگر خدا اپنے نور کو بجھنے نہ دے گا بلکہ اس کو روشن تر اور کامل تر کر کے رہے گا۔

تشریح

پھوکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے۔ جتنا یہ دباؤ گے اتنا ہی یہ ابھرے گا خدا فرماتا ہے کہ ”خدا اپنے نور کامل کر کر کے چھوڑے گا، چاہے یہ بات مشرکین کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو“ (قرآن)

جناب زینبؑ نے یزید سے فرمایا تھا کہ ”تو ہمارا ذکر ختم نہیں کر سکتا“

نیز آپؑ ہی نے گیارہ محرم کو حضرت امام زین العابدینؑ سے فرمایا تھا کہ ”اس کربلا کے میدان میں لاکھوں انسان ہماری زیارت کرنے آئیں گے“ جناب زینبؑ نے شام میں رہا ہونے کے بعد سب سے پہلے مجلس حسینؑ شام ہی میں برپا کی جو آج تک جاری و ساری ہے۔

معرکہ جیت لیا، جیت لیا زینبؑ نے
کرسیٔ جور فنا ، فرشِ عزا باقی ہے

اشعار کے حوالوں سے امام عالی مقام کا تعارف

شاہ است حسینؑ، بادشاہ است حسینؑ
دین است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
(حضرت معین الدین اجمیریؒ)

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر
معنیٔ ذبحِ عظیم آمد پسر
(اقبال)

غریب و سادہ، و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتداء ہیں اسماعیلؑ
(اقبال)

کیا نمازِ شاہ تھی ارکانِ ایمانی کے ساتھ
دل بھی جھک جاتا تھا ہر سجدے میں پیشانی کے ساتھ
(جوش)

کی اداشہؑ نے نماز اس کیفِ وجدانی کے ساتھ
کعبہ مس ہوتا تھا ہر سجدے میں پیشانی کے ساتھ
(ایک ہندو شاعر)

حسین تجھ پہ ہر اک حُسنِ انقلاب نثار
حسین نام پہ تیرے عمل عمل کی پکار

دبے ہوؤں کو ابھرنا سکھا دیا تو نے
جو زندگی ہے وہ مرنا سکھا دیا تو نے
(جوش)

شیخ پڑے محرابِ حرم میں برسوں دوگانے پڑھتے رہیں
سجدہ اک اس تیغ تلے کا ان سے ہو تو سلام کریں
(میر تقی میر)

حسینؑ نازِ مشیّت، حسینؑ امام نیاز
حسینؑ ایسی حقیقت جو اصل میں اعجاز

حسین اپنے ہی جد کی یہ مستقل آواز
ہزار کرب و بلا ہوں مگر نماز نماز

جناں کی سمت نہ وقتِ نماز بڑھ کے چلے
نماز رہ گئی ایسی نماز پڑھ کر چلے

رجوع جس میں کہ دل سوئے حق لپکتا تھا
خضوع جس کو بحیرت خلوص تکتا تھا
خشوع جس میں نظامِ نفس کو سکتہ تھا
رکوع جس میں کہ تازہ لہو ٹپکتا تھا

پھر اپنے خون سے محکم بنائے دیں رکھدی
زمیں کو ہوگئی معراج یوں جبیں رکھدی
(شاعرِ آلِ محمدؐ حضرت آلِ رضاؒ)

وہ سلام پڑھے حسینؑ پر کہ بہشت جس کی جزا ملے
یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے، یہ اُدھر سے دیکھئے کیا ملے؟
(بہادر شاہ ظفرؔ)

ڈوب کر پار اتر گیا اسلام
آپ کیا جانیں کربلا کیا ہے؟

تم مل ملا کے بابری مسجد بچا سکے؟
تنہا حسینؑ دینِ نبیؐ کو بچا گیا
(ہندو شاعر)

بہت ہے پایۂ گردِ رہ حسینؑ بلند
بقدرِ فہم ہے گر کیمیا کہیں اسکو

ہمارے درد کی یارب کہیں دوا نہ ملے
تو کیوں نہ درد کی اپنے دوا کہیں اسکو

یہ اجتہاد عجب ہے کہ ایک دشمنِ دین
علیؑ سے آکے لڑے اور خطا کہیں اسکو

یزید کو تو نہ تھا اجتہاد کا پایہ
برا نہ مانیئے گر ہم برا کہیں اسکو

(غالب)

رمزِ قرآن از حسینؑ آموختیم

(اقبال)

ختم شد

الحمد ولله رب العالمین

گر قبول افتدر ہے عزو شرف
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

شاہاں چہ عجب گر بنوازنہ گدارا؟

معاویہ ابنِ یزید کا خطبہ

حضرت امام حسینؑ کی فتح کا دن

یزید کے بعد اس کا بیٹا معاویہؒ قائم مقام بنا جو اپنے باپ سے بہتر تھا، دیندار اور عقلمند تھا۔ باپ کی ہلاکت کے دن اس کی خلافت کے لیے بیعت لی گئی جو چالیس دن اور ایک قول کے مطابق پانچ مہینے اور کچھ دن تک برسرِ اقتدار رہا۔ اکثر مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ معاویہؒ بن یزید خلافت سے دستبردار ہونے کے بعد منبر پر گیا اور کافی دیر وہاں بیٹھا رہا پھر بہت ہی اچھے انداز میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کا ذکر نہایت ہی خوبصورت طریقے سے کرنے کے بعد یوں کہا:

اے لوگو! مجھے تمہارا امیر بننے کا کوئی شوق نہیں ہے کیونکہ میں اس سے بہت متنفر ہوں اور یقیناً مجھے یہ بھی علم ہے کہ تم سب حقیقت میں ہم سے نفرت کرتے ہو کیونکہ ہم تمہارے لیے آزمائش ہیں اور تم ہمارے لیے۔ لیکن دراصل میرے دادا معاویہ نے خلافت کے بارے میں ایسے شخص (حضرت علی علیہ السلام) سے تنازع کیا جن کا خلافت پر اس سے اور دوسرے لوگوں سے زیادہ حق تھا۔ کیونکہ قرابت رسول اللہ ﷺ اور افضلیت کی وجہ سے وہ قدرومنزلت کے اعتبار سے تمام مہاجرین سے سابق، قلبی طور پر سب سے زیادہ شجاع، کثرت علم، پہلے مؤمن، مرتبہ ومنزلت میں سب سے اشرف تھے اور نبی اکرم ﷺ کے سب سے پرانے ساتھی تھے۔ وہ آنحضرت ﷺ کے چچا کے بیٹے، آپ کے داماد اور بھائی تھے۔ آنحضور ﷺ نے اپنی پسند سے ان کو جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا شوہر بنایا اور وہ ان کے نواسوں اور جوانان جنت کے سردار حسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام کے والد گرامی تھے۔ آنحضرت ﷺ کی تربیت کے

---

[1] حیاۃ الحیوان الکبریٰ جلد۱، صفحہ۸۸، تحت ''خلافت معاویۃ بن یزید'' طبع قاہرہ ۱۹۶۹ء۔ حیاۃ الحیوان الکبریٰ طبع اول بولاق مصر ۱۲۷۵ھ۔ حیاۃ الحیوان الکبریٰ طبع ثانی بولاق مصر ۱۲۸۴ھ۔ حیاۃ الحیوان الکبریٰ طبع سوم مطبعۃ میمنیہ مصر ۱۳۰۵ھ۔ درج بالا تمام مطبوعہ نسخے احقر کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔

اعتبار سے اس اُمت میں سب سے افضل علی علیہ السلام اور فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا اور ان کے بیٹے تھے، جن کا تعلق شجرہ طیبہ طاہرہ ذکیہ سے تھا، مگر میرے دادا معاویہ نے ان کے معاملے میں ان غلطیوں کا ارتکاب کیا جو تم جانتے ہو اور تم نے بھی اس کا ساتھ دیا، اس سے تم جاہل نہیں ہو، حتیٰ کہ تمام امور میرے دادا معاویہ کے لیے منظم ہو گئے۔ جب ان کو موت آ گئی اور وہ موت کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے، وہ اپنے رہن شدہ اعمال سمیت اکیلے قبر میں گئے اور جو کچھ ان کے ہاتھوں نے کرتوت کیے اور جن نامناسب امور کا اُنھوں نے ارتکاب کیا اور جو ان سے زیادتیاں واقع ہوئیں، اُنھوں نے ان کا انجام دیکھ لیا۔ پھر خلافت میرے باپ یزید کو منتقل ہوئی اور اس نے اپنے باپ کی خواہش پر تمہارا اور حکمرانی کا بوجھ اپنی گردن پر اُٹھایا حالانکہ میرا باپ اپنی شدید بدکرداری اور اپنے نفس پر ضرورت سے زیادہ ذمہ داریاں اُٹھانے کی وجہ سے امت محمدیہ پر خلافت کرنے کے لائق نہ تھا۔ پس وہ بھی اپنی خواہشات نفسانی کا مرتکب ہوا اور اس نے اپنی غلطی کو اچھا سمجھا اور بارگاہ الٰہی میں جرأت اور جسارت کی اور اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک و بے حرمتی کر کے باغیانہ اقدام کیا۔ پس اس کی مدت عمر کم ہوئی، اس کا اثر ختم ہو گیا اور وہ اپنے عمل کے ساتھ قبر میں جا سویا، جب کہ وہ اپنی خطاؤں کا مرہون تھا اور اس کے گناہ اور بدانجامیاں باقی رہ گئیں۔ پھر وہ ایسے وقت پشیمان ہوا جب پشیمانی بے فائدہ تھی۔ ہمیں اس پر غم کرنے کی بجائے اس پر ترس کھانا پڑا۔ ہائے افسوس! اس نے (اللہ کو) کیا جواب دیا اور اس کو کیا کہا گیا ہے؟ کیا اسے اپنی بدکاری پر عذاب ہوا اور وہ اپنے کیفر کردار تک پہنچا۔[1] مجھے اس امر پر یقین ہے۔ پھر وہ

---

[1] جب بنو اُمیہ کی سلطنت کے خاتمہ کے وقت اُموی و عباسی کشمکش نے تشدد آمیز کاروائیوں کی صورت اختیار کر لی تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ عباسیوں نے بنی اُمیہ کے فوت شدہ حکمرانوں کی قبریں اکھیڑنا شروع کر دیا۔ اس سلسلے میں اسلامی تاریخ تواتر سے بتلاتی ہے:... قبر معاویۃ بن ابی سفیان فلم یجدوا فیہ الا خیطاً مثل الھباء و نبشوا قبر یزید بن معاویۃ فوجدوا فیہ حطاماً کانہ الرماد ...الخ معاویہ بن ابی سفیان کی قبر کھودی گئی تو اس میں کمزور دھاگے کے نشانات کے سوا کچھ نہ نکلا اور جب یزید بن معاویہ کی قبر کھودی گئی تو اس میں لکڑیوں کی راکھ کے سوا کچھ نہ تھا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو (بقیہ اگلے صفحے پر)

(دکھ) اور آنسوؤں کی وجہ سے گلو گیر ہوگیا پس وہ دیر تک روتا رہا اور اُونچی آواز سے گریہ کیا اور کہنے لگا: مجھے بھی اس قوم کا تیسرا حکمران بنایا گیا جب کہ مجھ پر ناراض لوگوں کی تعداد راضی لوگوں سے زیادہ ہے۔ میں تمہارے گناہ نہیں اُٹھا سکتا۔ اللہ تعالیٰ مجھے ایسی حالت میں نہ دیکھے کہ میں (باپ دادا کی طرح) گناہوں کا بوجھ اُٹھائے پھروں اور تمہاری بداعمالیوں کے ساتھ اللہ سے جا ملوں۔ لے لو اپنی یہ حکومت اور جسے چاہو اس کو دے دو۔ میں نے تمہاری گردن سے اپنی بیعت اُتار دی ہے۔

مروان بن حکم جو منبر کے پاس بیٹھا تھا: کہنے لگا اے ابو لیلیٰ! یہ سنت عمری ہے۔ اس نے کہا یہاں سے دفع ہو جا۔ تو مجھے میرے دین سے دھوکا دیتا ہے۔ بخدا! میں نے تمہاری خلافت کا مزا چکھا ہی کب ہے کہ میں اس کی تلخی کے گھونٹ پیوں۔ تو میرے پاس عمرؓ جیسے لوگ لے آ، باجوود اس کے کہ جس وقت اس نے خلافت کو (چھ افراد پر مشتمل) شوریٰ بنایا اور خلافت کو اس شخص سے ہٹایا، جس کے عدالت میں شک نہیں کیا جا سکتا (اس معاملے

(بقیہ از صفحہ گزشتہ) کامل ابن اثیر جلد ۵ صفحہ ۲۰۵۔ طبع بیروت۔ تاریخ الاسلام السیاسی جلد ۲ صفحہ ۸۷۔ طبع قاہرہ وغیرہ۔ لیکن یہ بات مسلّمات میں سے ہے کہ اہل ایمان کے اجسام مبارکہ کو ہرگز مٹی نہیں کھاتی۔ اس ضمن میں ایک قابل وثوق واقعہ آپ کی نذر کرتا چلوں: ماضی قریب ۱۳۵۱ھ بمطابق اپریل ۱۹۳۳ء میں عراق کے بادشاہ فیصل شاہ سے حضرت سیدّنا حذیفہ یمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں آکر یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم کو اصل مقام سے منتقل کرکے دریا سے تھوڑے فاصلے پر دفن کر دیا جائے کیونکہ دریا کا پانی ہمارے مزارات کے قریب آ جاتا ہے۔ چنانچہ عید الاضحیٰ کے دس دن بعد شاہ عراق نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے شاہی تزک و احتشام کے ساتھ یہ رسم ادا کی اور ان دونوں صحابہ کرامؓ کی زیارت سے کروڑوں مسلمانوں کو شرف اندوز ہونے کا موقع ملا۔ یہ جسد اطہر بالکل محفوظ و سالم تھے اور ان سے خوشبو آ رہی تھی، یہاں تک کہ کفن اور ریش مبارک کا بال بال محفوظ تھا اور آنکھوں کی چمک تک برقرار تھی۔ یہ اسلام کی صداقت کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔

امانت کی طرح رکھا زمین نے روز محشر تک
ہوا اِک موئے تن میلا نہ اِک تارِ کفن بگڑا

یہ بات صحیح احادیث اور مشاہدات سے ثابت ہے کہ پاکیزہ نفوس جس خطۂ ارض میں بھی مدفون ہوئے، وہ زمین پاک اور ان کے جسم مبارک جس مٹی سے مَس ہوئے، اُسے اکسیر بنا دیا۔ جیسا کہ کتب احادیث میں وارد ہے: و طابت الارض التی فیھا دفنوا۔ وہ زمین بھی پاک کہ جہاں وہ دفن ہوئے۔ درج بالا وقعات سے ان دونوں قسم کے افراد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے طرزِ عمل کے موازانہ و تقابل سے حق و باطل میں فرق کرکے بآسانی اپنے نظریات درست کیے جا سکتے ہیں۔

میں) بڑا بے انصاف نہ تھا۔ بخدا! اگر خلافت جائے غنیمت ہے تو میرے باپ نے اس خلافت سے نقصان اور گناہ پا لیا۔ اگر یہ بری ہے تو اس کے لیے اتنا ہی کافی ہے جو اُٹھا چکا ہے۔

پھر وہ (معاویہ بن یزید) منبر سے اُتر آیا۔ اس کی ماں دیگر عزیز و اقارب آئے تو دیکھا کہ روئے جا رہا ہے۔ اس کی ماں نے کہا: کاش تم حیض کا چیتھڑا ہی ہوتے اور میں تمہاری خبر نہ سُنتی۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں بھی یہی چاہتا ہوں اور اگر میرے خدا نے مجھے معاف نہ کیا تو میرے لیے برا ہو۔

پھر بنو اُمیہ نے اس کے استاد عمر المقصوص سے کہا: یہ سب کچھ اس کو تم نے ہی سکھایا ہے اور اس کو خلافت سے متنفر کیا ہے اور حضرت علی علیہ السلام اور ان کی اولاد سے محبت کو اس کے لیے آراستہ کیا تو تمہاری وجہ سے اس نے ہمیں ظالم قرار دیا۔ اور بدعات [1] کو اس کی نظر میں مستحسن بنایا دیا۔ حتیٰ کہ اس (معاویہ) نے اس طرح کی (مذمتی) گفتگو کی اور اس نے کہا جو کہا۔ اُستاد نے جواب دیا: خدا کی قسم! میں نے تو کچھ نہیں کہا بلکہ جبلّت اور طبعیت ہی میں محبت علی رکھ دی گئی ہے۔ اُنہوں نے نہ مانا اور اسے (عمر المقصوص) پکڑ کر زندہ دفن کر دیا، یہاں تک کہ وہ فوت ہوگیا اور معاویہ بن یزید رحمہ اللہ خلافت سے دستبرداری کے ۴۰ یا ۷۰ دن کے بعد فوت ہوا، اس کی عمر ۲۳ یا ۲۱ اور ایک قول کے مطابق ۱۸ برس تھی اور اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔

---

[1] یہاں "بدعات" سے مراد محبت علی اور حمایت اہل بیت علیہم السلام ہے نیز معاویہ و یزید اور دیگر غاصبین حق اہل بیت رسولؐ کی مذمت مقصود ہے۔ اسی لیے بنوامیہ کے پیروکار آج تک محبت اہل بیت علیہم السلام کو مبتدع قرار دیتے ہیں۔

کتابیات وحوالہ جات

۱.ابن منیع (ابن سعد)، محمد بن سعد (۲۳۰ - ۱۶۸ق)، «ترجمة الامام الحسین و مقتله». تحقیق: سید عبدالعزیز طباطبایی یزدی، ناشر: مؤسسه آل البیت لاحیاء التراث، قم، ۱۴۱۶ ق

۲.ابن شهر آشوب مازندرانی، رشید الدین محمد بن علی (ت ۵۸۸ق)، «مناقب آل ابیطالب»، انتشارات علامه؛ قم (بی تا)

۳.ابن احمد مکی اخطب خوارزم، ابوالمؤید موفق (ت۵۶۸ق)، «مقتل الحسین (للخوارزمی)»، انتشارات مفید، قم، (بی تا)

۴.ابن کثیر دمشقی، اسماعیل (ت۷۷۴ق)، «البدایه و النهایه، ابوفداء»، مطبوعه احیاء التراث، بیروت، ۱۴۰۸ق

۵.ابن نور الله بحرانی اصفهانی، عبدالله (قرن۱۲ق)، «العوالم»، مدرسه امام مهدی، قم، ۱۴۰۷ق

۶.ابن أحمد المالکی المکی (ابن الصباغ)، علی بن محمد، «الفصول المهمّة فی معرفة الأئمة»، مرکز الطباعة والنشر فی دار الحدیث، قم، ۱۴۲۲ق

۷.امین، سید محسن، «اعیان الشیعه»، دارالتعارف، بیروت (بی تا)

۸.ابن ابی الفتح اربلی، ابوالحسن علی بن عیسی (ت ۶۹۳ق)، «کشف الغمة»، انتشارات بنی هاشم، تبریز، ۱۳۷۱ق

۹.ابن شهر آشوب مازندرانی، رشید الدین محمد بن علی (ت ۵۸۸ق)، «مناقب آل ابیطالب»، انتشارات علامه؛ قم (بی تا)

۱۰.بهبهانی، محمد باقر، «الدمعه الساکبه»، مؤسسه الاعلمی، بیروت، ۱۴۰۹ق

۱۱.حسینی مرعشی تستری، سید نور الله (ت ۱۰۱۹ق)، «احقاق الحق»، کتابخانه آیه الله نجفی مرعشی، قم، (بی تا)

۱۲.صابری همدانی، احمد، «ادب الحسین و الحماسه»، جامعه مدرسین، قم، ۱۴۰۷ق

۱۳.قرشی، باقر شریف، «حیاة الامام الحسین(ع)»، کتابفروشی داوری، قم (بی تا)

۱۴.گروه حدیث پژوهشکدة باقر العلوم(ع)، «موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)»، سازمان تبلیغات اسلامی، نشر معروف، قم، ۱۳۷۸ش

۱۵.گرمرودی تبریزی، محمد، «ذریعة النجاة»، مترجم: محمد حسن رحیمیان، نشر حاذق، قم، ۱۳۸۱ش

۱۶.مجلسی، محمد باقر(ت ۱۱۱۱ق)، «بحارالأنوار»، مکتبه الاسلامیه، تهران، ۱۳۶۳ش

۱. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع) ص۹۰۱ و ۹۰۰ / ادب الحسین و الحماسه، ص ۴۷)
۲. (ادب الحسین و الحماسه، ص۴۸ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص۹۰۵)
۳. (ادب الحسین و الحماسه، ص ۴۸ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع) ص۹۰۵ و ۹۰۶)
۴. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص۹۱۲ / (ادب الحسین و الحماسه، ص ۵۱)
۵. (ادب الحسین و الحماسه، ص ۴۸ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص۹۰۶)
۶. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص۹۰۷ و ۹۰۸ / (ادب الحسین و الحماسه، ص ۴۹)
۷. (ادب الحسین و الحماسه، ص۴۹ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع) ص۹۰۸)
۸. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص ۹۰۹)
۹. (ادب الحسین و الحماسه، ص۵۰ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع) ص۹۰۹ و ۹۱۰)
۱۰. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص۹۱۰ / (ادب الحسین و الحماسه، ص ۵۰)
۱۱. (ادب الحسین و الحماسه، ص۵۱ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع) ص۹۱۲ و ۹۱۳)
۱۲. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص۹۱۳ / ادب الحسین و الحماسه، ص۵۱)
۱۳. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص ۹۱۴ / ادب الحسین و الحماسه، ص۵۱)
۱۴. (ادب الحسین و الحماسه، ص۵۲ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص۹۱۵)
۱۵. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص۹۱۷ / ادب الحسین و الحماسه، ص۵۳)
۱۶. (البدایه و النهایه ج۸، ص۲۲۸ / ترجمهٔ امام الحسین، ص۲۳۲ / اعیان الشیعه ج۱، ص۶۲۱)
۱۷. (ادب الحسین و الحماسه، ص۵۵ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع) ص۹۳۴)
۱۸. (ادب الحسین و الحماسه، ص ۵۳ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع) ص۹۱۸ و ۹۱۹)

۱۹. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص ۹۰۴ / (ادب الحسین و الحماسه، ص ۴۷)
۲۰. (احقاق الحق ج ۱۱، ص ۶۲۸ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع) ص ۹۲۲)
۲۱. (ادب الحسین و الحماسه، ص۵۵ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص۹۲۳)
۲۲. (مطالب السؤول فی مناقب آل الرسول، ص۲۹و ۲۸ / حیاه الامام الحسین(ع)، ج ۱، ص ۱۸۴)
۲۳. (به نقل از سید ابن طاوس، ذریهه النجاه، ص ۱۲۴و ۱۲۵)
۲۴. (ادب الحسین و الحماسه، ص ۵۵)
۲۵. (اعیان الشیعه، ج۱، ص۶۰۱)
۲۶. (کشف الغمهٔ، ج ۲، ص۳۵ / اعیان الشیعه ج ۱، ص ۶۲۱)
۲۷. (ادب الحسین و الحماسه، ص۵۴، موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص۹۲۸)
۲۸. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص۹۲۳)
۲۹. (کشف الغمه، ج۲، ص۳۷ / بحار الانوار ج ۷۸، ص۱۲۵)
۳۰. (کشف الغمهٔ، ج۲، ص۳۴ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع) ص۹۰۳)
۳۱. (ادب الحسین و الحماسه، ص ۳۹ و ۲۱۹)
۳۲. (ادب الحسین و الحماسه، ص۵۳)
۳۳. (کشف الغمهٔ، ج ۲، ص۳۸ / بحار الانوار ج ۷۸، ص ۱۲۵)
۳۴. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص ۹۲۵)
۳۵. (ادب الحسین و الحماسه، ص۴۷)
۳۶. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص ۹۱۱)
۳۷. (ادب الحسین و الحماسه، ص۵۳ / موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص۹۲۴)
۳۸. (البدایهٔ و النهایهٔ ج۸ ،ص۲۰۸ / ترجمهٔ امام الحسین، ص۲۳۳)
۳۹. (البدایه و النهایه ج۸ ،ص ۲۲۸ / اعیان الشیعه، ج۱، ص۶۲۱ / احقاق الحق، ج ۱۱، ص ۶۳۶)
۴۰. (ترجمهٔ امام الحسین، ص۲۳۱ / البدایه و النهایه ج۸، ص ۲۲۸ / مقتل الحسین للخوارزمی،ج ۱، ص ۱۴۷/ اعیان الشیعه، ج ۱، ص۶۲۱)
۴۱. (مناقب آل ابیطالب،ج ۴،ص ۶۹ / بحارالأنوار، ج ۴۴، ص۱۹۳)
۴۲. (المناقب ج۴، ص ۶۹ / بحار الانوار ج۴۴، ص۱۹۳ / الدمعه الساکبه، ج ۴، ص۶۳)
۴۳. (موسوعه کلمات الامام الحسین(ع)، ص ۹۱۶)
۴۴. (ادب الحسین و الحماسه، ص ۴۸)
۴۵. (المناقب، ج۴، ص ۶۶ / اعیان الشیعه، ج۱، ص ۵۷۹)
۴۶. (کشف الغمهٔ ج۲، ص ۳۵ ـ ۳۴/ الفصول المهمّهٔ، ص۱۷۱ / اعیان الشیعه، ج۱، ص ۶۲۱)
۴۷. (کشف الغمهٔ، ج ۲، ص۳۵ / بحار الانوار ج ۷۸، ص۱۲۳ / احقاق الحق، ج۱۱، ص ۶۴۲ / الفصول المهمه، ص ۱۷۱)
۴۸. (بحار الانوار ج ۴۵ ص۴۱ و ۴۲ بنقل از ذریعه النجاه ص ۲۶۰ / رمزالمصیبه.... ج۲، ص ۲۲۹)
۴۹. (کشف الغمه، ج ۲، ص۳۶ / بحار الانوار ج ۷۸، ص ۱۲۴)
۵۰. (بحار الانوار ج ۴۵ ص ۴۷ و ۴۸ / ذریعه النجاه، ص ۲۸۰)
۵۱. (بحار الانوار ج ۴۵ ص ۴۹ / ذریعه النجاه، ص ۲۸۲)
۵۲. (المناقب،ج۴، ص۷۲ / بحار الانوار، ج۴۴، ص۱۶۴، ح۶ / العوالم، ج۱۷، ص ۶۹)

A countryside Arab came to Medina and saw a gathering around a person in the mosque. He asked of him and was told the person was Hassan bin Ali (Salam Upon Him), offspring of the prophet. They are said to be righteous and eloquent their word, he said. I have travelled long way moving through deserts and mountains to be able to have dialogue with such a family regarding complicated words Arabs use, he added. A follower of Imam Hassan referred to his brother. The Arab fellow came to Imam Hussein and greeted him. Imam replied and wanted him to ask his questions.

The Arab: I have come from Hercules, jo'lol and Ainam.

Imam Hussein (PBUH): you told something that no one, except the known, do not understand.

The Arab: I live in desert and my words are mostly the Arab book of poem. Can you reply me on the same level?

Imam Hussein (pbuh): Ask what e ver you want, and then I would reply you.

The Arab r ·ited some pretty poets regarding the situation we reach age passing through the youth time.

On answer Imam Hussein composed at once poets of wisdom and art in fluently.

The Arab wondered and said never heard such a beautiful poem with so beautiful accent.

This is another aspect of Imam Hussein personality which shows his beautiful, pious and gentle soul. This aspect was shadowed by the glory and legend of A'shoura.Among the history notes, there is a collection of Imam Hussein's beautiful and novel poems which regardless of being influent it owns excellent meanings of divine wisdom and guidance.

It is because the day of A'shoura in which the most extreme aspect of devotion for sake of God with perfect faith of him and his loyal friends and companions were shown, the other features of such a complete man were not recognized well. Most of people know him who lived 57 years, 10 years of which was leadership and Imamate; know or think to know; the only last 10 days of his life. Yes he is the most unknown imam among people, even Shiites.

In this book we gathered some compilation of his poets in order to intimate Imam Hussein' other artful gentle emotional points of his great soul. It is to thank God. The last 10 years of his life (imamate life) was concurrent with the end of Mo'avieh rule and the most critical political ages of Islam world; the ages the most hypocrite and deviant men ruled over the territory of Islam.

Soon after the great prophet of God died, the people were deviated from the truth. Imam Ali, pbuh says:

As soon as returned prophet to his god, some people began to miss the truth path and were misled. They relied on non- God and linked to other groups who were not family of the prophet's household. They changed bases and removed them to improper positions. Some desired worldly materials and some other apparently separated from religion and its links. (Sermon 150, Nahj al-balagha) Soon, the materialism, self-worship, self assumption and different deviated performances neglecting Islamic religious roots brought morality and doctrine under control; even rulers of Islamic countries deceived people bringing them fault reasons to prove their acts in establishing kingdom and palaces. Imam Ali (pbuh) pointed this historic fact saying: the cloth of Islam was put on unlikely. (Upside-down).Imam Hussein (pbuh) during his 10 years divine leadership (Imamate) led people to righteous deeds and introduced them the truth of doctrine of beliefs. Some introduction happened to be initiated through his speeches and poems by reminding consciences of his addressees, in different appropriate occasions. Although his poems seem to be much more what we captured but the amount we have in hand is of great value and precious consequence. The Shiite Imams composed poems according to circumstances and sometimes citing from other poet's poems. From Hussein bin Ali (pbuh) many poems were narrated; some are those he stated in Karbala during the events of his men' and his martyrdom in the forms of epics and sermon; some are those told in previous times. In this book more than fifty poems are collected which according to their subjects are divided in five categories:

a- ethical Subjects
b- Political Subjects
c- Beliefs
d- Social Affairs
e- Personal households

Most of these poems refer people to the worthless world of transience and paying attention to morals and the hereafter. It is obvious that these poems must be recognized and understood according to the appropriate time and location in which they were composed or referred to. That's important to comprehend actually what Imam (pbuh) meant to say.

Dawood Komeijani- Spring 1390, 2011

اکیڈمی آف قرآنک اسٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ
B-285 بلاک 13 فیڈرل بی ایریا کراچی۔
شمال
شرق
غرب
جنوب
نینوی 8
الغاضریات
7 العقر
الجعفریات
النواویس
تل السدرة
تل الزینبیة
نهر الفرات
المشرعة
واقعۃ الطف
۱۰ محرم ۶۱ھ
کربلا
الطف
خندق
المخیم الحسینی
۱۔ تصویر میں جو بائیں طرف خیمے دکھائی دے رہے ہیں یہ حضرت امام حسینؑ کے خیمے ہیں جس میں سب سے بڑا خیمہ امام حسینؑ کا ہے۔
۲۔ خیموں کے سامنے جو سوار اور پیادے الگ الگ کھڑے دکھائی دے رہے ہیں یہ حضرت امام حسینؑ کے 72 لشکری ہیں۔
۳۔ فوجوں کا ہجوم جو گیارہ بٹالین (پلاٹون) کی شکل میں دکھائی دے رہا ہے یہ یزید کے لشکری ہیں جو کم از کم تیس ہزار ہیں۔
۴۔ بائیں طرف جو خندق دکھائی دے رہی ہے اس میں امام حسینؑ نے آگ لگوادی تھی تاکہ یزید کا لشکر خیموں پر یکایک حملہ نہ کرسکے۔
۵۔ ایک چھوٹی پہاڑی جس پر تلہ زینبیہ لکھا ہے وہ مقام ہے جہاں پر کھڑے ہوکر جناب زینب نے حضرت امام حسینؑ کو ذبح ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔
۶۔ دائیں طرف نہر فرات کو بہتا ہوا دکھایا گیا ہے۔ امام حسینؑ کے خیموں اور نہر کے درمیان یزید کا لشکر حائل ہے۔
۷۔ تصویر کے بالکل اوپر شمال کے جانب العقر گاؤں کا نام ہے۔ جہاں الجعفریات لکھا ہے کیونکہ یہاں حضرت امام جعفر صادقؑ قیام فرمایا کرتے تھے۔
۸۔ تصویر میں اوپر دائیں طرف نینوا اور الغاضریات دو گاؤں کے مقامات دکھائے گئے ہیں۔ ۹۔ اس مقام پر جناب امام حسینؑ کو ذبح کیا گیا۔
۱۰۔ مشرعہ کے مقام پر حضرت عباسؑ نے پانی بھرا۔
۱۱۔ اس مقام پر حضرت عباسؑ شہید ہوئے۔
۱۲۔ حضرت امام حسینؑ کے مقام شہادت اور حضرت عباسؑ کے مقام شہادت میں 350 میٹر کا فاصلہ دکھایا گیا ہے۔
المصادر: نهضة الحسينؑ شهرستانی، معالی السبطین، قصه کربلا علی نظری، حیاة الحسینؑ باقر القریشی، مقتل حسین للمقرم
انچولی کارڈ سینٹر
تحقیق: سید محمد رضوی نائب صدر اکیڈمی آف قرآنک اسٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ
(فون نمبر: 36364519)
التماس سورۃ فاتحہ برائے بلندئ درجات ثقۃ الاسلام مولانا سید انیس الحسنین رضویؒ و جناب سید محسن حسن خاں مرحوم

اس مصنف کے قلم سے

۱۔ قرآن مبین: قرآن مجید کا آسان واضح اردو ترجمہ

۲۔ خلاصۃ التفاسیر: مختلف مکاتب فکر کی تفاسیر کا خلاصہ با تفسیر اہل بیتؑ (۳۰ جلد)

۳۔ اصول کافی کا منتخب آسان ترین ترجمہ (اردو انگریزی)

۴۔ روح قرآن: قرآن مجید کے موضوعات کا خلاصہ

۵۔ روح اور موت کی حقیقت

۶۔ کلام شاہ بھٹائی: اردو ترجمہ کا انتخاب اور ترتیب

۷۔ قرآن مجید کا لفظی انگریزی ترجمہ

۸۔ شیعہ عقائد و اعمال کا تعارف سنی کتابوں سے (اتحاد بین المسلمین کی ایک عملی کوشش)

۹۔ قرآن مجید کے (۳۰) اہم ترین سورتوں کی تفسیر

۱۰۔ قرآن مجید کے (۱۰۰) موضوعات کی تفسیر موضوعی

۱۱۔ اثبات و معرفتِ خدا (جدید علوم کی روشنی میں)

۱۲۔ ائمہ اہل بیتؑ کی معرفت اہل سنت کی کتابوں سے

۱۳ حضرت امام مہدیؑ کی معرفت اور ہماری ذمہ داریاں

۱۴۔ انتخاب صواعق محرقہ (ولایت علیؑ ابن طالب)

۱۵۔ اصول دین (تفسیر موضوعی)

ناشر: مکتب اہل بیت

مولانا انیس الحسنین رضوی ہال C-33، رضوریہ سوسائٹی، کراچی

فون نمبر: 0300-2225648, 0321-2314993